قرآن، بائبل، توریت کا

تقابلی مطالعہ

راجہ مشتاق جہلمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن ☆ بائبل ☆ توریت
کا
تقابلی مطالعہ

قرآن ☆ بائبل ☆ توریت

کا

تقابلی مطالعہ

یعنی

متعلقہ مسائل قرآن، انجیل اور توریت میں

RELEVANT ISSUES IN QURAN, BIBLE & TORAH

راجہ مشتاق جہلمی

پرنٹرز

بک کارنر شوروم

بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ، جہلم

نام کتاب	قرآن ☆ بائبل ☆ توریت کا تقابلی مطالعہ متعلقہ مسائل قرآن، انجیل اور توریت میں
مصنف	راجہ مشتاق جہلمی
نظر ثانی	حافظ ناصر محمود، رفیق احمد ساقی
سن اشاعت	فروری 2008ء
پرنٹرز	بک کارنر، جہلم
قیمت	-/300 روپے

Other Countries: UK £ 5; USA $10; € 8

پرنٹرز

بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ، جہلم

اِنتساب

والدِ محترم حاجی عبدالغفور صاحب

اور

والدہ صاحبہ حاجن خورشید بیگم

کے نام!

جن کی کوششوں سے میں نے لکھنا پڑھنا سیکھا.......

راجہ مشتاق جہلمی

مصنف کی دیگر کتب

قرآن اور مسائل قرآن (قرآن مجید میں)

QURAN & ISSUES OF QURAN (IN QURAN)

☆☆☆

انبیاء (قرآن مجید میں)

THE PROPHETS (IN QURAN)

☆☆☆

انبیاء کی تبلیغ اور مومنین (قرآن مجید میں)

PROPHETS & THE BELIEVERS (IN QURAN)

☆☆☆

آنحضور ﷺ اور جنگ وجدال (قرآن مجید میں)

MUHAMMAD S.A.W AND WARS (IN QURAN)

☆☆☆

اللہ اور کفار (قرآن مجید میں)

ALLAH & DISBELIEVERS (IN QURAN)

پیش لفظ

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے میں چونکہ آسمانی کتابوں۔قرآن مجید۔انجیل۔توریت اور زبور پر جبرک ہونے کا ایمان رکھتا ہوں۔مگر یہ جاننے کے لئے کہ ان میں وہ کون سا ایسا فرق ہے۔کہ جس کی وجہ سے ان مختلف مقدس کتابوں کے پیروکار اور اس ایک ہی اللہ کو ماننے والے ایک دوسرے کے نزدیک ہونے کی بجائے ایک دوسرے سے کراہت کرتے ہیں۔ان مقدس کتابوں کا مطالعہ کیا۔

مطالعہ کرتے وقت میرے دل ودماغ میں یہ خیال آیا کہ میرے اس مطالعہ سے عوام کو بھی فائدہ پہنچنا چاہیے۔لہٰذا میں نے قرآن مجید۔انجیل اور توریت سے روزمرہ سے تعلق رکھنے والی شریعتوں کی نقل اپنی سوچ وسمجھ اور بغیر کسی بخل وبغض کے قلمبند کردی ہے۔تاکہ ہر پڑھنے والے کے علم میں یہ بات آجائے کہ وہ کون سا ایسا فرق ہے۔جس نے ہم مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو مذہبی بنا پر ایک دوسرے سے اتنا دور کردیا ہے۔

قرآن مجید اور انجیل کا دو ترجمہ میسر ہونے کی وجہ سے مجھے ان مخصوص مسائل کی نقل قلمبند کرنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آئی۔مگر توریت چونکہ مجھے صرف انگلش زبان ہی میں دستیاب ہوئی اس لئے اس کا اردو ترجمہ میں نے خود ہی کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ تینوں کتابوں کے ہر مسئلے کا ریفرنس نمبر بھی درج کردیا ہے کہ شک شبے کی صورت میں تسلی کرلی جائے۔

توریت کی انگلش سے اردو ترجمانی کرنے کے بعد میں نے جب انجیل سے اردو میں مسائل قلمبند کرنے شروع کیے تو میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ انجیل کے بعض مسائل ومضامین اور ان کے حوالہ جات نمبر بالکل وہی تھے۔جو توریت کے تھے۔اس لئے میں نے توریت کے حصے میں توریت اور انجیل دونوں کے ایک ہی قسم کے مسائل ومضمون بمعہ حوالہ جات اکھٹے درج کردیے ہیں۔

اسی طرح میرے علم میں اس بات کا بھی اضافہ ہوا کہ زبور جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔وہ توریت اور بائبل کا حصہ بنی ہوئی ہے۔

مجھے اپنی اس دلچسپی اور محنت پر پورا بھروسہ ہے۔کہ ہر پڑھنے والے کے علم میں ان تینوں مذاہب کے متعلق نہ صرف مذہبی علوم میں اضافہ ہوگا بلکہ اسے دلچسپ بھی پائیں گے۔اور امید کرتا ہوں کہ مذہبی کراہت اگر دور نہ ہوئی تو اسے کم ہونے میں مدد ضرور ملے گی۔

میں یہ بات درج کرنا لازمی سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب لکھنے کا میرا مقصد کسی مذہب کی تبلیغ کرنا نہیں۔ بلکہ ایک دوسرے کے مذہب کے متعلق واقفیت پیدا کرنا ہے۔

دوسرا یہ کہ میں ۱۹۶۱ء سے انگلینڈ میں رہائش پذیر ہوں، جہاں پر مجھے ہندو، سکھ، بدھ مت، عیسائی اور یہودیوں سے ملنے کا اور مذاہب پر بات چیت کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں نے ان تمام مذاہب کے بنیادی اصولوں کو اس بات پر متفق پایا ہے کہ ہر مذہب سختی کے ساتھ ہر قسم کی برائی سے روکتا ہے۔ سو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مذہب کا مطلب غلط کاموں سے روکنا ہے۔

میری تو صرف دلی دعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ایک دوسرے سے محبت اور انسانی قدر و قیمت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

راجہ مشتاق*

......☆......

* Raja Mushtaq

- Matriculation (1955) Govt. High School, Jhelum - Pakistan.
- Draughtsman (Mech) Peshawar-Pakistan.
- Industrial Language Training, Oldham-England.
- Bilingual Skills Certificate, London-England.
- Diploma in Public Service Interpreting, London-England.
- National Examination Board of Supervisory Management, Huddersfield-England.

قرآن

☆

بائبل/انجیل

☆

توریت

☆

قرآن مجید

یہ وہ مقدس کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے سے نازل فرمائی۔ اس کی آیات کا نزول ۶۱۰ء سے ۶۳۳ء تک ۲۳ سال کے عرصہ میں وقفہ بہ وقفہ ہوتا رہا۔ آنحضور ﷺ کی زندگی میں ان آیات کو بعض لوگ زبانی یاد کرتے رہے اور بعض آیات درختوں کے پتوں پر اور پتھروں پر اور دیگر مختلف چیزوں پر لکھی جاتی رہیں۔
یہ سارا مواد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اکٹھا کیا گیا اور ان کے بعد ۶۴۴ء اور ۶۵۶ء کے دوران ان کے جانشیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ان آیات کی ترتیب عمل میں لائی گئی اور اسے کتاب کی شکل دینے کے لئے لمبی سورتیں پہلے اور چھوٹی سورتیں آخر میں لکھی گئیں۔

ترجمہ قرآن مجید

آج سے تقریباً دو سو سال پہلے ہندوستان کی دفتری زبان فارسی تھی۔ تو عوام کو قرآن مجید کا مفہوم سمجھانے کے لئے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دھلوی نے اس کا فارسی میں ترجمہ کیا۔ جس کی مسلمان مذہبی علماء نے مخالفت کی لیکن مولانا نے اپنی دور اندیشی سے کام لیا اور قرآن سمجھنے کا طریقہ پیدا کر دیا۔ بعد میں ان کے بیٹوں شاہ رفیع الدین اور مولانا شاہ عبدالقادر نے اس کا اردو میں لفظ بہ لفظ پہلا ترجمہ کر دیا جو بعد میں آہستہ آہستہ مکمل فقروں کی شکل اختیار کرتا گیا۔

مقدس کتاب کے الفاظ میں ردوبدل کرنا

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ایسا کرنے کی اجازت کبھی نہیں دیتی۔ قرآن مجید میں یہ صاف صاف الفاظ میں کہا گیا ہے۔

اللہ کے الفاظ کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ (سورۃ الانعام ۶۔۳۴/ سورۃ یونس ۱۰۔۶۴/ سورۃ الکہف ۱۸۔۲۷)

اسلام کیا ہے

اللہ کے پیغمبروں کے بتائے ہوئے مذہب۔ جو کہ آخر میں خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتایا۔ کے مطابق اللہ تعالیٰ کی اطاعت دلی طور پر تسلیم کرنا۔

مسلمان کیا ہے؟

جو اسلام کو تسلیم کرے اور جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے وقف کر دے۔ یعنی اللہ کے احکام پر چلے۔

مذہبی اختلاف

لایحب اللہ.(6) آیت.48 المایدہ(5)

وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

48-5 اور ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری۔ جو اس سے پہلی کتابوں (زبور۔ توریت۔ انجیل وغیرہ) کی تصدیق کرتی ہے۔ اور ان پر محافظ اور گواہ ہے۔ تو تم ان میں فیصلہ اس کے مطابق کرو جو اتارا گیا ہے اور اے سننے والے ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر۔ ہم نے تم سب کیلئے ایک ایک علیحدہ شریعت اور راستہ رکھا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا۔ مگر وہ چاہتا ہے کہ جو کچھ تمہیں دیا گیا ہے۔ اس میں تمہیں آزمائے۔ سو۔ اچھے نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم سب نے اللہ کے پاس واپس جانا ہے۔ تو وہ تمہیں بتا دے گا۔ جس بات پر تم اختلاف رکھتے تھے۔

21-(92) اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ۔

21-(92) بے شک تمہارا یہ دین ایک ہی دین ہے، اور میں تمہارا رب ہوں۔ تو میری ہی عبادت کرو۔

22-(67) لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ. اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ.

22-(67): ہم نے ہر امت کے واسطے علیحدہ علیحدہ شریعت رکھی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ سو۔ ان کو

آپ کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔ آپ ان کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیں۔ کیونکہ آپ یقیناً صحیح رستے پر ہیں۔

2 (190) = وَقَاتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.

2 - (190) = اور اللہ کی راہ میں لڑو۔ ان سے۔ جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور حد سے نہ بڑھو۔ اللہ پسند نہیں کرتا۔ حد سے بڑھنے والوں کو۔

(6) (159) (160) اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ. اِنَّمَا اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ.

160/159/6 جن لوگوں نے اپنے دین میں جدا جدا راہیں نکال لیں اور کئی کئی فرقے اور گروہ ہو گئے۔ (اے نبی ﷺ) ان سے تم کو کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ خدا ہی کے حوالے ہے۔ پھر وہ ان کو بتا دے گا۔ جو جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں۔

الیہ یرد (25) الشوریٰ (42)

آیت (14) = وَمَا تَفَرَّقُوْا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ط وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى لَّقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ O

14-42 = اور یہ لوگ کہ جنہوں نے تفرقہ ڈالا ہے۔ یہ صرف علم حاصل کرنے کے بعد حسد اور ضد اضدی کی وجہ سے۔ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے اگر ایک وقت مقرر نہ کیا ہوتا۔ تو ان کا فیصلہ کر دیا ہوتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد کتاب کے وارث ہوئے وہ اس سے ایک دھوکا دینے والے شک میں ہیں۔

آسمانی کتابیں

قرآن:

3(84)-2(136) یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر۔ اور اس پر جو ہماری طرف اترا۔ اور جو اتارا گیا۔ ابراہیم و اسماعیل و اسحٰق و یعقوب (علیہم السلام) اور ان کی اولاد پر۔ اور جو عطا کیے گئے موسیٰ و عیسیٰ (علیہما السلام) کو۔ اور جو عطا کیے گئے باقی انبیاء کو اپنے رب کے پاس سے۔ ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں۔

4-(163) = ہم نے آپ کے پاس وحی بھیجی ہے۔ جیسے نوح (علیہ السلام) کے پاس بھیجی تھی۔ اور ان پیغمبروں کے پاس جو ان کے بعد آئے اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اولاد یعقوب

اور عیسیٰ اور ایوب اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کے پاس وحی بھیجی اور داود (علیہ السلام) کو زبور دی۔

4-(164) =اور ہم نے ان پیغمبروں کے پاس وحی بھیجی۔ جن کے متعلق ہم آپ سے بیان کر چکے ہیں۔ اور ایسے پیغمبروں کے پاس بھی جن کا ہم نے آپ سے ذکر نہیں کیا اور موسیٰ (علیہ السلام) سے اللہ تعالیٰ نے آمنے سامنے باتیں کیں۔

4-(165) =ان سب کو خوش خبری دینے والے اور خوف سنانے والے پیغمبر بنا کر اس لئے بھیجا تا کہ لوگوں کے پاس اللہ تعالیٰ کے سامنے ان پیغمبروں کے بعد کوئی عذر باقی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ پورے زور والے ہیں بڑی حکمت والے ہیں۔

5-(44) =بے شک ہم نے توریت نازل فرمائی۔ جس میں ہدایت تھی اور نور تھا۔ انبیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے مطیع تھے۔ اس کے موافق یہود کو حکم دیا کرتے تھے اور راہب اور علماء بھی۔ بوجہ اس کے کہ ان کو اس اللہ کی کتاب کی نگہداشت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس کے اقراری ہو گئے تھے۔ سو لوگوں سے مت ڈرو۔ لیکن مجھ سے ڈرو۔ اور میرے احکام کے بدلے میں متاع قلیل نہ لو (معنے بدلنے کے لئے) اور جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے۔ تو ایسے لوگ کافر ہیں۔

5-(46) =اور ان کے بعد ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا۔ جنہوں نے اپنے سے پہلے بھیجی گئی مقدس کتاب توریت کی تصدیق فرمائی اور ہم نے ان کو انجیل دی۔ جس میں ہدایت تھی۔ اور نور تھا اور یہ ان سب چیزوں کی تصدیق کرتی ہے جو کچھ توریت میں تھا۔ (کہ یہ اللہ نے کہا تھا) اور وہ سراسر ہدایت اور نصیحت تھی۔

6-(154/155)=ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو کتاب دی تھی۔ جس سے اچھی طرح عمل کرنے والوں پر نعمت پوری ہو اور سب کام کی تفصیل ہو جائے اور رہنمائی ہو اور رحمت ہو تا کہ وہ لوگ اپنے رب سے ملنے پر یقین لاویں۔

آنحضور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی پیشگوئی

2-(89)=اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب (قرآن مجید) آئی۔ جو کہ ان کے ساتھ والی کتاب کی تصدیق فرماتی ہے۔ اور اس سے پہلے وہ (اس نبی کے وسیلہ سے) کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ لیکن جب یہ چیز ان کے پاس آ پہنچی۔ تو اس سے وہ انکار کر بیٹھے تو اللہ کی لعنت ہو۔ منکروں پر۔

20-(133) =اور بولے۔ یہ اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اور کیا انہیں اس کا بیان نہ آیا۔ جو اگلے صحیفوں میں ہے۔ (134): اور اگر ہم انہیں کسی عذاب سے ہلاک کر دیتے۔ رسول کے آنے سے پہلے۔ تو ضرور کہتے۔ اے ہمارے رب۔ تو نے ہماری طرف کوئی رسول

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں پر چلتے۔ قبل اس کے کہ ذلیل ورسوا ہوتے۔ (135) تم فرماؤ۔ سب راہ دیکھ رہے ہیں تو تم بھی راہ دیکھو۔ تو اب جان جاؤ گے کہ کون ہیں۔ سیدھی راہ والے اور کس نے ہدایت پائی۔

محمد ﷺ تمام لوگوں کیلئے پیغمبر

34-(28) = اور ہم نے تو آپ کو تمام لوگوں کے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ (ایمان لانے پر ثواب کی) خوشخبری سنانے والا اور (ایمان نہ لانے پر ان کو عذاب سے) ڈرانے والا۔ لیکن اکثر لوگ نہیں سمجھتے۔

ختم نبوت

33-(40) = محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ لیکن اللہ کے رسول ہیں۔ سب نبیوں کے ختم پر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

آنحضور نور

33-(45) = اے نبی ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (46) اور آپ لوگوں کو اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے ہیں اور آپ ایک روشن چراغ ہیں۔

آدم علیہ السلام، حوا اور ابلیس

7-(11) = اور ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمہاری صورت بنائی۔ پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو۔ سو۔ سب نے سجدہ کیا۔ ماسوائے ابلیس کے کہ اس نے سجدہ نہ کیا۔

7-(12) = حق تعالیٰ نے فرمایا۔ تجھ کو اس سے کون سا امر مانع ہے کہ تو آدم کو سجدہ نہیں کرتا۔ جبکہ میں تجھ کو حکم دے چکا۔ ابلیس نے جواب میں کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا۔ اور اس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا۔

7-(13) = حق تعالیٰ نے فرمایا۔ تو یہاں سے اتر۔ تجھ کو کوئی حق حاصل نہیں کہ تو تکبر کرے۔ یہاں میں رہ کر۔ سو نکل۔ بے شک۔ تو ذلیلوں میں شمار ہونے لگا۔

7-(14) = وہ کہنے لگا کہ مجھ کو مہلت دی جائے۔ قیامت کے دن تک جبکہ یہ اٹھائے جائیں۔

7-(15) = اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تجھ کو مہلت دی گئی۔

7-(16) = ابلیس کہنے لگا کہ بسبب اس کے کہ آپ نے مجھ کو گمراہ کیا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میں ان

کے لئے آپ کی سیدھی راہ پر بیٹھوں گا۔(ان کو گمراہ کرنے کے لئے)

7-(17) = پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی۔ان کے پیچھے سے بھی۔اور ان کے دائیں سے بھی اور ان کے بائیں سے بھی۔اور آپ ان میں سے اکثر کو نا مشکور پائیں گے۔

7-(18) = اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہاں سے ذلیل وخوار ہو کر نکل۔جو شخص تیرے کہنے پر چلے گا۔میں تم سب سے جہنم بھر دوں گا۔

7-(19) = اور اللہ نے حکم دیا۔آدم علیہ السلام کو۔کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔اور جس جگہ سے چاہو۔کھاؤ۔لیکن اس درخت کے پاس مت جانا۔(اس کا پھل مت کھانا) اس سے تم غلط راہ پر چلنے والوں میں شمار ہو جاؤ گے۔

7-(20) = (گمراہ کرنے کیلئے) پھر شیطان نے ان کے دلوں میں وسوسہ ڈالا۔تاکہ ان کا پردہ کا بدن جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھا۔دونوں کے روبرو بے پردہ کر دے۔اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں کیا۔مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ ہو جاؤ۔یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔

7-(21) = اور اس نے ان دونوں کے روبرو قسم کھائی کہ یقین جانیئے کہ میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں۔

7-(22) = سو۔وہ ان دونوں کو فریب سے گمراہی پر لے آیا پس ان دونوں نے جو درخت کو چکھا تو دونوں کے بدن کا پردہ ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا۔اور دونوں اپنے اوپر بہشت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے۔اپنی شرمگاہوں کو چھپانے کے لئے اور ان کے رب نے ان کو پکارا۔کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے ممانعت نہ کر چکا تھا۔اور یہ نہ کہہ چکا تھا کہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے۔

7-(23) = دونوں کہنے لگے۔اے ہمارے رب ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا۔ہمیں معاف کر دیجئے اور ہم پر رحم کیجئے۔ورنہ ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

7-(24) = اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔نیچے جاؤ۔اور تمہاری آنے والی نسلیں ایک دوسرے کی دشمن رہیں گی اور تمہارے رہنے کی جگہ زمین ہے اور ایک خاص وقت تک زندگی بسر کرنا اور نفع حاصل کرنا۔

7-(25) = تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور پھر اسی میں سے زندہ ہو کر اٹھنا ہے۔

دنیا میں پہلا قتل

5-(27) = ان کو آدم کے دو بیٹوں کا قصہ ٹھیک طرح پڑھ کر سنا دیں۔جبکہ دونوں نے ایک ایک نیاز پیش کی اور ان میں سے ایک کی تو قبول ہو گئی۔اور دوسرے کی قبول نہ ہوئی۔جس کی قبول نہ ہوئی وہ کہنے لگا (یعنی قابیل) کہ میں تمہیں ضرور قتل کر دوں گا۔اس (ہابیل) نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں

ہی کا عمل قبول کرتے ہیں۔ (28) اگر تم مجھ کو قتل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھائے گا۔ تب بھی میں تجھ پر تجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھاؤں گا۔ (یہ ہابیل نے کہا) بے شک میں رب العٰلمین سے ڈرتا ہوں۔ (29) (ایسا کرنے سے) میں یوں چاہتا ہوں کہ تو میرے سب گناہ اپنے سر لے لے۔ پھر دوزخیوں میں سے ہو جائے۔ اور یہی ہے سزا۔ ظلم کرنے والوں کی۔ (30) سو۔ اس کے دل نے اس کو اپنے بھائی کو قتل کرنے پر آمادہ کر لیا۔ پھر اس کو قتل ہی کر ڈالا۔ جس سے وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گیا۔ (31) پھر اللہ تعالیٰ نے ایک کوا بھیجا۔ کہ وہ زمین کو کھودتا تھا تا کہ وہ اس کو طریقہ بتا دے کہ اپنے بھائی کی لاش کو کس طریقہ سے چھپا دے۔ کہنے لگا افسوس میری اس حالت پر کہ میں اس سے بھی گیا گزرا۔ کہ اس کوے ہی کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش کو چھپا دیتا۔ پس وہ بڑا شرمندہ ہوا۔

خدائے واحد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۃ اخلاص:

112-(1) =قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . (2) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (3) لَمْ يَلِدْ. وَلَمْ يُوْلَدْ (4) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

112-(1) = کہو کہ وہ اللہ ایک ہے۔ (2) اللہ بے نیاز ہے۔ (3) نہ کسی کا باپ ہے۔ اور نہ کسی کا بیٹا۔ (4) اور اس کا کوئی ہمسر (برابر کا) نہیں۔

2-(117) = وہ نیا پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا۔ اور جب مقرر کرتا ہے۔ کچھ کام۔ تو اس سے یہی فرماتا ہے۔ کہ ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے۔

3-(2) = اللہ تعالیٰ ایسے ہیں کہ ان کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ زندہ ہیں۔ ہمیشہ رہنے والے۔

3-(189) = اور اللہ ہی کیلئے ہے۔ سلطنت آسمانوں کی اور زمین کی۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شے پر قدرت رکھتے ہیں۔

6-(101) = وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے۔ اللہ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی بیوی تو ہے نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا۔ اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

10- (56) = وہی جان ڈالتا ہے۔ وہی جان نکالتا ہے اور تم سب اسی کے پاس لائے جاؤ گے۔ (67) وہ ایسا ہے۔ جس نے تمہارے لئے رات بنائی۔ تا کہ تم اس میں آرام کرو اور دن کو بھی اس طور پر بنایا کہ دیکھنے بھالنے کا ذریعہ ہے۔ اس میں دلائل ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو سننے والے ہیں۔

23-(91) = اللہ نے کسی کو اولاد قرار نہیں دیا۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو ہر خدا

اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا۔ اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا۔ اللہ ان باتوں سے پاک ہے۔ جو یہ لوگ کہتے ہیں۔

4-(48) = بے شک۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو نہ بخشیں گے کہ ان کے ساتھ کسی کو شریک قرار دیا جائے۔ اس کے سوا اور جتنے گناہ ہیں جس کے لئے منظور ہوگا۔ وہ گناہ بخش دیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہے۔ وہ بڑے جرم کا مرتکب ہوا۔

7-(191) = کیا ایسوں کو شریک ٹھہراتے ہو۔ جو کسی چیز کو بنا نہ سکیں اور وہ خود ہی بنائے جاتے ہوں۔ (192) اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کر سکیں۔ اور نہ اپنی جانوں کی مدد کر سکیں۔ (195) کیا ان کے پاؤں ہیں۔ جن سے وہ چلتے ہیں۔ یا ان کے ہاتھ ہیں جن سے کسی چیز کو تھام سکیں۔ یا ان کی آنکھیں ہیں۔ جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنیں۔ (اے محمد ﷺ) آپ فرمایئے کہ تم اپنے سب شریکوں کو بلاؤ۔ اور مجھ پر (ضرر رسانی کے لئے) داؤ چلاؤ۔ پھر مجھ کو (ذرا بھر) مہلت نہ دو۔ (197) اور تم جن کی عبادت کرتے ہو۔ وہ تمہاری کچھ مدد نہیں کر سکتے۔ اور نہ وہ اپنی مدد کر سکتے ہیں۔

16-(56) = اور یہ لوگ ہماری دی ہوئی چیزوں سے ان کا حصہ لگاتے ہیں۔ (یعنی خدا کو چھوڑ کر دوسروں کے نام وقف کرتے ہیں) جن کے متعلق ان کو کچھ علم نہیں۔ قسم ہے خدا کی۔ تم سے ضرور سوال ہونا ہے کہ جو کچھ جھوٹ باندھتے تھے۔

9-(116) = اللہ ہی کی سلطنت ہے۔ آسمانوں میں اور زمین میں۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی دوست ہے اور نہ کوئی مددگار ہے۔

57-(4) = وہ ایسا ہے کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز میں پیدا کیا۔ پھر تخت پر قائم ہوا۔ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ جو چیز زمین کے اندر داخل ہوتی ہے۔ (مثلاً بارش) اور جو چیز اس میں سے نکلتی ہے۔ (مثلاً نباتات) اور جو چیز آسمان سے اترتی ہے اور جو چیز اس میں چڑھتی ہے۔ (مثلاً ملائکہ کا نزول اور عروج) اور وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے۔ خواہ تم لوگ کہیں بھی ہو۔ اور تمہارے سب اعمال کو بھی دیکھتا ہے۔

31-(27) = اور ساری دنیا بھر میں جتنے درخت ہیں۔ اگر وہ سب قلم بن جائیں اور یہ جو سمندر ہے سیاہی بن جائے۔ اس کے علاوہ سات سمندر اس میں اور شامل ہو جائیں تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں۔ بے شک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

فرمان الٰہی

6 - (151) (152) = آپ ان سے کہیئے۔ کہ آؤ۔ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں۔ جن کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمایا ہے۔ وہ یہ کہ:۔

(1) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

(2) اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(3) اور اپنی اولاد کو غربت کی وجہ سے قتل مت کرو۔ رزق ہم دیتے ہیں۔

(4) اور کسی قسم کی بے حیائی کا کام نہ کرو۔ اعلانیہ یا پوشیدہ طور پر۔

(5) اور جس کا خون کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے۔ اس کو قتل مت کرو۔ ہاں مگر حق پر۔ اس کا تم کو تاکیدی حکم دیا جاتا ہے۔ تاکہ تم سمجھو۔

6-(152) (153) =

(6) اور یتیم کے مال کے پاس مت جاؤ۔ مگر ایسے طریقے سے جو مستحسن ہو۔ (مثلاً اس کے کام میں لگانا۔ اس کی حفاظت کرنا) یہاں تک کہ وہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جائے۔

(7) اور ناپ تول پوری پوری کیا کرو۔ بالکل انصاف کے ساتھ۔ ہم کسی شخص کو اس کے امکان سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔

(8) اور جب تم بات کیا کرو۔ تو انصاف رکھا کرو۔ گو وہ شخص تمہارا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

(9) اور اللہ تعالیٰ سے جو عہد کرو۔ وہ پورا کرو۔ اللہ تعالیٰ نے تم کو ان سب کا تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔ (اور عمل کرو)۔

49-(12) = اے ایمان والو۔ بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ کیونکہ بعضے گمان یقیناً گناہ ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی سراغ رسانی مت کیا کرو۔ اور ایک دوسرے کی غیبت بھی نہ کیا کرو۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا۔ کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔ اس سے تو تم یقیناً نفرت کرو گے۔ اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

104-(1) = بڑی خرابی ہے۔ ہر ایسے شخص کے لئے جو غیبت کرنے والا ہو۔ اور طعنہ زنی کرنے والا ہو۔

104-(2) = جو مال جمع کرتا ہو۔ اور اس کو بار بار گنتا ہو۔ (3) وہ خیال کرتا ہے کہ یہ مال ہمیشہ اسی کے پاس ہی رہے گا۔

زکوٰۃ۔ خیرات وصدقات

2-(177) = کچھ سارا کمال اسی میں نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو۔ یا مغرب کو کر لو۔ لیکن کمال تو یہ ہے کہ شخص اللہ تعالیٰ پر یقین رکھے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور آسمانی کتاب (قرآن) پر اور پیغمبروں پر۔ اور مال دیتا ہو۔ اللہ کی محبت میں۔ رشتہ داروں کو اور یتیموں کو۔ اور محتاجوں کو اور ضرورت مند مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو۔ اور گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو۔ اور زکوٰۃ بھی دیتا ہو۔ اور جو لوگ اپنے عہدوں کو پورا کرنے والے ہوں۔ عہد کرنے کے بعد وہ لوگ مستقل

رہنے والے ہوں۔تنگ دستی میں۔اور بیماری میں۔اور جنگ کے زمانے میں۔یہ لوگ ہیں جو سچے ہیں اور یہ لوگ ہیں پرہیزگار۔

2-(271) = اگر تم ظاہر کرکے دو صدقوں کو۔تب بھی اچھی بات ہے۔اور اگر خفیہ دو فقیروں کو۔تو تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے۔اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔

9-(60) = صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا۔اور محتاجوں کا۔اور جو کارکن ان صدقات پر متعین ہوں اور جن کی دلجوئی کرنا ہو۔اور غلاموں کی گردن چھڑانے میں اور قرضداروں کے قرضہ میں اور جہاد میں اور مسافروں میں۔یہ حکم اللہ کی طرف سے مقرر ہے۔اور اللہ تعالیٰ بڑے علم والے۔بڑی حکمت والے ہیں۔

اللہ کو قرض دینا

2-(245) = ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے۔تو اللہ اس کے لئے بہت بڑھا دے گا۔اور اللہ تنگی اور فراخی کرتا ہے۔اور تم کو اس کی طرف لوٹنا ہے۔

64-(17) = اور تم اللہ کو اچھا قرض دو گے۔وہ تمہارے اس کے دگنے کر دے گا۔اور تمہیں بخش دے گا۔اور اللہ قدر فرمانے والا تحمل والا ہے۔

سارے گناہ معاف

حدیث بخاری اور مسلم:

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص نے حج کیا خاص اللہ کے لئے۔اور اس میں نہ فحش گوئی کی۔نہ گناہ کیا تو وہ شخص اس دن کی مانند لوٹتا ہے۔جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

چوری کی سزا

5-(38) = اور جو مرد چوری کرے یا جو عورت چوری کرے۔تو ان کے ہاتھ کاٹ دو۔ان کے برے کردار کے عوض میں۔یہ سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے بڑی حکمت والے ہیں۔

پردہ

24-(30) = آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے۔کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔یہ ان کے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے۔جو کچھ

لوگ کیا کرتے ہیں۔

24-(31) =اور مسلمان عورتوں سے بھی کہہ دیجئے۔ کہ (وہ بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھیں۔ اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں۔ مگر وہ جو اس میں سے کھلا رہتا ہے۔ (یعنی جس کا چھپا کر رکھنا مشکل ہے۔ جیسے ہاتھ وغیرہ) اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رہا کریں اور اپنی زینت کو (کسی غیر پر) ظاہر نہ ہونے دیں۔ مگر اپنے شوہروں پر۔ یا اپنے باپ پر۔ یا اپنے شوہر کے باپ پر۔ یا اپنے بیٹوں پر۔ یا اپنے شوہر کے بیٹوں پر۔ یا اپنے بھائیوں پر۔ یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں پر۔ یا اپنی بہنوں کے بیٹوں پر۔ یا اپنی عورتوں پر۔ یا اپنی لونڈیوں پر۔ یا ان مردوں پر جنہیں عورتوں میں کوئی دلچسپی نہ ہو۔ یا ایسے لڑکوں پر جو عورتوں کے پردوں کی باتوں سے ابھی ناواقف ہوں اور چلتے وقت اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے۔ اے مسلمانوں۔ تم اللہ کے سامنے توبہ کرو۔ تاکہ تم کو فلاح ہو۔

33- (59) =اے پیغمبر ﷺ۔ اپنی بیبیوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور دوسرے مسلمانوں کی بیبیوں سے بھی کہہ دو۔ کہ (سر سے) نیچے کر لیا کریں۔ اپنے اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں۔ اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی۔ تو ایذا نہ دی جائیں گی۔ (یعنی انجانے میں ان کو کوئی تنگ نہ کرے گا) اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

تفسیر: گھونگٹ اس لئے رکھا کہ پہچان ہو جائے کہ یہ عورت کون ہے۔ آیا۔ رشتہ دار ہے۔ یا اجنبی ہے۔ یا کہ جان پہچان والی ہے۔

زنا کاری

24-(2) =زنا کرنے والا مرد اور زنا کرانے والی عورت۔ ان دونوں کو سو۔ سو۔ درے مارو۔ اور تم کو ان پر ذرا رحم نہیں آنا چاہیئے۔ ورنہ یہ اللہ کے حکم کی نافرمانی ہو گی۔ اگر تم واقعی اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو یہ دیکھنے کے لئے حاضر رہنا چاہیئے۔

17-(32)=اور زنا کے پاس بھی مت پھٹکو۔ بلاشبہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔ اور بری راہ ہے۔

4-(16) =اور اگر ایک ہی جنس کے دو شخص تمہارے میں سے ایسا بے حیائی کا کام کریں۔ تو ان دونوں کو اذیت پہنچاؤ۔ پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیں اور اپنی اپنی اصلاح کر لیں۔ تو ان دونوں کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والے ہیں۔

شراب۔ جواء

2-(219) = لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ آپ کہہ دیں۔ کہ دونوں میں

گناہ کی بڑی بڑی باتیں ہیں۔اور لوگوں کے فائدے بھی ہیں۔اور وہ گناہ کی باتیں ان فائدوں سے زیادہ بڑی ہیں۔اور آپ سے پوچھتے ہیں کہ خرچ کتنا کریں۔آپ کہہ دیں۔جو ضرورت سے زیادہ ہو۔اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے آیتیں بیان فرماتے ہیں۔تاکہ تم فکر کرو۔

5-(90) = اے ایمان والو۔یاد رکھو۔کہ شراب اور جواء۔اور بت اور قرعہ اندازی کے تیر۔یہ سب گندی باتیں ہیں۔اور شیطانی کام ہیں۔سو۔ان سے دور رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

5-(91) = شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تمہارے آپس میں عداوت اور بغض ڈال دے۔اور اللہ کی نماز اور یاد سے تمہیں باز رکھے۔سو۔اب بھی ان سے باز رہو گے یا نہیں۔

سود

2- (275) = جو لوگ سود کھاتے ہیں۔نہیں کھڑے ہونگے (قیامت کے دن قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہوتا ہے۔ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنا دے۔لپٹ کر۔(یعنی حیران و پریشان)۔یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے کہا تھا کہ تجارت بھی تو مثل سود ہی کے ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال فرمایا ہے۔اور سود کو حرام کر دیا ہے۔پھر جو شخص پروردگار سے نصیحت پہنچنے پر اس سے باز رہے۔تو جو کچھ پہلے ہو چکا۔وہ سب معاف۔اور ان کا معاملہ خدا کے حوالے رہا۔لیکن جو شخص پھر بھی خلاف ورزی کرے۔تو وہ لوگ دوزخ میں جائیں گے۔اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

2-(276) = اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتے ہیں۔اور صدقات کو بڑھاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتے۔کسی کفر کرنے والے کو۔اور گناہ کرنے والے کو۔

3-(130) = اے ایمان والو۔سود مت کھاؤ۔دوگنا اور چار گناہ۔اور اللہ کے متقی رہو۔تاکہ تم کو فلاح ہو۔

گواہی دینا

4-(135) = اے ایمان والو۔انصاف پر خوب قائم رہنے والے،اللہ کے لئے گواہی دینے والے ہو جاؤ۔اگرچہ اپنی ہی ذات پر ہو۔(یعنی اپنا قصور ہے۔تو بھی مان جاؤ)۔چاہے یہ اپنے والدین یا اپنے رشتہ داروں ہی کے خلاف کیوں نہ ہو۔اور چاہے کسی امیر یا غریب ہی کے خلاف کیوں نہ ہو۔اللہ ان کے متعلق زیادہ جانتا ہے۔سو۔خواہش نفس کا اتباع مت کرو۔ایسا نہ ہو۔کہ تم حق سے ہٹ جاؤ۔اور اگر تم اپنی گواہی میں توڑ موڑ کرو گے۔یا۔گواہی دینے سے انکار کرو گے۔تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمہارے سب اعمال کی پوری خبر رکھتے ہیں۔

5-(8) = اے ایمان والو۔اللہ تعالیٰ کے لئے پوری پابندی کرنے والے انصاف کے ساتھ شہادت ادا

کرنے والے رہو اور کسی خاص لوگوں کے ساتھ یا ان کی آپس میں عداوت تم کو اس بات پر مجبور نہ کردے۔ کہ تم انصاف نہ کرسکو۔ انصاف کیا کرو۔ یہ متقی اور پرہیزگار ہونے سے زیادہ بہتر ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔

5-(89) = اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر۔ ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے۔ جنہیں تم نے مضبوط کیا۔ سو ایسی قسم کو توڑنے کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا۔ اوسط درجہ کا جو اپنے گھر والوں کو عموماً کھلاتے ہو۔ یا۔ ان کو کپڑے دینا۔ یا ایک غلام / لونڈی آزاد کرنا۔ لیکن جس کی یہ کرنے کی استطاعت نہیں تو یہ تین دن کے روزے رکھے۔ یہ کفارا (بدلا) ہے۔ تمہاری قسموں کا۔ جب کہ تم قسم کھالو۔ اور اپنی قسموں پر پکے رہو۔ اسی طرح سے اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم احسان مانو۔

نکاح کا مذہب سے تعلق

2-(221) = اور نکاح مت کرو۔ مشرک عورتوں کے ساتھ۔ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جائیں اور مسلمان عورت لونڈی بہتر ہے۔ مشرک عورت سے۔ گو وہ تم کو اچھی ہی معلوم ہو۔ اور اپنی عورتوں کو مشرک مردوں کے نکاح میں مت دو۔ جب تک کہ وہ مسلمان نہ ہو جاویں۔ اور مسلمان غلام مرد بہتر ہے۔ مشرک مرد سے۔ گو کہ وہ تم کو اچھا ہی معلوم ہو۔ وہ تمہیں دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے۔ اپنے حکم سے۔ اور اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔

5-(5) = آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال رکھی گئیں ہیں۔ اور جو لوگ کتاب دیے گئے ہیں۔ ان کا ذبیحہ تم کو حلال ہے اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے۔

اور پارسا عورتیں بھی جو مسلمان ہوں۔ اور پارسا عورتیں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہوں۔ جبکہ تم ان کو ان کا مہر دے دو۔ اس طرح سے کہ تم بیوی بناؤ۔ نہ تو اعلانیہ بدکاری کرو۔ اور نہ خفیہ آشنائی کرو۔ اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا۔ تو اس شخص کا عمل غارت جاوے گا۔ اور وہ شخص آخرت میں بالکل گھاٹا پانے والوں میں ہوگا۔

4-(22) = اور تم ان عورتوں سے نکاح مت کرو۔ جن سے تمہارے باپ نے نکاح کیا ہو۔ مگر جو ہوگیا۔ سو ہوگیا۔ بے شک یہ بڑی بے حیائی ہے۔ اور نفرت کی بات ہے۔ اور بہت برا کام ہے۔

4-(23) = اور تم پر حرام کی گئی ہیں۔ تمہاری مائیں۔ تمہاری بیٹیاں۔ اور تمہاری بہنیں۔ اور تمہاری پھوپھیاں۔ اور تمہاری خالائیں۔ اور تمہاری بھتیجیاں۔ اور تمہاری بھانجیاں۔ اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تم کو دودھ پلایا ہو۔ اور تمہاری وہ بہنیں جو دودھ پینے کی وجہ سے ہیں اور تمہاری بیویوں کی

مائیں۔اور تمہاری بیویوں کی بیٹیاں جو کہ تمہاری پرورش میں رہتی ہوں۔اور ان بیویوں سے تم نے صحبت کی ہو۔اور اگر تم نے ان بیویوں سے صحبت نہ کی ہو تو تم کو کوئی گناہ نہیں۔اور تمہارے ان بیٹوں کی بیویاں جو کہ تمہاری نسل سے ہوں۔اور یہ کہ تم دو بہنوں کو ساتھ رکھو۔منع ہے لیکن جو کچھ پہلے ہو چکا۔وہ ہو چکا۔بے شک اللہ تعالیٰ بڑے بخشنے والے بڑے رحمت والے ہیں۔

ہم بستری

2-(223) = تمہاری بیویاں تمہارے لیے کھیت ہیں۔سو، اپنے کھیت میں جس طرح سے چاہو اسی طرح آؤ۔اور آئندہ کیلئے بھی اپنے لیے کچھ کرتے رہو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یہ یقین رکھو کہ بے شک تم اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونے والے ہو اور ایمانداروں کو خوشخبری دے دو۔

ماہواری

2-(222) =لوگ آپ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔(یعنی عورت کی ماہواری کا) آپ فرما دیجئے۔کہ وہ گندی چیز ہے۔لہذا عورتوں کے حیض کے دوران تم ان سے علیحدہ رہو اور ان کے نزدیک مت جاؤ۔جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جایا کریں۔پھر جب وہ اچھی طرح سے پاک ہو جائیں۔تو ان کے پاس آجاؤ۔جس جگہ سے اللہ نے تم کو اجازت دی ہے۔یقیناً اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں۔توبہ کرنے والوں سے۔اور پاک رہنے والوں سے۔

حلال / حرام

2-(173) =اللہ تعالیٰ نے تم پر حرام کیا ہے۔صرف مردار کو۔اور خون کو۔اور خنزیر کے گوشت کو۔(اسی طرح اس کے سب اجزا کو بھی)۔اور ایسے جانور کو جو غیر اللہ کے نامزد کیا گیا ہو۔پھر بھی جو شخص بھوک سے بیتاب ہو جائے۔بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو۔اور نہ (حاجت سے) تجاوز کرنے والا ہو۔تو اس شخص پر کچھ گناہ نہیں ہوتا۔بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

5-(1)=اے ایمان والو! اپنے عہدوں کو پورا کرو۔تمہارے لئے تمام چوپائے جو مشابہ انعام (مثلاً اونٹ۔بکری۔گائے۔ہرن۔نیل گائے۔بھینس وغیرہ۔حلال ہیں۔مگر دلائل شرعیہ حدیث کے گدھا۔خچر وغیرہ حلال نہیں ہیں)۔مگر جن کا ذکر آگے آتا ہے۔لیکن جب تم احرام کی حالت میں ہو۔تو شکار کرنا حلال نہیں ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ جو چاہیں۔حکم کریں۔

5-(3) =اور تم پر حرام کئے گئے ہیں۔مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کیا گیا

ہو۔اور جو گلا گھونٹنے سے مرجائے اور چوٹ کھا کر مرا ہوا اور گر کر مرا ہوا اور سینگ سے مارا ہوا اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے۔لیکن جس کو ذبح کر ڈالو۔اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جاوے۔اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ اندازی سے۔یہ سب گناہ ہیں۔آج کے دن ناامید ہو گئے کافر لوگ تمہارے دین سے۔سو۔ان سے مت ڈرنا آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔اور تم پر انعام پورا کر دیا۔اور میں نے اسلام کو تمہارا دین بننا پسند کیا۔پس جو شخص بھوک سے بیتاب ہو جائے۔کھالے۔بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو۔تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں۔

5-(5) = آج تمہارے لئے صاف اور اچھی چیزیں حلال کر دی گئی ہیں۔اور جو جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں۔(یعنی اھل کتاب۔عیسائی اور یہودی) ان کا ذبیحہ تم کو حلال ہے۔اور تمہارا ذبیحہ ان کو حلال ہے۔اور پارساعورتیں بھی جو مسلمان ہوں۔اور پارساعورتیں ان لوگوں میں سے بھی جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے ہیں۔جب کہ تم ان کا معاوضہ (حق مہر) ان کو دے دو۔اس طرح کہ تم بیوی بناؤ۔نہ تو اعلانیہ بدکاری کرو۔اور نہ خفیہ آشنائی کرو۔اور جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے گا۔تو اس شخص کا عمل غارت جائے گا۔اور وہ شخص آخرت میں بالکل گھاٹے والوں میں سے ہوگا۔(لہذا حلال کو حلال۔اور حرام کو حرام سمجھو)۔

5-(87) = اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں تمہارے واسطے حلال کی ہیں۔ان چیزوں کو اپنے لئے حرام مت کرو۔اور حدود سے آگے مت نکلو۔بے شک اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔

6-(118) = سو۔جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے۔اس میں سے کھاؤ۔اگر تم اس کے احکام پر ایمان رکھتے ہو۔

6-(121) = اور ایسے جانوروں میں سے مت کھاؤ۔جن پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔اور یہ گناہ ہے۔اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو تعلیم کر رہے ہیں۔تاکہ یہ تم سے جدال کریں۔اور اگر تم ان لوگوں کی اطاعت کرنے لگو۔تو یقیناً تم مشرک ہو جاؤ۔

6-(143-142) = اور کچھ مویشی اونچے قد کے ہیں اور کچھ چھوٹے قد کے ہیں۔سو۔جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا ہے۔کھاؤ۔اور شیطان کے قدم بہ قدم مت چلو۔یقیناً وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

6-(144-143) = (اور یہ مویشی) آٹھ نر اور مادہ۔بھیڑیں دو قسم (نر اور مادہ) بکری میں دو قسم (نر اور مادہ)۔آپ ان سے کہیئے۔کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان دونوں نروں کو حرام کہا ہے۔یا دونوں مادہ کو۔یا اس کو جس (بچہ) کو دونوں مادہ اپنے پیٹ میں لئے ہوئے ہوں۔اگر تم سچے ہو۔تو مجھے کسی دلیل سے بتلاؤ۔

6-(145-144) = اور اونٹ میں دو قسم (نر اور مادہ) اور گائے (اور بھینس) میں دو قسم۔آپ کہیئے۔کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ان نروں کو حرام کہا ہے۔یا۔دونوں مادہ کو۔یا اس بچہ کو جس کو دونوں مادہ (اپنے اپنے) پیٹ میں لئے ہوئے ہوں کیا تم (اس وقت) حاضر تھے۔جس وقت اللہ تعالیٰ نے تم کو اس (حلال/حرام) کا حکم دیا۔تو اس سے زیادہ کون ظالم ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹی تہمت لگائے۔تاکہ

لوگوں کو علم کے بغیر گمراہ کرے، بیشک اللہ ظلم کرنے والے لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

6-(145-146) = آپ کہہ دیجئے۔ کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس پہنچے ہیں۔ میں ان میں تو کوئی غذا حرام نہیں پاتا۔ کسی بھی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھاوے۔ بشرطیکہ مردار نہ ہو۔ بہتا ہوا خون نہ ہو۔ خنزیر کا گوشت نہ ہو۔ کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہیں۔ یا جو شرک کا ذریعہ ہو کر غیر اللہ کے نامزد کیا گیا ہو۔ لیکن پھر بھی جو بھوک سے بیتاب ہو جاوے۔ بشرطیکہ نہ تو صرف مزا لینے کے لئے کھائے۔ اور نہ ضرورت سے زیادہ کھائے۔ تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔

6-(146-147) = اور یہود پر ہم نے تمام ناخن والے جانور حرام کر دیئے تھے۔ اور گائے اور بکری میں سے ان دونوں کی چربیاں ان پر ہم نے حرام کر دی تھیں۔ مگر وہ جو ان کی پشت پر یا انتڑیوں میں لگی ہوں۔ یا جو ہڈی کے ساتھ لگی ہوئی ہو۔ ان کی شرارت کے سبب ہم نے ان کو یہ سزا دی تھی۔ اور ہم یقیناً سچے ہیں۔

16-(114) = سو۔ جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے تم کو حلال اور پاکیزہ دی ہیں۔ ان کو کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر کرو۔ اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

6-(115) = تم پر حرام کیا گیا ہے۔ مردار کو۔ اور خون کو۔ اور خنزیر کے گوشت کو۔ اور جس چیز کو غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر بھی جو شخص کہ بالکل ہی (بھوک سے) بے قرار ہو جاوے بشرطیکہ صرف مزہ لینے کی طلب نہ ہو۔ اور نہ ہی حد سے تجاوز کرتا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔

16-(116) = اور جن چیزوں کا تمہارے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہے۔ ان کے متعلق ایسا مت کہو۔ کہ یہ حلال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم نے اللہ پر جھوٹی تہمت لگائی ہے۔ جو لوگ اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔ وہ یقیناً فلاح نہ پائیں گے۔

16-(118) = اور یہودیوں پر ہم نے وہ چیزیں حرام کر دی تھیں۔ جن کا ذکر ہم اس سے پہلے کر چکے ہیں۔ اور ہم نے ان پر کوئی زیادتی نہیں کی۔ لیکن وہ خود ہی اپنے اوپر زیادتی کرتے تھے۔ (یعنی پابندیاں لگاتے تھے)۔

22-(67) = ہم نے ہر امت کے واسطے علیحدہ علیحدہ شریعت رکھی ہے کہ اس پر عمل کریں۔ سو۔ ان کو آپ کے ساتھ جھگڑا نہیں کرنا چاہیئے۔ آپ ان کو اپنے رب کی طرف بلاتے رہیئے۔ کیونکہ آپ یقیناً صحیح رستے پر ہیں۔

ماں باپ سے سلوک

17-(23) = اور تیرے رب نے حکم کر دیا کہ ماسوائے اس کے۔ کسی اور کی عبادت مت کرو۔ اور اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو۔ اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جاویں۔ تو ان کو کبھی اُف تک نہ کہو اور نہ ہی ان کو جھڑکنا۔ اور ان سے خوب ادب سے بات کرنا۔

17-(24) =اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار۔ان دونوں پر رحم فرمایئے۔جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا۔پرورش کی۔

31-(14) =اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔کہ ان کے ساتھ تابعداری اور فرمانبرداری کے ساتھ پیش آتا رہے۔اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا۔کمزوری پر کمزوری جھیلتے ہوئے۔اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس پورے ہونے پر ہے۔سو۔شکر گزار رہو۔میرے بھی اور اپنے ماں باپ کے بھی۔آخر کار تم نے میرے پاس ہی آنا ہے۔

4-(36) =اللہ تعالیٰ کی عبادت اختیار کرو۔اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔اور رشتہ داروں کے ساتھ بھی۔اور یتیموں کے ساتھ بھی۔اور غریب غربا کے ساتھ بھی۔اور نزدیک والے اور دور والے پڑوسی کے ساتھ بھی۔اور ہم مجلس کے ساتھ بھی اور راہ گیر کے ساتھ بھی۔اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی۔اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو یقیناً پسند نہیں کرتے۔جو اپنے آپ کو بڑی شئے سمجھتے ہیں اور شیخی کی باتیں کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے کو ذبح کرنا

11-ھود

11-(69) = اور ہمارے پاس سے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر آئے۔اور انہوں نے سلام کیا۔ابراہیم علیہ السلام نے بھی سلام کیا۔پھر دیر نہیں لگائی کہ تلا اور بھنا ہوا بچھڑا لائے۔(ابراہیم علیہ السلام نے کھانا پیش کیا)۔

11-(70) = جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا۔کہ ان کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں بڑھے۔تو ان سے ڈر محسوس کیا۔اور ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے۔وہ فرشتے کہنے لگے۔ڈرو مت۔ہم قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

11-(71) = اور ابراہیم علیہ السلام کی بیوی کھڑی تھی۔پس ہنس پڑی۔سو۔ہم نے بشارت دی ان کو۔اسحاق کی اور اسحاق کے بعد یعقوب کی۔

11-(72) = کہنے لگیں کہ ہائے خاک پڑے۔اب میں بچہ جنوں گی۔بڑھیا ہو کر۔اور یہ میرے خاوند ہیں بالکل بڈھے۔واقعی یہ بھی عجیب بات ہے۔

11-(73) = فرشتوں نے کہا کہ تم خدا کے کاموں پر تعجب کرتی ہو۔اس خاندان کے لوگو! تم پر تو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہیں۔بے شک وہ تعریف کے لائق بڑی شان والا ہے۔

14-ابراہیم علیہ السلام

14-(39) =تمام تعریف اللہ کے لئے ہے۔جس نے مجھ کو بڑھاپے میں اسماعیل علیہ السلام اور اسحاق

علیہ السلام عطا فرمائے۔ حقیقت میں میرا رب۔ دعا کا بڑا سننے والا ہے۔

15-الحجر

15-(51)=اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کی بھی اطلاع دیجئے۔

15-(52) = جب وہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور انہوں نے السلام علیکم کہا۔ ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے۔ کہ ہم تم سے خائف ہیں۔

تفسیر:

کیونکہ ابراہیم علیہ السلام ان کے لئے کھانا لائے تھے مگر وہ انہوں نے نہ کھایا۔ کیونکہ وہ فرشتے آدمیوں کی شکل میں تھے۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ وہ کہیں دشمن تو نہ تھے۔ کہ انہوں نے کھانا نہ کھایا تھا۔

15-(53) =انہوں نے کہا۔ آپ ڈریں نہیں۔ ہم آپ کو ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ جو بڑا عالم ہوگا۔

15-(54) =ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے۔ کیا تم مجھ کو اس حالت میں خوشخبری دیتے ہو کہ مجھ پر بڑھاپا آ گیا۔ سو کس چیز کی بشارت دیتے ہو۔

15-(55) =وہ بولے۔ ہم آپ کو سچ بات کی خوشخبری دیتے ہیں۔ سو۔ آپ ناامید نہ ہوں۔

15-(56) =ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ کہ بھلا۔ اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے۔ سوائے گمراہ لوگوں کے۔

19-مریم

19-(49) =پس جب ابراہیم علیہ السلام ان لوگوں سے۔ اور جن کی وہ لوگ خدا کو چھوڑ کر عبادت کرتے تھے۔ علیحدہ ہو گئے۔ تو ہم نے ان کو اسحاق (بیٹے) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے۔ اور ہم نے ان دونوں کو نبی بنایا۔

19-(50) =اور ان سب کو ہم نے اپنی رحمت کا حصہ دیا۔ اور ہم نے انکا نام۔ نیک اور بلند کیا۔

19-(54) =اور اس کتاب میں اسماعیل علیہ السلام کا بھی ذکر کیجئے۔ بلاشبہ وہ وعدہ کے سچے تھے۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے رسول اور نبی تھے۔

19-(55) =اور اپنے متعلقین کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم کرتے تھے۔ اور اپنے پروردگار کے نزدیک پسندیدہ تھے۔

ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں پھینکا جانا

37-والصفت

37-(97) =تو وہ کہنے لگے کہ ابراہیم علیہ السلام کیلئے ایک آتش خانہ تیار کرو اور اس کو اس دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دو۔

37-(98) = غرض ان لوگوں نے ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ برائی کرنا چاہا تھا۔ سو ہم نے انہیں کو نیچا دکھایا۔
37-(99) = اور ابراہیم علیہ السلام کہنے لگے۔ کہ میں تو اپنے رب کی طرف چلا جاتا ہوں۔ وہ مجھ کو اچھی جگہ پہنچا ہی دے گا۔ (کہتے ہیں۔ وہ ملک شام کو چلے گئے)۔
37-(100) = اے میرے رب۔ مجھ کو ایک نیک فرزند دے۔
37-(101) = سو۔ ہم نے ان کو ایک حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی۔
37-(102) = سو۔ وہ لڑکا جب ایسی عمر کو پہنچا۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے لگا۔ تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ برخوردار میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تم کو ذبح کر رہا ہوں۔ لڑکا بولا۔ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے۔ آپ وہ کریں۔ انشاءاللہ تعالیٰ آپ مجھ کو صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔
37-(103) = غرض جب دونوں نے تسلیم کر لیا۔ اور باپ نے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا۔
37-(104) =: ہم نے آواز دی۔ اے ابراہیم علیہ السلام۔
37-(105) = تم نے خواب کو خوب سچا کر دکھایا۔ ہم مخلصین کو ایسا ہی صلہ دیا کرتے ہیں۔
37-(106) = حقیقت میں یہ تھا بھی بڑا امتحان۔ (107): اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے عوض میں دے دیا۔
37-(112) = اور ہم نے ان کو اسحاق علیہ السلام کی بشارت دی۔ کہ نبی اور نیک بختوں میں سے ہوں گے۔
37-(113) = اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام پر اور اسحاق علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں۔ ان دونوں کی نسل میں بعضے اچھے بھی ہیں۔ اور بعضے ایسے بھی ہیں۔ جو اپنا نقصان کر رہے ہیں۔

51-الذریٰت

51-(24) = کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہنچی ہے۔
51-(25) = جب کہ وہ ابراہیم کے پاس آئے۔ پھر سلام کیا۔ ابراہیم نے کہا۔ سلام۔ کہا آپ انجان لوگ ہو۔ 51-(26) = پھر اپنے گھر کی طرف چلے۔ اور ایک فربہ بچھڑا لائے۔
51-(27) = اور ان کو پیش کیا۔ کہنے لگے۔ آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے۔
51-(28) = تو ان سے دل میں خوف زدہ ہوئے۔ انہوں نے کہا۔ تم ڈرو مت۔ اور ان کو ایک فرزند کی بشارت دی۔ جو بڑا عالم ہوگا۔ (یعنی اسحاق)۔
51-(29) = اتنے میں ایک بی بی بولتی آئیں۔ پھر ماتھے پر ہاتھ مارا۔ اور کہنے لگیں کہ اول تو بڑھیا۔ اور پھر بانجھ۔
51-(30) = فرشتے کہنے لگے کہ تمہارے پروردگار نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ وہ بڑا حکمت والا۔ جاننے والا ہے۔

اسلامی روایات میں اختلاف

ابراہیم علیہ السلام نے کس بیٹے کو قربان کرنا تھا۔ قرآن مجید میں اس کا نام نہیں ہے۔

ایک گروہ بیان کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس بیٹے کو قربان کرنا تھا۔ وہ اسحاق علیہ السلام تھے اس گروہ میں حسب ذیل بزرگوں کے نام ملتے ہیں:۔

حضرت علی۔ حضرت عبداللہ بن عباس۔ حضرت ابوہریرہ۔ عکرمہ۔ حسن بصری۔ شعبی۔ مجاہد حضرت عمر۔ حضرت عبداللہ بن مسعود۔ حضرت عباس بن عبدالمطلب۔ قتادہ۔ سعید جبیر۔ مسروق۔ مکحول۔ زہری۔ عطاء۔ مقاتل۔ سدی۔ کتب احبار۔ اور زید بن اسلم رحمہم اللہ وغیرہ۔

دوسرا گروہ کہتا ہے کہ وہ اسمٰعیل علیہ السلام تھے۔ اس گروہ میں حسب ذیل بزرگوں کے نام آتے ہیں۔

حضرت علی۔ حضرت عبداللہ بن عباس۔ حضرت ابوہریرہ۔ حسن بصری۔ شعبی۔ عکرمہ۔ مجاہد۔ حضرت ابوبکر۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ حضرت معاویہ۔ یوسف بن مہران۔ محمد بن کعب القرظی۔ سعید بن المسیب۔ ضحاک۔ محمد بن علی بن حسین (محمد الباقر)۔ ربیع بن انس۔ احمد بن حنبل رحمہم اللہ وغیرہ۔

ان دونوں فہرستوں میں متعدد نام مشترک ہیں۔ یعنی ایک ہی بزرگ سے دو مختلف قول منقول ہوئے ہیں۔

یہ میں نے نقل کیا ہے: (تفہیم القرآن جلد چہارم...... تصنیف ابوالاعلیٰ مودودی سے)

موسیٰ علیہ السلام

28-القصص

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر تقریباً ۱۶۸۔ دفعہ آیا ہے۔ میں نے صرف چند واقعات ہی درج کیے ہیں۔

28-(14) = اور جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی بھری جوانی کو پہنچے۔ اور جسمانی اور عقلی طاقت پکڑ گئے۔ تو ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا فرمایا۔ اور ہم نیکوکاروں کو یونہی صلہ دیا کرتے ہیں۔

28-(15) = اور موسیٰ (علیہ السلام) شہر میں ایسے وقت پہنچے۔ کہ وہاں کے باشندے بے خبر سوئے پڑے تھے۔ تو انہوں نے وہاں دو آدمیوں کو لڑتے دیکھا۔ ایک تو ان کی برادری کا تھا۔ اور دوسرا ان کے مخالفین میں سے تھا۔ وہ جو ان کی برادری میں سے تھا۔ اس نے موسیٰ (علیہ السلام) سے اس کے مقابلے میں جو کہ ان کے مخالفین میں سے تھا مدد چاہی۔ تو موسیٰ (علیہ السلام) نے اس کو گھونسا مارا۔ سو۔ اس کا کام ہی تمام کردیا۔ یعنی وہ مرگیا۔ موسیٰ (علیہ السلام) کہنے لگے کہ یہ تو شیطان کی طرف سے ہوا۔ بے شک شیطان

آدمی کا کھلم کھلا دشمن ہے۔ یعنی غلط کام کروادیتا ہے۔

28-(16) = عرض کیا۔ اے میرے پروردگار۔ مجھ سے قصور ہوگیا۔ معاف فرمادیجئے۔ سو۔ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادیا۔ بلاشبہ وہ بڑا غفور ورحیم ہے۔

28-(17) = موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار۔ چونکہ آپ نے مجھ پر بڑے بڑے انعامات فرمائے ہیں۔ سو۔ کبھی بھی میں مجرموں کی مدد نہ کرونگا۔ یعنی جو دوسرے آدمی سے گناہ کروا ڈالتے ہیں۔

28-(18) = پھر موسیٰ (علیہ السلام) کو شہر میں صبح ہوئی۔ خوف اور وحشت کی حالت میں۔ کہ اچانک دیکھتے ہیں کہ وہی شخص جس نے کل گذشتہ میں ان سے مدد چاہی تھی وہ پھر ان کو مدد کے لئے پکار رہا ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) اس سے فرمانے لگے۔ بے شک تو واقعی جھگڑالو آدمی ہے۔

28-(19) = جب موسیٰ (علیہ السلام) اس کے مخالف پر ہاتھ بڑھانے لگے۔ تو اس مصری نے کہا۔ اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا آج تم مجھ کو قتل کرنا چاہتے ہو۔ جیسا کل ایک آدمی کو قتل کر چکے ہو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم دنیا میں بس اپنا رعب جمانا چاہتے ہو۔ اور صلح کروانا نہیں چاہتے۔

28-(20) = اتنے میں ایک شخص شہر کے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اور کہنے لگا کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) اہل دربار آپ کے متعلق مشورہ کر رہے ہیں کہ آپ کو قتل کردیں۔ سو آپ کے لئے اچھا یہی ہے کہ آپ یہاں سے کہیں اور جگہ چلے جائیں۔ میں آپ کی خیر خواہی کر رہا ہوں۔

28-(21) = پس یہ بات سن کر موسیٰ (علیہ السلام) وہاں سے کوچ کر گئے۔ خوف اور وحشت کی حالت میں کہنے لگے۔ اے میرے پروردگار مجھے ان ظالم لوگوں سے بچالیجئے۔

28-(22) = اور جب موسیٰ (علیہ السلام) مدین کی طرف ہولئے تو کہنے لگے۔ کہ امید ہے۔ کہ میرا رب مجھ کو سیدھے رستے کی رہنمائی کرے گا۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مدین جا پہنچے)۔

28-(23) = اور مدین کے پانی کے کنوئیں پر پہنچے۔ تو آدمیوں کا ایک مجمع دیکھا۔ جو اپنے جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور ان لوگوں سے الگ ایک طرف کو دو عورتیں دیکھیں کہ وہ اپنے جانوروں کو روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے ان سے پوچھا کہ ایسا کیوں ہے۔ وہ دونوں بولیں کہ ہمارا معمول یہ ہے کہ ہم عورتیں اپنے جانوروں کو اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں۔ جب تک کہ مرد چرواہے اپنے جانوروں کو پانی پلا کر لے نہیں جاتے۔ اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں۔

28-(24) = پس یہ بات سن کر موسیٰ (علیہ السلام) نے ان کے لئے ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔ پھر وہاں سے پرے جا کر سایہ میں جا بیٹھے۔ پھر اللہ سے دعا کی۔ اے میرے پروردگار۔ جو نعمت بھی مجھ کو بھیج دیں۔ میں اس کا حاجتمند ہوں۔ (یعنی بہت بھوک لگی ہے۔ کھانے کا حاجتمند ہوں)

28-(25) = سو۔ ایک لڑکی آئی کہ شرماتی ہوئی چلتی تھی۔ کہنے لگی کہ میرے والد تم کو بلاتے ہیں۔ (کہتے ہیں

یہ بزرگ شعیب علیہ السلام تھے) تا کہ تم کو اس کا صلہ دیں۔ جو تم نے ہماری خاطر ہمارے جانوروں کو پانی پلا دیا تھا۔ سو جب ان کے پاس پہنچے۔ اور ان سے تمام حال بیان کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اندیشہ نہ کرو۔ تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔

28-(26) = پھر ایک لڑکی نے کہا کہ ابا جان۔ آپ اس شخص کو نوکر رکھ لیجئے۔ کیونکہ اچھا نوکر وہ شخص ہے۔ جو مضبوط اور ایماندار بھی ہو۔

28-(27) = اس پر لڑکی کے باپ نے کہا۔ کہ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کو تمہارے ساتھ بیاہ دوں لیکن اس شرط پر کہ تم آٹھ سال میری نوکری کرو۔ پھر اگر تم دس سال پورے کر دو۔ تو یہ تمہارا احسان ہوگا۔ اور میں تمہیں مجبور نہیں کرنا چاہتا۔ تم مجھ کو انشاءاللہ خوش معاملہ پاؤ گے۔

28-(28) = موسیٰ (علیہ السلام) اس بات پر رضامند ہو گئے۔ اور کہنے لگے کہ بات میرے اور آپ کے درمیان پکی طے ہو چکی۔ میں ان دونوں مدتوں میں سے جس مدت کو بھی پورا کروں مجھ پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ اور جو بات چیت ہم کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا گواہ ہے۔

28-(29) = پس جب موسیٰ (علیہ السلام) اپنی مدت کو پورا کر چکے تو اپنی بیوی کو لے کر وہاں سے چل دیئے۔ تو رستے میں ان کو کوہ طور کی طرف سے ایک آگ دکھائی دی۔ انہوں نے گھر والوں سے کہا کہ تم یہاں پر ہی ٹھہرے رہو۔ میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔ شاید میں تمہارے لئے وہاں سے رستہ کی کوئی خبر لاؤں۔ یا کوئی آگ کا انگارہ لاؤں کہ سینکو۔

20-طٰہٰ

20-(9) = اور کیا آپ کو موسیٰ (علیہ السلام) کے قصہ کی خبر بھی پہنچی ہے۔

20-(10) = جبکہ انہوں نے مدین سے رات کے وقت آتے ہوئے ایک آگ دیکھی سو۔ اپنے گھر والوں سے کہا کہ تم ٹھہرے رہو۔ میں نے آگ دیکھی ہے۔ شاید اس میں سے تمہارے پاس کوئی شعلہ لاؤں۔ یا آگ کے پاس سے مجھ کو راستہ کا پتہ چل جائے۔

20-(11) = پس جب وہ اس آگ کے پاس پہنچے۔ تو (اللہ کی طرف سے) آواز دی گئی کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)

20-(12) = میں تمہارا رب ہوں۔ پس تم اپنی جوتیاں اتار ڈالو۔ تم ایک پاک میدان طویٰ میں ہو۔

20-(13) = اور میں نے تم کو منتخب فرمایا ہے۔ سو۔ جو کچھ وحی کی جا رہی ہے۔ اس کو سن لو۔

20-(14) = بے شک میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم میری ہی عبادت کیا کرو۔ اور میری ہی یاد میں نماز پڑھا کرو۔

20-(15) = بلاشبہ قیامت آنے والی ہے۔ میں اس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ تا کہ ہر شخص کو اس کے

کئے کا بدلہ مل جائے۔

20-(16) = سو۔ تم کو قیامت سے ایسا شخص باز نہ رکھنے پاوے۔ جو اس پر ایمان نہیں رکھتا۔ اور اپنی خواہشوں پر چلتا ہے۔ کہیں تم تباہ نہ ہو جاؤ۔

20-(17) = اور یہ تمہارے داہنے ہاتھ میں کیا ہے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔

20-(18) = انہوں نے کہا۔ کہ یہ میری لاٹھی ہے۔ میں اس پر سہارا لگاتا ہوں۔ اور اپنی بکریوں کے لئے پتے جھاڑتا ہوں اور اس میں میرے اور بھی کام ہیں۔

20-(19) = ارشاد ہوا کہ اس کو زمین پر ڈال دو۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔

20-(20) = سو۔ انہوں نے اس کو ڈال دیا۔ پس وہ دوڑتا ہوا۔ سانپ بن گیا۔

20-(21) = ارشاد ہوا کہ اس کو پکڑ لو۔ اور ڈرو نہیں۔ ہم ابھی اس کو اس کی پہلی حالت پر کر دیں گے۔

20-(22) = اور تم اپنا داہنا ہاتھ اپنی بائیں بغل میں دے لو۔ وہ بلا کسی عیب کے نہایت روشن ہو کر نکلے گا کہ یہ دوسری نشانی ہوگی۔

20-(23) = تا کہ ہم تم کو اپنی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دکھلائیں۔

20-(24) = تم فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ حد سے بہت آگے نکل گیا ہے۔

20-(25) = عرض کیا۔ اے رب میرے۔ میرا حوصلہ فراخ کر دیجئے۔ (26): اور میرا کام آسان کر دیجئے۔

20-(27) = اور میری زبان سے لکنت ہٹا دیجئے۔

20-(28) = تا کہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔

20-(29) = اور میرے واسطے میرے کنبہ میں سے ایک معاون مقرر کر دیجئے۔

20-(30) = یعنی ہارون (علیہ السلام) کو کہ میرے بھائی ہیں۔

20-(31) = ان کے ذریعے سے میری قوت کو مضبوط کر دیجئے۔

20-(32) = اور ان کو میرے اس تبلیغ کے کام میں شریک کر دیجئے۔

20-(33) = تا کہ ہم دونوں آپ کی پاکی کثرت سے بیان کریں۔

20-(34) = اور آپ کا خوب کثرت سے ذکر کیا کریں۔

20-(35) = بے شک آپ ہم کو خوب دیکھ رہے ہیں۔

20-(36) = ارشاد ہوا۔ کہ تمہاری درخواست منظور کی گئی۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔

20-(37) = اور ہم تم پر ایک اور دفعہ بھی احسان کر چکے ہیں۔

20-(38) = جبکہ ہم نے تمہاری ماں کو وہ بات الہام سے بتلائی۔ جو الہام سے بتلانے کی تھی۔

20-(39) = یہ کہ موسےٰ کو ایک صندوق میں رکھو۔ پھر اس صندوق کو دریا میں ڈال دو۔ پھر دریا ان کو کنارے

تک لے آوے گا۔ ان کو ایک شخص پکڑے گا۔ جو میرا بھی دشمن ہے۔ اور ان کا بھی دشمن ہے۔ اور میں نے تمہارے اوپر اپنی طرف سے ایک اثر محبت ڈالدیا۔ (تا کہ جو تمہیں دیکھے پیار کرے) اور تا کہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔

20-(40) = (یہ قصہ اس وقت کا ہے) جبکہ تمہاری بہن چلتی ہوئی آئی پھر کہنے لگی۔ کیا تم لوگوں کو ایسے شخص کا پتہ دوں۔ جو اس کو پال رکھے۔ پھر ہم نے تم کو تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا۔ تا کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اور ان کو غم نہ رہے اور تم نے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا۔ پھر ہم نے تمہیں اس غم سے نجات دی۔ اور ہم نے تمہیں خوب خوب مشقتوں میں ڈالا۔ پھر مدین والوں میں کئی برس رہے۔ پھر ایک خاص وقت پر تم ادھر آئے۔

20-(41) = اور میں نے تم کو اپنے لئے منتخب کیا۔

20-(42) = تم اور تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں (یعنی معجزے) لے کر جاؤ۔ اور میری یادگاری میں سستی مت کرنا۔

20-(43) = دونوں فرعون کے پاس جاؤ۔ وہ بہت آگے نکل چکا ہے۔

20-(44) = پھر اس سے نرمی سے بات کرنا۔ شاید وہ نصیحت قبول کرلے۔ یا (عذاب خدا سے) ڈر جائے۔

20-(45) = دونوں نے عرض کیا۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اندیشہ ہے کہ وہ ہم پر زیادتی نہ کر بیٹھے۔ یا یہ کہ زیادہ شرارت کرنے لگے۔

20-(46) = ارشاد ہوا کہ تم اندیشہ نہ کرو۔ میں تم دونوں کے ساتھ ہوں۔ سب سنتا دیکھتا ہوں۔

20-(47) = سو تم اس کے پاس جاؤ۔ اور کہو۔ ہم دونوں تیرے پروردگار کے رسول ہیں۔ سو بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے دے۔ اور ان کو تکلیف مت پہنچا۔ ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے نشانی (معجزے) لائے ہیں۔ اور ایسے شخص کے لئے سلامتی ہے۔ جو سیدھی راہ پر چلے۔

20-(48) = (وہ گئے اور فرعون کو کہا) ہمارے پاس یہ حکم پہنچا ہے کہ (اللہ کا) عذاب اس شخص پر ہوگا۔ جو جھٹلاوے (حق کو) اور (اس سے) منہ پھیر لے۔

20-(49) = وہ کہنے لگا۔ پھر تم دونوں کا رب کون ہے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔

20-(50) = موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا۔ ہمارا رب وہ ہے۔ جس نے ہر چیز کی اس کے مناسب شکل وصورت بنائی اور پھر رہنمائی فرمائی۔

20-(51) = فرعون نے کہا۔ تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا۔

20-(52) = موسیٰ (علیہ السلام) نے جواب دیا کہ ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس کتاب میں ہے۔ میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے۔

20-(53) = وہ (رب) ایسا ہے۔ جس نے تم لوگوں کے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے واسطے راستے بنائے اور آسمان سے پانی برسایا۔ پھر اس کے ذریعے سے مختلف قسم کی نباتات پیدا کیں۔

20-(54) = خود کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو کھلاؤ۔ جو ہم نے تم پر انعام کیا ہے۔ ان سب چیزوں میں اہل عقل کے لئے نشانیاں ہیں۔

20-(55) = ہم نے تم کو اسی زمین سے پیدا کیا۔ اور اسی میں ہم تم کو لے جائیں گے۔ اور پھر دوبارہ اسی سے ہم تم کو نکالیں گے۔

20-(56) = اور ہم نے اس کو اپنی سب نشانیاں دکھلائیں۔ پس وہ جھٹلاتا اور انکار ہی کرتا رہا۔

7-الاعراف

7-(104) = اور موسیٰ (علیہ السلام) فرعون کے پاس گئے۔ اور فرمایا کہ اے فرعون۔ میں رب العلمین کی طرف سے پیغمبر ہوں۔

7-(105) = میرے لئے یہی شان ہے کہ سوائے سچ کے خدا کی طرف کوئی بات منسوب نہ کروں۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک بڑی دلیل بھی لایا ہوں۔ سو تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ جانے دے۔

7-(106) = فرعون نے کہا۔ کہ اگر آپ کوئی معجزہ لے کر آئے ہیں۔ تو اس کو پیش کیجئے۔ اگر آپ سچے ہیں۔

7-(107) = پس آپ نے عصا ڈالا۔ سو۔ دفعتہً وہ ایک اژدہا بن گیا۔

7-(108) = اور اپنا ہاتھ باہر نکالا۔ سو۔ وہ یکا یک سب دیکھنے والوں کے روبرو بہت ہی چمکتا ہوا ہو گیا۔

7-(109) = قوم فرعون میں جو سردار لوگ تھے۔ انہوں نے کہا کہ واقعی یہ شخص بڑا ماہر جادوگر ہے۔

7-(110) = (اس پر فرعون نے ان لوگوں سے کہا) یہ چاہتا ہے کہ تم کو تمہاری سرزمین سے باہر کردے۔ سو۔ تم لوگ کیا مشورہ دیتے ہو۔

7-(111) = انہوں نے کہا کہ آپ ان کو اور ان کے بھائی (ہارون علیہ السلام) کو کچھ مہلت دیجئے۔ اور شہروں میں چپراسیوں کو بھیج دیجئے۔

7-(112) = کہ وہ سب ماہر جادوگروں کو آپ کے پاس لا کر حاضر کردیں۔

20-طٰہٰ

20-(57) = کہنے لگا۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔ تم ہمارے پاس اس واسطے آئے ہو۔ کہ ہم کو ہمارے ہی ملک سے اپنے جادو سے نکال باہر کرو۔

20-(58) = سو۔ اب ہم بھی تیرے مقابلہ میں ایسا ہی جادو لاتے ہیں۔ لہٰذا اپنے اور ہمارے درمیان میں

ایک وعدہ مقرر کرلو۔جس کے نہ ہم خلاف کریں۔اورنہ ہی تم اس وعدہ سے پھرو۔کسی کھلے میدان میں۔

20-(59) =موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا۔تمہارے وعدہ کا وقت وہ دن ہے۔جس دن میلہ ہوتا ہے۔اور دن چڑھے لوگ جمع ہوجاتے ہیں۔

20-(60) =پس فرعون لوٹ گیا۔اوراپنے مکر کا سامان جمع کرنا شروع کیا۔پھر میلے والے دن آیا۔

7-الاعراف

7-(113) =اور وہ جادوگر فرعون کے پاس حاضر ہوئے۔کہنے لگے۔کہ اگر ہم غالب آگئے۔تو ہم کو کوئی بڑا صلہ ملے گا۔

7-(114) =فرعون نے کہا کہ ہاں۔تم لوگ مقرب لوگوں میں داخل ہوجاؤ گے۔

7-(115) =ان جادوگروں نے کہا۔کہ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔خواہ آپ ڈالیے اور یا ہم ہی ڈالیں۔

7-(116) =موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم ہی ڈالو۔پس جب انہوں نے (اپنی رسیوں اور لاٹھیوں کو) ڈالا۔تو لوگوں کی نظر بند کردی۔(یعنی جس سے وہ لاٹھیاں اور رسیاں سانپوں کی شکل میں لہراتی نظر آنے لگیں)۔اور لوگوں پر ہیبت غالب کردی۔اور ایک طرح کا بڑا جادو دکھلایا۔

7-(117) =اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو حکم دیا۔کہ آپ اپنا عصا ڈال دیجئے۔سو۔عصا کا ڈالنا تھا کہ اس نے (اژدہا بن کر) ان کے سارے بنے بنائے کھیل کو نگلنا شروع کردیا۔

7-(118) =پس حق ظاہر ہوگیا۔اور انہوں نے جو کچھ بنایا تھا۔سب آتا جاتا رہا۔

7-(119) =پس وہ لوگ اس موقع پر ہار گئے۔اور خوب ذلیل ہوئے۔

7-(120) =اور وہ جو جادوگر تھے۔سجدہ میں گر گئے۔

7-(121) = کہنے لگے کہ ہم ایمان لائے۔رب العٰلمین پر۔

7-(122) =جو موسیٰ (علیہ السلام) اور ہارون (علیہ السلام) کا بھی رب ہے۔

7-(123) =فرعون ان سے کہنے لگا کہ ہاں تم موسیٰ (علیہ السلام) پر ایمان لائے ہو۔قبل اس کے کہ میں تم کو اجازت دوں۔بے شک یہ ایک کاروائی تھی۔جس پر تمہارا عمل درآمد ہوا ہے۔اس شہر میں تا کہ تم سب اس شہر میں رہنے والوں کو یہاں سے باہر نکال دو۔سو۔اب تم کو حقیقت معلوم ہوئی جاتی ہے۔

7-(124) =میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹوں گا۔پھر تم سب کو سولی پر ٹانگ دوں گا۔

7-(125) =انہوں نے جواب دیا کہ ہم مر کر اپنے مالک ہی کے پاس جائیں گے۔

7-(126) =اور تو نے ہم میں کونسا عیب دیکھا ہے۔سوائے اس کے کہ ہم اپنے رب کے احکام پر ایمان لے آئے۔جب وہ احکام ہمارے پاس آئے۔اے ہمارے رب ہمارے اوپر صبر کا فیضان

فرما اور ہماری جان حالت اسلام پر نکال۔

7-(127) =اور قوم فرعون کے سرداروں نے کہا۔کیا آپ موسیٰ (علیہ السلام) کو اور ان کی قوم کو یونہی رہنے دیں گے کہ وہ ملک میں فساد کرتے پھریں۔اور وہ آپ کو اور آپ کے معبودوں کو ترک کرتے پھریں۔فرعون نے کہا کہ ہم ابھی ان لوگوں کے بیٹوں کو قتل کرنا شروع کردیں اور عورتوں کو زندہ رہنے دیں اور ہم کو ہر طرح کا ان پر زور ہے۔

7-(128) = موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا سہارا رکھو اور مستقل رہو۔یہ زمین اللہ تعالیٰ کی ہے۔جس کو چاہے مالک بنادے۔اپنے بندوں میں سے۔اور اخیر کامیابی ان کی ہی ہوتی ہے۔جو خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔

7-(129) = موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم کے لوگ کہنے لگے۔کہ ہم تو ہمیشہ مصیبت ہی میں رہے ہیں۔آپ کی آمد کے قبل بھی اور آپ کی آمد کے بعد بھی۔موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا کہ بہت جلد اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کو ہلاک کردیں گے۔اور بجائے ان کے تم کو اس زمین کا مالک بنادیں گے۔پھر تمہارا طرز عمل دیکھیں گے۔

7-(130) =اور ہم نے فرعون والوں کو مبتلا کیا قحط سالی اور پھلوں کی کم پیداواری میں۔تاکہ وہ (حق بات کو) سمجھ جاویں۔

7-(131) =سو۔جب ان پر خوش حالی آجاتی۔تو کہتے کہ یہ تو ہمارے لئے ہونا ہی چاہیے۔اور اگر ان کو بدحالی پیش آتی۔تو موسیٰ (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں کی نحوست بتلاتے۔یاد رکھو۔کہ ان کی نحوست اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔لیکن ان میں اکثر لوگ نہیں جانتے۔

7-(132) =اور یوں کہتے۔کیسی ہی عجب بات ہمارے سامنے لاؤ کہ اس کے ذریعے سے جادو چلاؤ۔جب بھی ہم تمہاری بات ہرگز نہ مانیں گے۔

7-(133) =پھر ہم نے ان پر طوفان بھیجا اور ٹڈیاں اور گھن کا کیڑا اور مینڈک اور خون کہ سب کھلے کھلے معجزے تھے۔سو۔وہ تکبر ہی کرتے رہے اور وہ لوگ کچھ تھے ہی جرائم پیشہ۔

7-(134) =اور جب ان پر کوئی عذاب واقع ہوتا۔تو یوں کہتے کہ اے موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے لئے اپنے رب سے اس بات کی دعا کردیجئے جس کا اس نے آپ سے عہد کر رکھا ہے۔اگر آپ اس عذاب کو ہم سے ہٹادیں۔تو ہم ضرور آپ کے کہنے سے ایمان لے آویں گے۔اور ہم بنی اسرائیل کو آپ کے ساتھ جانے دینگے۔

7-(135) =پھر جب ان سے اس عذاب کا ایک خاص وقت تک کہ اس کو ان تک پہنچنا تھا۔ہم ہٹا دیتے تو وہ فوراً ہی عہد شکنی کرنے لگتے۔

7-(136) = پھر ہم نے ان سے بدلا لیا۔ یعنی ان کو سمندر میں غرق کر دیا۔ اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے تھے۔ اور ان سے بالکل ہی بے توجہی کرتے تھے۔

10-یونس

10-(90) = اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر سے پار کر دیا۔ پھر ان کے پیچھے پیچھے فرعون مع اپنے لشکر کے ظلم اور زیادتی کے ارادے سے چلا۔ یہاں تک کہ جب ڈوبنے لگا تو کہنے لگا کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ اس خدا پر جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں مسلمانوں (فرمانبرداروں) میں داخل ہوتا ہوں۔

10-(91) = (جواب ملا کہ) اب (ایمان لاتا ہے) حالانکہ پہلے سرکشی کرتا رہا۔ اور مفسدوں میں داخل رہا۔

7-الاعراف

7-(137) = اور ہم نے ان لوگوں کو جو بالکل ہی کمزور شمار کیے جاتے تھے۔ اس سرزمین کے پورب پچھم کا مالک بنا دیا۔ جس میں ہم نے برکت رکھی ہے۔ اور آپ کے رب کا نیک وعدہ بنی اسرائیل کے حق میں ان کے صبر کی وجہ سے پورا ہو گیا۔ اور ہم نے فرعون کے اور اس کی قوم کے ساختہ اور جو کچھ وہ اونچی اونچی عمارتیں بناتے تھے۔ سب کو درہم برہم کر دیا۔

7-(138) = اور ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا۔ پس ان لوگوں کا ایک قوم پر گزر ہوا۔ جو اپنے چند بتوں کو لگے بیٹھے تھے۔ کہنے لگے۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔ ہمارے لئے بھی ایک ایسا ہی معبود مقرر کر دیجئے۔ جیسے ان کے یہ معبود ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ واقعی تم لوگوں میں بڑی جہالت ہے۔

7-(139) = یہ لوگ جس کام میں لگے ہیں۔ یہ تباہ کیا جاوے گا۔ اور ان کا یہ کام بے بنیاد ہے۔

7-(140) = فرمایا کیا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو تمہارا معبود تجویز کر دوں۔ حالانکہ اس نے تمہیں تمام دنیا جہان پر فوقیت دی ہے۔

7-(141) = اور وہ وقت یاد کرو۔ جب ہم نے تم کو فرعون والوں سے بچا لیا۔ جو تم کو بڑی سخت تکلیفیں پہنچاتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو بکثرت قتل کر ڈالتے تھے۔ اور تمہاری عورتوں کو (اپنی بیگار اور خدمت کے لئے) چھوڑ دیتے تھے۔ اور اس میں تمہارے پروردگار کی طرف سے بڑی بھاری آزمائش تھی۔

7-(142) = اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) سے تیس شب کا وعدہ کیا۔ اور دس شب اور بڑھا کر پوری کیں۔ سو۔ ان کے پروردگار کا وقت پورے چالیس شب ہو گیا۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنے بھائی ہارون (علیہ السلام) سے کہہ دیا تھا۔ کہ میرے ان لوگوں کا میری غیر حاضری میں تم خیال رکھنا۔ اور ان کی اصلاح کرتے رہنا اور بدنظم لوگوں کی رائے پر عمل مت کرنا۔

7-(143) =اور جب موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے وقت پر آئے۔ اور ان کے رب نے ان سے باتیں کیں۔ تو عرض کیا۔ اے پروردگار۔ اپنا دیدار مجھ کو دکھلا دیجئے۔ کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں۔ ارشاد ہوا کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ لیکن تم اس پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو۔ سو اگر یہ اپنی جگہ برقرار رہا۔ تو تم بھی دیکھ لوگے۔ پس ان کے رب نے جو اس پر تجلی فرمائی تو اس پہاڑ کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور موسیٰ (علیہ السلام) بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ پھر جب افاقہ ہوا۔ تو عرض کیا۔ بے شک آپ کی ذات منزہ (پاک) ہے۔ میں آپ کی جناب میں معذرت کرتا ہوں اور سب سے پہلے اس پر میں یقین کرتا ہوں۔

7-(144) =ارشاد ہوا۔ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔ میں نے اپنی پیغمبری اور اپنی ہمکلامی سے اور لوگوں پر تم کو امتیاز دیا ہے تو اب جو کچھ میں نے تم کو عطا کیا ہے۔ اس کو لو اور شکر کرو۔

7-(145) =اور ہم نے چند تختیوں پر ہر قسم کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل ان کو لکھ کر دی۔ تو ان کو کوشش کے ساتھ عمل میں لاؤ۔ اور اپنی قوم کو حکم کرو۔ کہ ان کی اچھی باتوں پر عمل کریں۔ میں اب بہت جلد تم لوگوں کو ان بے حکموں کا مقام دکھلاتا ہوں۔

7-(148) =اور موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم نے ان کے بعد اپنے زیوروں کا بچھڑا ٹھہرایا۔ جس میں ایک آواز بھی گائے کی۔ کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا۔ کہ وہ ان سے بات تک نہیں کرتا تھا اور نہ ان کو کوئی راہ بتلاتا تھا۔ اس کو انہوں نے معبود قرار دے لیا۔ اور تھے وہ ظالم۔

7-(150) =اور موسیٰ (علیہ السلام) جب اپنی قوم کی طرف واپس آئے۔ غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے۔ تو فرمایا۔ تم نے میرے بعد یہ بڑی نامعقول حرکت کی۔ کیا اپنے رب کے حکم آنے سے پہلے ہی تم نے جلد بازی کر لی۔ اور تختیاں ایک طرف رکھ دیں اور اپنے بھائی کا سر پکڑ کر اپنی طرف گھسیٹنے لگے۔ ہارون (علیہ السلام) نے کہا۔ اے میری ماں جائے ان لوگوں نے مجھ کو بے حقیقت سمجھا۔ اور قریب تھا کہ مجھ کو قتل کر ڈالیں۔ تو تم مجھ پر ایسا کر کے دشمنوں کو مت ہنساؤ۔ اور مجھ کو ان ظالموں کے ذیل میں شمار مت کرو۔

7-(151) =موسیٰ (علیہ السلام) نے کہا۔ اے میرے رب۔ میری خطا معاف فرما۔ اور میرے بھائی کی بھی۔ اور ہم دونوں کو اپنی رحمت میں داخل فرمایئے اور آپ سب رحم کرنے والوں میں سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

7-(154) =اور جب موسیٰ (علیہ السلام) کا غصہ فرو ہوا۔ تو ان تختیوں کو اٹھا لیا۔ اور ان کے مضامین میں ان لوگوں کے لئے جو اپنے رب سے ڈرتے تھے۔ ہدایت اور رحمت تھی۔

20-طٰہٰ

20-(85) =ارشاد ہوا کہ تمہاری قوم کو تو ہم نے تمہارے بعد ایک بلا میں مبتلا کر دیا۔ اور ان کو سامری نے گمراہ کر دیا۔

20-(86) =پس غصہ اور رنج میں بھرے ہوئے اپنی قوم کی طرف واپس آئے۔ فرمانے لگے۔ اے میری قوم کیا تم سے رب نے ایک اچھا وعدہ نہیں کیا تھا۔ کیا تم پر زیادہ زمانہ گذر گیا تھا۔ یا تم کو یہ منظور ہوا کہ تم پر تمہارے رب کا غضب واقع ہو۔ اس لئے تم نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کر دی۔

20-(87) =وہ کہنے لگے کہ ہم نے آپ سے جو وعدہ کیا تھا۔ اس کو اپنے اختیار سے خلاف نہیں کیا۔ دراصل قوم کے زیور کا ہم پر بوجھ لدرہا تھا۔ سو۔ ہم نے اس کو (سامری کے کہنے سے آگ میں) ڈالدیا۔ پھر اسی طرح سامری نے بھی ڈالدیا۔

20-(88) = پھر اس (سامری) نے ان لوگوں کے لئے ایک بچھڑا (بنا کر) ظاہر کیا کہ گائے کی طرح جس میں ایک آواز تھی۔ سو۔ وہ کہنے لگا کہ تمہارا اور موسیٰ (علیہ السلام) کا بھی معبود تو یہ ہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) تو بھول گئے۔

20-(89) = کیا وہ لوگ اتنا بھی نہیں دیکھتے تھے کہ وہ نہ تو ان کی کسی بات کا جواب دے سکتا ہے۔ اور نہ ان کے کسی نقصان یا نفع پر قدرت رکھتا ہے۔

20-(90) =اور ان لوگوں سے ہارون (علیہ السلام) نے (موسیٰ (علیہ السلام) کی غیر حاضری میں) پہلے بھی کہا تھا کہ اے میری قوم تم اس (بچھڑے) کے سبب گمراہی میں پھنس گئے ہو۔ اور تمہارا (حقیقی) رب رحمٰن ہے۔ سو۔ تم میری راہ چلو اور میرا کہنا مانو۔

20-(91) =انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم تو جب تک موسیٰ (علیہ السلام) ہمارے پاس واپس نہ آئیں گے۔ اسی (کی عبادت) پر برابر جمے بیٹھے رہیں گے۔

20-(92) =(موسیٰ (علیہ السلام) نے واپسی پر) کہا۔ اے ہارون (علیہ السلام)۔ جب تم نے دیکھا تھا۔ کہ یہ گمراہ ہو گئے۔ تو تم کو میرے پاس چلے آنے سے کون مانع ہوا تھا۔

20-(93) =سو۔ کیا تم نے میرے کہنے کی خلاف ورزی کی۔

20-(94) = ہارون (علیہ السلام) نے کہا۔ اے میری ماں جائے۔ تم میری داڑھی مت پکڑو۔ اور نہ سر (کے بال) پکڑو۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا۔ کہ تم یہ کہنے لگو۔ کہ تم نے بنی اسرائیل کے درمیان میں تفریق ڈالدی۔ اور تم نے میری بات کی قدر نہیں کی۔

20-(95) =(پھر سامری کو مخاطب کیا) اے سامری تمہیں کیا ہو گیا تھا۔

20-(96) =اس سامری نے کہا۔ مجھ کو ایسی چیز نظر آئی تھی۔ جو اوروں کو نظر نہیں آئی تھی۔ پھر میں نے اس بھیجے ہوئے (خداوندی کی سواری) کے نقش قدم سے ایک مٹھی بھر لی اور بچھڑے کے اندر ڈالدی۔ اور میرے جی کو یہی بات پسند آئی۔

20-(97) = آپ (موسیٰ علیہ السلام) نے فرمایا۔ تو بس تیرے لئے اس (دنیاوی) زندگی میں یہ سزا ہے۔ کہ تو کہتا پھرے گا۔ کہ مجھ کو کوئی ہاتھ نہ لگانا۔ اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے۔ جو تجھ سے ٹلنے والا نہیں۔ (یعنی آخرت میں تمہیں عذاب ملے گا) اور تو اپنے اس معبود (بچھڑے) کو دیکھ۔ جس پر تو جما ہوا بیٹھا تھا۔ ہم اس کو جلا دیں گے۔ پھر اس (کی راکھ) کو دریا میں بکھیر کر بہا دیں گے۔

20-(98) = بس تمہارا حقیقی معبود تو صرف اللہ ہے۔ جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں وہ اپنے علم سے تمام چیزوں کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔

20-(80) = اے بنی اسرائیل بے شک ہم نے تم کو تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہارے ساتھ طور کی داہنی طرف سے وعدہ کیا۔ اور تم پر من وسلویٰ اتارا۔

45-الجاثیہ

45-(16) = اور بے شک ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی۔ اور ہم نے انہیں ستھری روزیاں دی۔ اور انہیں دنیا جہان والوں پر فضیلت بخشی۔

حضرت مریم علیہا السلام

ال عمران۔3

3-(35) = جب کہ عمران (پدر مریم) کی بیوی (حنا) نے (حالت حمل میں) عرض کیا۔ کہ اے میرے پروردگار۔ میں نے نذر مانی ہے۔ آپ کے لئے اس بچہ کی۔ جو میرے شکم میں ہے۔ اور وہ آزاد رکھا۔ سو۔ آپ مجھ سے (بعد ولادت) قبول کر لیجئے۔ بے شک آپ خوب سننے والے جاننے والے ہیں۔

3-(36) = پھر جب لڑکی جنی۔ تو کہنے لگیں کہ اے میرے ربّ میں نے تو حمل میں لڑکی جنی۔ حالانکہ خدا تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں۔ اس کو جو انہوں نے جنی اور وہ لڑکا (جو اس نے چاہا تھا) اس لڑکی کے برابر نہیں۔ اور میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا۔ اور میں اس کی اولاد کو آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ شیطان مردود سے۔

3-(37) = بس مریم کو ربّ نے بوجہ احسن قبول فرمایا اور عمدہ طور پر ان کو نشو ونما دیا۔ اور حضرت زکریا کو ان کا سرپرست بنایا۔ جب بھی حضرت زکریا ان کے پاس عمدہ مکان میں تشریف لاتے۔ تو ان کے پاس کچھ کھانے پینے کی چیزیں پاتے۔ اور یوں فرماتے کہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے حساب رزق دیتے ہیں۔

3-(45) = اس وقت کو یاد کرو۔ جب کہ فرشتوں نے یہ بھی کہا کہ اے مریم بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں۔ ایک کلمہ کی۔ جو منجانب اللہ ہوگا۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ باآبرو ہوگا۔ دنیا میں اور آخرت میں۔ اور منجملہ مقربین کے ہوگا۔

3-(46) = اور آدمیوں سے کلام کرے گا گہوارہ میں۔ اور بڑی عمر میں شائستہ لوگوں سے ہوگا۔

3-(47) = حضرت مریم بولیں۔ اے میرے پروردگار کس طرح ہوگا میرے کو بچہ۔ حالانکہ مجھ کو کسی مرد نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ویسے ہی ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو چاہیں پیدا کر دیتے ہیں کہ ہو جا۔ بس وہ چیز ہو جاتی ہے۔

3-(48) = اور اللہ تعالیٰ ان کو تعلیم فرمائیں گے کتابوں کی اور سمجھ کی باتوں کی۔ اور توریت اور انجیل کی۔

3-(49) = اور ان کو بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے۔ (پیغمبر بنا کر) کہ میں تم لوگوں کے پاس (اپنی نبوت پر) کافی دلیل لے کر آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں تم لوگوں کے لئے گارے سے ایسی شکل بناتا ہوں۔ جیسی پرندہ کی شکل ہوتی ہے۔ پھر اس کے اندر پھونک مار دیتا ہوں۔ جس سے وہ (جاندار) پرندہ بن جاتا ہے۔ خدا کے حکم سے اور میں اچھا کر دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو۔ اور برص (جذام) کے بیمار کو۔ اور زندہ کر دیتا ہوں مردوں کو۔ خدا کے حکم سے۔ اور میں تم کو بتلا دیتا ہوں جو کچھ اپنے گھروں میں کھا کر آتے ہو۔ اور جو کچھ رکھ آتے ہو۔ بلاشبہ ان میں (میری نبوت کی) کافی دلیل ہے۔ تم لوگوں کے لئے اگر تم ایمان لانا چاہو۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

مریم۔۱۹

19-(16) = اور (اے محمد ﷺ) اس کتاب میں مریم کا بھی ذکر کیجئے۔ جبکہ وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ ہو کر ایک ایسے مقام پر گئیں جو مشرق کی جانب میں تھا۔

19-(17) = پھر ان لوگوں کے سامنے سے انہوں نے پردہ ڈال لیا۔ پس ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتہ کو بھیجا۔ وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔

19-(18) = کہنے لگیں کہ میں تم سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو خدا ترس ہے (تو یہاں سے ہٹ جاوے گا)

19-(19) = فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں۔ تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔

19-(20) = وہ کہنے لگیں۔ میرے لڑکا کس طرح ہوگا۔ حالانکہ مجھ کو کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ اور نہ ہی میں بدکار ہوں۔

19-(21) = فرشتہ نے کہا۔ یونہی ہو جاوے گا۔ تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔ اور اس طور پر اس لئے پیدا کر دیں گے۔ تا کہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنا دیں۔ اور باعث رحمت بنائیں۔ اور یہ ایک طے شدہ بات تھی۔

19-(22) = پھر ان کے پیٹ میں لڑکا رہ گیا۔ پھر اس حمل کو لئے ہوئے کسی دور جگہ میں الگ چلی گئیں۔

19-(23) = پھر دردِزہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں۔ کہنے لگیں۔ کاش میں اس حالت میں ہونے سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور ایسی نیست ونابود ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔

19-(24) = پھر جرائیل نے ان کو نیچے سے پکارا کہ تم مغموم نہ ہو۔ تمہارے رب نے تمہارے نیچے چشمہ پیدا کردیا ہے۔

19-(25) = اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ۔ اس سے تم پر تروتازہ کھجوریں جھڑیں گی۔

19-(26) = پھر کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتے) دیکھو۔ تو کہہ دینا۔ میں نے تو اللہ کے واسطے روزہ کی منت مان رکھی ہے۔ سو۔ آج میں کسی سے بھی کوئی بات نہ بولوں گی۔

19-(27) = پھر وہ اس بچہ کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ لوگوں نے کہا۔ اے مریم۔ تم نے بڑے غضب کا کام کیا۔

19-(28) = اے ہارون (علیہ السلام) کی بہن۔ تمہارے باپ کوئی برے آدمی نہ تھے۔ اور نہ ہی تمہاری ماں بدکار تھی۔

19-(29) = پس مریم نے بچہ کی طرف اشارہ کیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں۔ جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے۔

19-(30) = اس پر وہ بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھ کو کتاب دی اور اس نے مجھ کو نبی بنایا۔

19-(31) = اور مجھ کو برکت والا بنایا۔ میں جہاں کہیں بھی ہوں۔ اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا۔ جب تک میں زندہ ہوں۔

19-(32) = اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا۔

19-(33) = اور مجھ پر سلام ہو۔ جس روز میں پیدا ہوا۔ اور جس روز مروں گا۔ اور جس روز زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا۔

19-(34) = یہ ہیں۔ عیسیٰ بن مریم۔ میں سچی بات کہہ رہا ہوں۔ جس میں یہ لوگ جھگڑ رہے ہیں۔

19-(35) = اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اولاد اختیار کرے۔ وہ پاک ہے۔ وہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے۔ تو بس اس کو کہہ دیتا ہے کہ ہوجا۔ سو۔ وہ ہوجاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سولی نہیں چڑھے

3-ال عمران

3-(54) = وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۔ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمَاكِرِيْنَ ۔

3-(54) = اور ان لوگوں نے خفیہ تدبیر کی (عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دینے کے لئے) اور اللہ تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر فرمائی اور اللہ تعالیٰ سب تدبیریں کرنے والوں سے اچھے ہیں۔ (یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک اور شخص کو

عیسیٰ علیہ السلام کی شکل کا بنادیا۔اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا اور ان کے ہم شکل کو سولی پر چڑھادیا گیا۔)

3-(55) = جب کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عیسیٰ بے شک میں تم کو موت دینے والا ہوں اور میں تم کو اپنی طرف اٹھائے لیتا ہوں اور تم کو ان لوگوں سے پاک کرنے والا ہوں۔جو لوگ منکر ہیں۔اور جو لوگ تمہارا کہنا ماننے والے ہیں۔ان کو غالب رکھنے والا ہوں۔ان لوگوں پر جو کہ منکر ہیں۔روز قیامت تک۔پھر میری طرف ہوگی سب کی واپسی سو۔میں تمہارے درمیان فیصلے کردوں گا۔ان امور میں جن میں تم آپس میں اختلاف کرتے تھے۔

تفسیر:

احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو موت اس وقت آئے گی جب قیامت کے زمانے سے پہلے یہ آسمان سے زمین پر اتریں گے اور تبلیغ کریں گے۔

4-النساء

4-(157) = اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو۔جو کہ رسول ہیں اللہ تعالیٰ کے قتل کردیا۔حالانکہ انہوں نے نہ ان کو قتل کیا اور نہ ہی ان کو سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو گیا۔اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں۔وہ غلط خیال میں ہیں۔ان کے پاس اس امر پر کوئی دلیل نہیں۔سوائے تخمینی باتوں پر عمل کرنے کے اور یقینی بات ہے کہ انہوں ان کو قتل نہیں کیا۔

4-(158) = بلکہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ تعالیٰ بڑے زبردست حکمت والے ہیں۔

قیامت

7-(187) =اور یہ لوگ قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔آپ فرمادیجئے۔کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے۔اس کے وقت پر اس کو وہی ظاہر کرے گا۔(یعنی واقع کردے گا۔اس وقت سب کو خبر ہوجائے گی) وہ بڑا حادثہ ہوگا آسمانوں اور زمین میں۔وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں۔جیسے کہ آپ اس کی تحقیق کرچکے ہیں۔(اور آپ کو پوری خبر ہے) آپ فرمادیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے۔لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔

16-(77) =اور اللہ ہی جانتا ہے۔پوشیدہ باتیں۔آسمانوں کی اور زمین کی۔اور قیامت کا معاملہ۔بس ایسا ہوگا۔جیسے آنکھ کا جھپکنا۔بلکہ اس سے بھی جلدی۔بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔

20-(102) =جس روز صور میں پھونک ماری جائے گی۔(اور اس سے مردے زندہ ہوجائیں گے) اور ہم اس روز مجرم (یعنی کافر۔منکر) لوگوں کو (میدان میں) جمع کریں گے کہ کرنجے ہوں گے۔(یعنی بدنمائیلی آنکھیں ہونگی۔جیسے اندھے کی)۔

20-(103) =وہ آپس میں آہستہ آہستہ کہیں گے۔ کہ تم (دنیا میں) صرف دس دن ہی رہے ہو۔
22-(1) =اے لوگو! رب سے ڈرو۔ یقیناً قیامت کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔
22-(2) =جس روز تم لوگ اس (زلزلہ) کو دیکھو گے۔ اس روز تمام دودھ پلانے والیاں (مارے ہیبت کے) اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جاویں گی۔ اور تمام حمل والیاں اپنا حمل (دن پورے ہونے سے پہلے ہی) گرادیں گی۔ اور (اے مخاطب) تجھ کو لوگ نشہ کی سی حالت میں دکھائی دیں گے۔ حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہونگے۔ اور لیکن اللہ کا عذاب ہے ہی سخت۔
23-(101) =پھر جب صور پھونکا جاویگا تو ان میں باہمی رشتے ناتے اس روز نہ رہیں گے۔ اور نہ کوئی کسی کا پوچھے گا۔
27-(82) =اور جب یہ بات ان پر آن پڑے گی۔ ہم زمین سے ان (منکروں) کے لئے ایک جانور نکالیں گے۔ جو لوگوں سے کلام کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔
27-(87) =اور جس دن صور میں پھونک ماری جاوے گی۔ جتنی چیزیں آسمان اور زمین میں ہیں۔ سب گھبرا جائیں گے۔ مگر جس کو خدا چاہے (وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہے گا) اور سب کے سب اسی کے سامنے دبے جھکے رہیں گے۔
27-(88) =اور تو جن پہاڑوں کو دیکھ رہا ہے۔ اور ان کے متعلق خیال کر رہا ہے کہ یہ (اپنی جگہ سے) جنبش نہ کریں گے۔ حالانکہ وہ بادلوں کی طرح اڑے اڑے پھریں گے۔ یہ خدا کا کام ہے۔ جس نے ہر چیز کو (مناسب انداز پر) مضبوط بنا رکھا ہے۔ یعنی یہ یقینی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب افعال کی پوری پوری خبر ہے۔
27-(89) =اور جو شخص نیکی لاوے گا۔ اس شخص کو اس سے بہتر (اجر) ملے گا۔ اور وہ لوگ گھبراہٹ سے اس روز امن میں رہیں گے۔
27-(90) =اور جو شخص بدی (یعنی کفر و شرک) لاوے گا۔ تو وہ اوندھے منہ آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (اور ان کو کہا جاوے گا کہ) تم کو ان ہی عملوں کی سزا دی جارہی ہے۔ جو تم (دنیا میں) کیا کرتے تھے۔
30-(13) =اور ان کے شریکوں (معبودوں) میں سے ان کا کوئی سفارشی نہ ہوگا۔ اور یہ لوگ اپنے شریکوں سے منکر ہو جائیں گے۔
30-(14) =اور جس روز قیامت ہوگی۔ اس روز سب آدمی جدا جدا ہو جاویں گے۔
30-(15) =یعنی جو لوگ ایمان لائے تھے۔ اور انہوں نے اچھے کام کئے تھے وہ تو باغ میں مسرور ہونگے (ان کی خاطر داری ہوگی)
30-(16) =اور جن لوگوں نے کفر کیا تھا۔ اور ہماری آیتوں کو۔ اور آخرت کے پیش آنے کو جھٹلایا تھا۔

وہ لوگ عذاب میں گرفتار ہونگے۔

34-(3) =اور یہ کافر کہتے ہیں کہ ہم پر قیامت نہ آوے گی۔آپ فرما دیجئے۔کہ کیوں نہیں قسم ہے اپنے پروردگار کی۔عالم الغیب کی۔وہ ضرور تم پر آوے گی۔اس (کے علم) سے کوئی ذرہ برابر بھی غائب نہیں۔نہ آسمانوں میں نہ زمین میں۔اور نہ کوئی چیز اس (مقدار مذکور) سے چھوٹی ہے اور نہ کوئی (اس سے) بڑی ہے۔مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے۔

34-(4) =تا کہ ان لوگوں کو صلہ دے۔جو ایمان لائے تھے۔اور نیک کام کئے تھے۔ایسے لوگوں کے لئے مغفرت اور (بہشت میں) عزت کی روزی ہے۔

34-(5) =اور جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے متعلق (ان کے ابطال کی) کوشش کی تھی۔ہرانے کے لئے۔ایسے لوگوں کے واسطے سختی کا دردناک عذاب ہوگا۔

39-(68) =(اور قیامت کے روز) صور میں پھونک ماری جائے گی۔سو تمام آسمانوں اور زمین والوں کے ہوش اڑ جائیں گے۔مگر جس کو خدا چاہے۔پھر اس (صور) میں دوبارہ پھونک ماری جاوے گی۔تو فوراً سب کے سب کھڑے ہو جاویں گے۔اور (چاروں طرف) دیکھنے لگیں گے۔

39-(69) =اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔اور (سب کا) نامہ اعمال (ہر ایک کے سامنے) رکھ دیا جائے گا۔اور پیغمبر اور گواہ حاضر کئے جائیں گے۔اور سب میں ٹھیک ٹھیک فیصلہ کیا جائے گا اور ان پر ذرا ظلم نہ ہوگا۔

39-(70) =اور ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔(یعنی جیسا کیا ہوگا۔ویسا ہی بھرنا پڑے گا) اور وہ سب کاموں کو خوب جانتا ہے۔

46-(3) =ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے۔حکمت کے ساتھ ایک معیاد معین کے لئے پیدا کیا۔(یعنی وہ معیاد قیامت ہے) اور جو لوگ کافر ہیں۔ان کو جس چیز سے ڈرایا جاتا ہے (یعنی قیامت کا عذاب) وہ اس سے بے رخی کرتے ہیں۔

جنت

2-5/62-69=یہ بات یقینی ہے کہ مسلمان اور یہودی اور عیسائی اور فرقہ صابئین (ان سب میں سے) جو شخص یقین رکھتا ہو۔اللہ پر اور روزِ قیامت پر اور نیک کام کرنے پر ایسوں کے لئے حق الخدمت بھی ہے ان کے پروردگار کے پاس اور (وہاں جا کر) کسی طرح کا اندیشہ بھی نہیں ان پر۔اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔(صابئین کا ترجمہ ستارہ پرست اور بے دین بھی کیا گیا ہے)۔

......☆......

بائبل/انجیل

بائبل: یہ یونانی زبان کے لفظ ببلیہ کا بدل ہے۔ جو عبرانی زبان کے لفظ سپیر کا ترجمہ ہے۔ اور اس کے معنی کتابیں ہیں۔ اس مقدس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ (۱) پرانا عہد نامہ۔ (۲) نیا عہد نامہ۔

(۱):۔ پرانا عہد نامہ: یہ انتالیس کتابوں کا مجموعہ ہے۔ جس میں توریت اور زبور کے حصے بھی شامل ہیں۔ اس کا زیادہ حصہ یونانی زبان میں الہام ہوا۔ اور لکھا گیا۔

(۲):۔ نیا عہد نامہ: یہ پیغمبروں کی ستائیس کتابوں کا مجموعہ ہے۔ یہ حصہ یونانی زبان میں الہام ہوا۔ اور اسی زبان میں لکھا گیا۔

انجیل: انجیل کے لفظی معنی اچھی خبر کے ہیں۔ اور یہ لفظ بائبل کے نئے عہد نامے کی پہلی چار کتابوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ جو مندرجہ ذیل ہے۔

(۱):۔ متی کی انجیل: (۲):۔ مرقس کی انجیل: (۳):۔ لوقا کی انجیل: (۴) یوحنا کی انجیل

بائبل کا تعارف

بائبل: یہ کتاب مقدس چھوٹی چھوٹی ۔66۔ کتابوں پر مشتمل ہے۔ جنہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ پہلے حصے کی ۔39۔ کتابوں کو پرانا عہد نامہ اور بعد کی ۔27۔ کتابوں کو نیا عہد نامہ کا نام دیا گیا ہے۔ جو قبل سن عیسوی (ق۔س۔ع) سے شروع کر کے کوئی ۔1600۔ سال سے زائد عرصے کے دوران لکھی گئی۔ اور عیسیٰؑ کے سو سال بعد ان کتابوں کو اکٹھا کر کے انہیں ایک کتاب کی شکل دی گئی۔

یہ کتابیں اتنے عرصے کے دوران تقریباً ۔40۔ مختلف آدمیوں نے لکھی تھیں اور ان لکھنے والوں نے اسے خدا کے الہام سے لکھا تھا۔ انہوں نے اپنے ذاتی نہیں بلکہ خدا کے خیالات کو قلمبند کیا تھا۔ اس لئے زمین کا کوئی انسان نہیں بلکہ آسمان پر خدا اس مقدس کتاب بائبل کا مصنف ہے۔

بائبل لکھنے والوں کا ایک دوسرے سے نہ کوئی تعلق تھا اور نہ ہی کوئی رابطہ تھا۔ اور نہ ہی ان کو اس بات کا کوئی علم تھا کہ یہ چھوٹی چھوٹی ۔66۔ کتابیں اکٹھی کر کے انہیں ایک کتاب کی شکل دے دی جائے گی۔ یہ لکھنے والے مختلف ملکوں اور مختلف جگہوں میں رہتے تھے۔

2۔ تمتھیس ۔3۔16: ہر صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے۔ تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کیلئے فائدہ مند بھی ہے۔ (17) تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کیلئے بالکل تیار ہو جائے۔

2۔ پطرس ۔1۔20: اور پہلے یہ جان لو۔ کہ کتاب مقدس کی کسی نبوت کی بات کا مفہوم نکالنا کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔

21: کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب سے خدا کی طرف سے بولتے تھے۔

ترجمہ بائبل

بائبل جو کہ عبرانی اور یونانی زبان میں میسر تھی کا سب سے پہلا انگریزی ترجمہ آج سے تقریباً پانچ سو سال پہلے ایک پادری ولیم ٹن ڈیل نے کر کے انگریزی زبان میں بائبل چھپوائی تاکہ انگریزی زبان والے اس متبرک کتاب کا مفہوم سمجھیں۔ جس کی عیسائی علماء نے سخت مخالفت کی اور لنڈن کے بڑے پادری تھیو بروٹن سٹال نے ان تمام کتابوں کو جلانے کا حکم جاری کر دیا جو مئی 1530ء کو سینٹ پال چرچ لنڈن کے صحن میں جلا دی گئیں۔ ولیم ٹن ڈیل ڈر کے مارے بھاگ کر برسلز کے نزد ایک شہر عینٹ ورپ میں چلا گیا۔ جہاں اس نے انگریز تاجروں کے پاس پناہ لے لی۔ لیکن عیسائی علماء کے ایک آدمی ہنری فلپس نے چالاکی کی بنا پر اس کے ساتھ دوستی گانٹھی اور اسے اعتماد میں لے کر اکتوبر ۱۵۳۶ء میں جان ہی سے مار ڈالوایا اس وقت اس کی عمر 42 سال تھی۔ پھر لاش کو اسی شہر کے چوک میں کھلِ عام جلایا گیا اور یہ کرنے کے کافی عرصہ بعد عیسائی علماء کو احساس ہوا کہ بائبل کا ترجمہ کتنا اہم تھا۔ آج کے زمانے میں اس مقدس کتاب کا ترجمہ تقریباً 1600 زبانوں میں دستیاب ہے۔

مقدس کتاب کے الفاظ میں ردوبدل

خدا کی ذات پاک ایسا کرنے کی اجازت کبھی نہیں دیتی۔ بائبل میں یہاں الفاظ میں کہا گیا ہے۔

یسعیاہ۔40۔8: ہاں گھاس مرجھاتی ہے۔ پھول کملاتا ہے۔ لیکن ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم ہے۔

مکاشفہ۔22۔18: میں ہر آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں سے کچھ بڑھائے تو خدا اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کرے گا۔

19: اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالے گا۔

شیطان۔ ابلیس

ابلیس جسے شیطان بھی کہا جاتا ہے یہ خدا کی پیدا کردہ وہ روح ہے۔ جو آسمان میں خدا کے ساتھ ایک کامل اور مقرب فرشتہ تھا تاہم بعد ازاں اس نے خود کو بہت کچھ سمجھنا شروع کر دیا اور اس پرستش کی خواہش کی۔ جس کا صرف خدا ہی جائز طور پر حق رکھتا ہے۔ سو۔ وہ اپنے ہی خالق واحد کی عبادت کرنے

والوں کی مخالفت کرنے پر الجھ آیا۔ اسے شیطان کا نام اس لئے دیا گیا۔ کہ اس نے خداءِ واحد کا مقابلہ اور مخالفت شروع کر دی تھی شیطان کو ابلیس کا نام بھی دیا گیا ہے۔ اور اسے سانپ اور اژدھا کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس نے باغ عدن میں حوا کو دھوکا دینے کے لئے سانپ کا استعمال کیا تھا۔ اور اسی بنا پر سانپ کو فریبی اور دھوکا باز کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

ہمیں یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ واقعی کسی ایسی روح کا کوئی وجود ہے بھی یا نہیں۔

اس کے ہونے کے ثبوت کا سب سے بڑا ذریعہ بائبل ہے۔ اس میں اس کا۔52۔ دفعہ شیطان کے نام سے اور۔33۔ دفعہ ابلیس کے نام سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں اس کے دیکھے جانے کا بھی ذکر ہے۔ اس کو کس نے دیکھا تھا؟ یسوع نے۔ جو زمین پر آنے سے پہلے آسمانوں میں رہتے تھے۔ انہوں نے اس کا بار بار ذکر کیا تھا۔ مثلاً لوقا۔ 18:10 اس نے کہا کہ میں نے شیطان کو بجلی کی طرح آسمان سے گرتے دیکھا۔

شیطان کہاں سے آیا

خداءِ واحد کا ہر کام بغیر کسی نقص کے ہے اور اس کا کوئی ایسا کام نہیں جو غلط ہو۔ سو۔ اس نے کوئی ایسی چیز پیدا نہیں کی۔ جو بُری ہو۔

استثنا۔32۔4: اور وہ وہی چٹان ہے۔ (یعنی خدا) اس کی صنعت کامل ہے۔ کیونکہ اس کی سب راہیں انصاف کی ہیں۔ وہ وفادار خدا اور بدی سے مبرّا ہے۔ وہ منصف اور برحق ہے۔

زبور۔5۔4: کیونکہ تو ایسا خدا نہیں جو شرارت سے خوش ہو۔ بدی تیرے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ 5: گھمنڈی تیرے حضور کھڑے نہ ہوں گے۔ تجھے سب بدکرداروں سے نفرت ہے۔

جو شیطان بن گیا تھا۔ وہ شروع میں بلا عیب و نقص خدا کا چاہتا تھا۔ جیسے یہ کہا گیا ہے کہ ابلیس حق و سچ پر قائم نہ رہا۔ اس کا اشارہ یسوع مسیح نے یوحنا۔8۔44: میں کیا ہے کہ تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے۔ اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی ہے ہی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ خدا نے جتنی سمجھ رکھنے والی چیزیں بنائیں۔ ان سب میں سے یہ روح آزادی پسند نکلی۔ اس نے اپنی آزادی سے ناجائز فائدہ لیا اور اپنے دل میں اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھنے کے احساسات پیدا کر لئے اور وہ عبادت جو صرف خدا کے لائق تھی۔ چاہا کہ اس کی کی جائے اور آدم اور حوا کو ورغلایا۔ کہ وہ بجائے خدا کی سننے کے اس کی سنیں اور اسی عمل کی وجہ سے اس نے اپنے آپ کو شیطان بنا لیا۔ جس کا مطلب مخالفت کرنے کا ہے۔

یعقوب۔1۔14: ہاں ہر شخص اپنی ہی خواہشوں میں کھینچ کر اور پھنس کر آزمایا جاتا ہے۔15: پھر خواہش حاملہ ہو کر گناہ کو جنم دیتی ہے اور گناہ جب بڑھ چکا تو موت پیدا کرتا ہے۔ (یعنی انسان راہِ راست سے ہٹ جاتا ہے)۔

شیطان جب آسمانوں میں تھا تو وہ لُوسیفر کہلاتا تھا۔ جس کے لاطینی زبان میں معنی چمکتے ستارہ کے ہیں اور خدا نے آسمانوں میں جتنی مخلوق بنائی تھی۔ وہ سب سے زیادہ خوبصورت تھا۔ وہ خدا کے تحت غالباً حکمران شہزادے کی حیثیت رکھتا تھا تو اس نے اپنے ہی خالق کے خلاف بغاوت کر دی۔

خدا نے لُوسیفر اور باقی جتنے فرشتے پیدا کئے تھے۔ وہ صرف اپنی تسبیح کروانے کے لئے کئے تھے۔ لیکن بجائے اس کے کہ وہ خدا کی عبادت کرتا رہے۔ اس کے دل میں آسمانوں اور دوسری مخلوق پر حکمرانی کرنے کی خواہش پیدا ہو گئی اور وہ ہر چیز پر اختیار چاہتا تھا۔

مکاشفہ۔12:(7): پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ مائیکل اور اس کے فرشتے اژدھا سے لڑنے کو نکلے اور اژدھا اور اس کے فرشتے ان سے لڑے۔ (8) لیکن غالب نہ آئے۔ اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی۔ (9) اور وہ بڑا اژدھا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ زمین پر گرا دیا گیا۔ اور اس کے ساتھی فرشتے بھی اس کے ساتھ گرا دیئے گئے۔ (10) پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز سنی کہ اب ہمارے خدا کی نجات اور قدرت اور بادشاہی اور اس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا۔ کیونکہ ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والا جو دن رات ہمارے خدا کے آگے ان پر الزام لگایا کرتا ہے۔ گرا دیا گیا۔

یسعیاہ۔14۔(12): اے صبح کے روشن ستارے تو کیونکر آسمان سے گر پڑا۔ اے قوموں کو پست کرنے والے تو کیونکر زمین پر پٹکا گیا۔ (13) تو تو اپنے دل میں کہتا تھا۔ میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا۔ میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بھی اونچا کروں گا۔ اور میں شمالی اطراف میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا۔ (14): میں بادلوں سے بھی اوپر چڑھ جاؤں گا۔ میں خدا کی مانند ہوں گا۔ (15) لیکن تو تو جہنم کے گڑھے کی تہہ میں اتارا جائے گا۔

یسوع کے آنیکی پیش گوئی

یسعیاہ9:(6): (یسعیاہ نبی کی پیش گوئی): اس لئے ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا اور سلطنت اس کے کندھے پر ہوگی۔ اور اس کا نام عجیب مشیر۔ خدائی قادر ابدیت کا باپ سلامتی کا شہزادہ ہوگا۔ (7): اس کی سلطنت کے اقبال اور سلامتی کی کچھ انتہا نہ ہوگی۔ وہ داؤد کے تخت اور اس کی مملکت پر آج سے ابد تک حکمران رہیگا اور عدالت اور صداقت سے اسے قیام بخشے گا۔ رب الافواج کی غیوری یہ کرے گی۔

یوحنا 1۔(6) ایک آدمی یوحنا نام کا آموجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔(7) یہ گواہی کے لئے اس لئے آیا کہ نور کی گواہی دے تا کہ سب اس کے وسیلہ سے ایمان لائیں۔(8) وہ خود تو نور نہ تھا۔ مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔(9) حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔(10) وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔(11) وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا۔(15) یوحنا نے اس کی بابت گواہی دی اور پکار کر کہا کہ یہ وہی ہے جس کا میں نے ذکر کیا کہ جو میرے بعد آتا ہے۔ وہ مجھ سے مقدم ٹھہرا کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔(16) کیونکہ اس کی معموری میں سے ہم سب نے فضل پر فضل پایا۔(17) اس لئے کہ شریعت تو موسیٰ کی طرف سے دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح کی معرفت پہنچی۔(19) اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ تو کون ہے۔(25) انہوں نے اس سے سوال کیا کہ اگر تو نہ مسیح ہے۔ نہ ایلیاہ نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے۔(29) دوسرے دن اس نے یسوع کو اپنی طرف آتے دیکھ کر کہا دیکھو یہ خدا کا برہ ہے۔ جو دنیا کا گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔(30) یہ وہی ہے جس کی بابت میں نے کہا تھا کہ ایک شخص میرے بعد آتا ہے جو مجھ سے مقدم ٹھہرا ہے کیونکہ وہ مجھ سے پہلے تھا۔(31) اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا مگر اس لئے پانی سے بپتسمہ دیتے ہوئے آیا کہ وہ اسرائیل پر ظاہر ہو جائے۔(32) اور یوحنا نے گواہی دی کہ میں نے روح کو کبوتر کی طرح آسمان سے اترتے دیکھا ہے اور وہ اس پر ٹھہر گیا۔(33) اور میں تو اسے پہچانتا نہ تھا۔ مگر جس نے مجھے پانی سے بپتسمہ دینے کو بھیجا۔ اسی نے مجھ سے کہا کہ جس پر تو روح کو اترتے اور ٹھہرتے دیکھے۔ وہی روح القدس سے بپتسمہ دینے والا ہے۔(34) چنانچہ میں نے دیکھا اور گواہی دی ہے کہ یہ خدا کا بیٹا ہے۔(45) فلپس نے نوتن ایل سے کہا کہ جس کا ذکر موسیٰ نے توریت میں کیا ہے۔ اور دوسرے نبیوں نے کیا ہے۔ وہ ہم کو مل گیا ہے۔ وہ یوسف کا بیٹا یسوع ناصری ہے۔(یعنی عیسیٰ)

یوحنا: ب 5۔

(45): یہ نہ سمجھو کہ میں باپ سے تمہاری شکایت کروں گا۔ تمہاری شکایت کرنے والا تو ہے۔ یعنی موسیٰ جس پر تم نے امید لگا رکھی ہے۔(46) کیونکہ اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔(توریت میں)

7-(37): پھر عید کے آخری دن جو خاص دن ہے۔ یسوع کھڑا ہوا اور پکار کر کہا اگر کوئی پیاسا ہے تو میرے پاس آ کر پیئے۔(38): جو مجھ پر ایمان لائے گا۔ اس کے اندر سے جیسا کہ کتاب مقدس میں آیا ہے۔ زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔(39): اس نے یہ بات اس روح کی بابت کہی۔ جسے وہ پانے کو تھے جو اس پر ایمان لائے کیونکہ روح اب تک نازل نہ ہوا تھا۔ اس لئے کہ یسوع ابھی اپنے

جلال کو نہ پہنچا تھا۔(40) پس بھیڑ میں سے بعض نے یہ باتیں سن کر کہا بے شک یہ وہی نبی ہے۔(41): اوروں نے کہا یہ مسیح ہے اور بعض نے کہا کیوں۔ کیا یہ مسیح گلیل سے آئے گا۔(42): کیا یہ کتاب مقدس میں نہیں آیا کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم کے گاؤں سے آئے گا۔ جہاں کا داؤد تھا۔(43): پس لوگوں میں اس کے سبب اختلاف ہوا۔

مرقس:1-(1): یسوع مسیح ابن خدا کی خوش خبری کا شروع۔(2): جیسا کہ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہے کہ دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیجتا ہوں۔ جو تیری راہ تیار کرے گا۔(3): بیابان میں پکارنے والے کی آواز آتی ہے کہ خداوند کی راہ تیار کرو۔ اس کے راستے سیدھے بناؤ۔(4): یوحنا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دیتا اور گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے بپتسمہ کی منادی کرتا۔(5): اور یہودیہ کے ملک کے سب لوگ اور یروشلم کے سب رہنے والے نکل کر اس کے پاس گئے اور انہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور اس سے دریائے اردن میں بپتسمہ لیا۔(6): اور یوحنا اونٹ کے بالوں کا لباس اور چمڑے کا پٹکا اپنی کمر سے باندھے رہتا اور ٹڈیاں اور جنگلی شہد کھاتا تھا۔(7): اور یہ منادی کرتا تھا کہ میرے بعد وہ شخص آنے والا ہے جو مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ جھک کر اس کی جوتیوں کا تسمہ کھولوں۔(8): میں نے تو تم کو پانی سے بپتسمہ دیا۔ مگر وہ تم کو روح القدس سے بپتسمہ دے گا۔(9): ان دنوں ایسا ہوا کہ یسوع نے گلیل کے ناصرہ سے آکر اردن میں یوحنا سے بپتسمہ لیا۔(10): اور جب وہ پانی سے نکل کر باہر آیا تو فی الفور اس نے آسمان کو پھٹتے دیکھا اور روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر اترتے دیکھا۔(11): اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ پر میں خوش ہوں۔

رسولوں کے اعمال

7-(37): یہ وہی موسیٰ تھا۔ جس نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔

عیسیٰ کی پیدائش

لوقا۔1-(26): چھٹے مہینے میں جبرائیل فرشتہ خدا کی طرف سے گلیل کے ایک شہر میں جس کا نام ناصرہ تھا۔ ایک کنواری کے پاس بھیجا گیا۔(27): جس کی منگنی داؤد کے گھرانے کے ایک مرد یوسف نام سے ہوئی تھی اور اس کنواری کا نام مریم تھا۔(28): اور فرشتہ نے اس کے پاس اندر آکر کہا۔ سلام تجھ کو جس پر فضل ہوا ہے۔ خداوند تیرے ساتھ ہے۔(29): وہ اس کلام سے بہت گھبرا گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسا سلام ہے۔(30) :فرشتہ نے اس سے کہا۔ اے مریم خوف نہ کر۔ کیونکہ خدا کی طرف سے تجھ پر فضل ہوا ہے۔(31): اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام یسوع رکھنا۔(32): وہ بزرگ

ہوگا۔اور خدا تعالٰی کا بیٹا کہلائے گا اور خداوند اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔(33):اور وہ یعقوب کے گھرانے پر ابد تک بادشاہی کرے گا اور اس کی بادشاہی کا آخر نہ ہوگا۔(34):مریم نے فرشتہ سے کہا۔یہ کیونکر ہوگا جبکہ میں مرد کو نہیں جانتی۔(35):اور فرشتہ نے جواب میں اس سے کہا کہ روح القدس تجھ پر نازل ہوگا اور خدا تعالٰی کی قدرت تجھ پر سایہ ڈالے گی۔اور اس سبب سے وہ مولود مقدس خدا کا بیٹا کہلائے گا۔

متی:1-(17):عیسٰیؑ۔حضرت ابراہیمؑ کی بیالسویں پشت میں سے تھے۔اور داؤدؑ کی اٹھائیسویں پشت سے۔

(18):عیسٰیؑ کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی۔یوسف کے ساتھ ہوئی۔تو ان کے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوگئی۔(19):پس اس کے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا۔اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔(20):وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دے کر کہا۔اے یوسف ابن داؤد (یاد رہے یہ یوسفؑ بن یعقوب بن اسحاق نہیں) اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر۔کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے۔وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔(21):اس کے بیٹا ہوگا اور تو اس کا نام یسوع رکھنا۔کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو گناہوں سے نجات دے گا۔(22):یہ سب کچھ اس لئے ہوا۔کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا۔وہ پورا ہو کہ (23):دیکھو۔ایک کنواری حاملہ ہوگی۔اور بیٹا جنے گی۔اور اس کا نام عمانوایل رکھیں گے۔جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔(24):پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا۔جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی ہونے والی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔(25):اور اس کے بیٹا ہونے تک اس نے مریم کو چھوا تک نہ تھا اور بیٹے کا نام یسوع رکھا۔

ہیرودیس بادشاہ کو خوف

متی:2-(1):جب یسوع۔ہیرودیس بادشاہ کے زمانہ میں یہودیہ کے بیت لحم میں پیدا ہوا تو کئی مجوسی پورب سے یروشلم میں یہ کہتے ہوئے آئے کہ (2):یہودیوں کا جو بادشاہ پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے؟ کیونکہ پورب میں اس کا ستارہ دیکھ کر ہم اسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔(3):یہ سن کر ہیرودیس بادشاہ اور اس کے ساتھ یروشلم کے سب لوگ گھبرا گئے۔(4):اور اس نے قوم کے سب سردار کاہنوں اور فقیہوں کو جمع کر کے ان سے پوچھا کہ مسیح کی پیدائش کہاں ہوئی ہوگی۔(5):انہوں نے اس سے کہا۔یہودیہ کے بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں لکھا گیا ہے کہ (6):اے بیت لحم یہوداہ کے علاقے۔تو یہوداہ کے حاکموں میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں۔کیونکہ تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا۔جو میری امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔(7)اس پر ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر ان سے تحقیق کی۔کہ وہ ستارہ کس

وقت دکھائی دیا تھا۔(8):اور یہ کہہ کر انہیں بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو۔اور جب وہ ملے تو مجھے خبر دو۔تا کہ میں بھی جا کر اسے سجدہ کروں۔(9):وہ بادشاہ کی بات سن کر روانہ ہوئے اور دیکھو جو ستارہ انہوں نے پورب میں دیکھا تھا وہ ان کے آگے آگے چلا۔یہاں تک کہ اس جگہ کے اوپر جا کر ٹھہر گیا جہاں وہ بچہ تھا۔(10):وہ ستارے کے ٹھہرنے کو دیکھ کر نہایت خوش ہوئے۔(11):اور اس کے گھر پہنچ کر اس کی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اس کے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھول کر سونا اور لبان اور مُر اسکو نذر کیا۔(12):اور ہیرودیس کے پاس پھر نہ جانے کی ہدایت خواب میں پا کر دوسری راہ سے اپنے ملک کو روانہ ہوئے۔(13) :جب وہ روانہ ہوئے۔تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا۔اٹھ۔بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر کو بھاگ جا۔اور جب تک کہ میں تجھ سے نہ کہوں وہیں رہنا۔کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے میں ہے تا کہ اسے ہلاک کرے۔(14):پس وہ اٹھا اور رات کے وقت بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر مصر روانہ ہو گیا۔(15):اور ہیرودیس کے مرنے تک وہیں رہا تا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا۔وہ پورا ہو کہ مصر میں سے میں نے اپنے بیٹے کو بلایا۔(16):جب ہیرودیس نے دیکھا کہ مجوسیوں نے میرے ساتھ مذاق کیا۔تو اس کا غصہ بھڑکا اور آدمی بھیج کر بیت لحم اور اس کی سب سرحدوں کے اندر کے ان سب لڑکوں کو قتل کروا دیا۔جو دو۔دو۔برس کے یا اس سے چھوٹے تھے۔اس وقت کے حساب سے جو اس نے مجوسیوں سے تحقیق کی تھی۔(17):اس وقت وہ بات پوری ہوئی جو یرمیاہ نبی کے معرفت کہی گئی تھی کہ (18):رامہ میں آواز سنائی دی رونا اور بڑا ماتم۔راخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے۔اور تسلی قبول نہیں کرتی۔اس لئے کہ وہ نہیں ہیں۔(19):جب ہیرودیس مر گیا۔تو دیکھو خداوند کے فرشتہ نے مصر میں یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا کہ (20):اٹھ۔اس بچے اور اس کی ماں کو لے کر اسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔(21):پس وہ اٹھا اور بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لے کر اسرائیل کے ملک میں آ گیا۔(22):مگر جب سنا کہ ارخلاؤس اپنے باپ ہیرودیس کی جگہ یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے۔تو وہاں جانے سے ڈرا۔اور خواب میں ہدایت پا کر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہو گیا۔(23):اور ناصرہ نام کے ایک شہر میں جا بسا۔تا کہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا۔وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔

یسوع اللہ کے رسول

مرقس: 1-(9):اور ان دنوں ایسا ہوا کہ یسوع نے گلیل کے ناصرہ سے آ کر اردن میں یوحنا سے بپتسمہ لیا۔(10):اور یونہی وہ پانی سے نکل کر باہر آیا تو فی الفور اس نے آسمان کو پھٹتے اور روح کو کبوتر کی

مانند اپنے اوپر اترتے دیکھا۔1-(11):اور آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے۔ تجھ سے میں خوش ہوں۔

1-(12):اور فی الفور روح نے اسے بیابان میں بھیج دیا۔(13):اور وہ بیابان میں چالیس دن تک شیطان سے آزمایا گیا اور جنگلی جانوروں کے ساتھ رہا اور فرشتے اس کی خدمت کرتے رہے۔

1-(14):پھر یوحنا کے پکڑوائے جانے کے بعد یسوع نے گلیل میں آکر خدا کی خوش خبری کی منادی کی۔(15):اور کہا کہ وقت آگیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ گناہوں سے توبہ کرو اور خوش خبری پر ایمان لاؤ۔

1-(16):اور یسوع نے گلیل کی جھیل کے کنارے جاتے ہوئے شمعون اور شمعون کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا۔ کیونکہ وہ ماہی گیر تھے۔(17):اور یسوع نے ان سے کہا۔ میرے پیچھے چلے آؤ۔ میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔(18):وہ فی الفور جال چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔

1-(19):اور تھوڑی دیر بعد اس نے زبدی کے بیٹے یعقوب اور اس کے بھائی یوحنا کو کشتی پر جالوں کی مرمت کرتے دیکھا۔(20):اس نے فی الفور ان کو بلایا اور وہ اپنے باپ زبدی کو کشتی پر مزدوروں کے ساتھ چھوڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔

بغیر سیکھے علم

مرقس:1-(21):پھر یسوع اور اس کے چیلے کفر نحوم میں داخل ہوئے۔ اور فی الفور سبت کے دن عبادت خانہ میں جا کر تعلیم دینے لگا۔(22):اور لوگ اس کی تعلیم سے حیران ہوئے۔ کیونکہ وہ ان فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔

یوحنا:7-(14):اور جب عید کے آدھے دن گذر گئے۔ تو یسوع ہیکل میں جا کر تعلیم دینے لگا۔(15): پس یہودیوں نے تعجب کر کے کہا کہ اس کو بغیر پڑھے اتنا علم کیسے آگیا۔(16):یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ اس کی ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔(17):اگر کوئی اس کی مرضی پر چلنا چاہے۔ تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ یا کہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔

یوحنا:14-(23):یسوع نے کہا کہ اگر کوئی مجھ سے محبت رکھے۔ تو وہ میرے کلام پر عمل کرے گا اور میرا باپ اس سے محبت رکھے گا۔ اور ہم اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ساتھ سکونت کریں گے۔

14-(24):جو مجھ سے محبت نہیں رکھتا۔ وہ میرے کلام پر عمل نہیں کرتا اور جو کلام تم سنتے ہو۔ وہ میرا نہیں بلکہ باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔

یسوع مسیح کا نور ہونا

یوحنا:8-(12): یسوع نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کرے گا۔ وہ اندھیرے میں نہ چلے گا۔ بلکہ زندگی کا نور پائے گا۔

تفسیر:

میں دنیا کا نور ہوں یعنی میں دنیا کو خدا کے بتائے ہوئے سیدھے رستے دکھانے آیا ہوں کہ ان راستوں پر چلو۔ اور جو میری پیروی کرے گا اور مجھ سے محبت رکھے گا۔ یعنی میرے بتائے ہوئے راستوں اور اصولوں کو اپنائے گا۔ وہ اندھیرے میں نہ رہے گا۔ یعنی کہ غلط کام نہ کرے گا۔

9-(5): جب تک میں دنیا میں ہوں۔ دنیا کا نور ہوں۔

12-(46): میں نور ہو کر دنیا میں آیا ہوں تاکہ جو کوئی مجھ پر ایمان لائے اندھیرے میں نہ رہے۔

3-(16): خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا دنیا کو بخش دیا۔ کہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے (17) کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لیے نہ بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا اس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ (18) اور جو اس پر ایمان لاتا ہے۔ اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ لیکن جو اس پر ایمان نہیں لاتا۔ اس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے پر ایمان نہیں لایا۔

3-(19): اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نور دنیا میں آیا ہے اور آدمیوں نے تاریکی کو نور سے زیادہ پسند کیا اس لئے کہ ان کے کام برے تھے۔

یسوع مسیح آدم زاد

یسوع مسیح بالکل آدم زاد تھا لیکن وہ دوسرے لوگوں کی طرح آدم زاد نہ تھا۔ وہ اس سے پہلے اپنی گذشتہ زندگی میں ایک روح کی حیثیت سے تھا اور آسمان میں کلام کے لفظ سے جانا جاتا تھا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر اس کی زندگی حضرت مریم کے جسم میں منتقل کر دی۔

یوحنا1-(1): ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔ (2): یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔

(14): اور کلام مجسم ہوا۔ اور ہمارے درمیان رہا۔

یوحنا۔5-24: میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا ہے۔ وہ میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے۔ ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا ہے۔ (25) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت ابھی آ گیا ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں

گے۔اور جو سنیں گے وہ جئیں گے۔(26): کیونکہ جس طرح باپ زندگی رکھتا ہے۔اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی یہ بخشا ہے کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔(27): بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا ہے۔اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔

تفسیر:

یہاں پر مردے کا مطلب ایسے لوگ ہیں۔جو راہ راست پر نہیں ہیں اور موت سے نکل کر زندگی میں داخل میں ہونے سے مطلب غلط راستے کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے رستے پر چلنے کا ہے۔

یسوعؑ نے یہاں پر اپنے آپ کو آدم زاد کہا ہے۔

مرقس کی انجیل:

2:(3): لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر اٹھا کر یسوع کے پاس لائے۔(5) یسوع نے ان کا ایمان دیکھ کر اسے کہا۔بیٹا تیرے گناہ معاف ہوئے۔(12) میں تجھ سے کہتا ہوں۔اٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر اپنے گھر چلا جا۔(6) مگر وہاں بعض علماء بھی بیٹھے تھے۔(7) انہوں نے کہا یہ ایسا کیوں کہتا ہے۔ایسا کہنا کفر ہے خدا کے سوا اور کوئی گناہ نہیں معاف کر سکتا۔(10) یسوع نے کہا یہ میں نے اس لئے کہا کہ تم جانو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے۔

خدا باپ کیا ہے

یوحنا:6-(40): (جب یسوع نے یہودیوں سے کہا۔کہ) میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے۔اور اس پر ایمان لائے۔ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔ (41) یہودی اس پر بڑبڑانے لگے اس لئے کہ اس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ میں ہوں۔(42) اور انہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں۔جس کے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں۔ اب یہ کیونکر کہتا ہے۔کہ میں آسمان سے اترا ہوں۔(43) یسوع نے جواب میں ان سے کہا۔آپس میں نہ بڑبڑاؤ۔(44) کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اسے کھینچ نہ لے اور میں اسے آخری دن پھر زندہ کروں گا۔

یوحنا:10-(24) پس یہودیوں نے اس کے گرد جمع ہو کر کہا تو کب تک ہمارے دل کو ڈانواڈول رکھے گا؟ کہ اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔(25) یسوع نے کہا کہ میں نے تو تم سے کہہ دیا۔مگر تم یقین نہیں کرتے۔جو کام میں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں۔وہ کام ہی میرے گواہ ہیں۔(30) میں اور باپ ایک ہی ہیں۔(31) اس پر یہودیوں نے اسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اٹھائے۔(32) یسوع نے جواب دیا کہ میں نے تم کو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں

ان میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو۔(33) یہودیوں نے کہا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں کیونکہ اس لئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔(34) یسوع نے انہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو؟(35) جب کہ اس نے انہیں خدا کہا جن کے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔(36) آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے بھیجا ہے دنیا میں اسے کہتے ہو کہ کفر بکتا ہے اس لئے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔

8-(41) یسوع نے یہودیوں سے کہا۔ تم اپنے باپ ابلیس کے سے کام کرتے ہو انہوں نے جواب میں اس سے کہا ہم حرام سے پیدا نہیں ہوئے۔ ہمارا ایک باپ ہے۔ یعنی خدا۔(42) یسوع نے ان سے کہا اگر خدا تمہارا باپ ہوتا۔ تو تم مجھ سے محبت رکھتے۔ اس لئے کہ میں خدا میں سے نکلا اور آیا ہوں کیونکہ میں آپ سے نہیں آیا۔ بلکہ اسی نے مجھے بھیجا۔(43) تم میری باتیں کیوں نہیں سمجھتے۔؟۔ اس لئے کہ میرا کلام سن نہیں سکتے۔(44) تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی تو ہے ہی نہیں۔ جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی سی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے۔ بلکہ جھوٹ کا باپ ہے۔(45) لیکن میں جو سچ بولتا ہوں۔ اس لئے تم میرا یقین نہیں کرتے۔(54) یسوع نے کہا۔ اگر میں اپنی بڑائی کروں تو میری بڑائی کچھ نہیں۔ میری بڑائی تو میرا باپ کرتا ہے جسے تم کہتے ہو۔ ہمارا خدا ہے۔

خدا واحد

یوحنا۔17-(1): یسوع نے مصلوب ہوتے وقت اپنی آنکھیں آسمان کی طرف اٹھا کر کہا کہ اے باپ۔ وہ گھڑی آپہنچی۔ اپنے بیٹے کا جلال ظاہر کرتا کہ بیٹا تیرا جلال ظاہر کرے۔(2) تو نے اسے ہر بشر پر اختیار دیا ہے تا کہ جنہیں تو نے میرے حوالے کیا ہے ان سب کو ہمیشہ کی زندگی دے۔(3) اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدا واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے۔ جانیں۔

پیدائش: 4-(26): جب آدم کے تیسرے بیٹے سیت کے ہاں بیٹا پیدا ہوا۔ جس کا نام اس نے انوس رکھا۔ اس وقت سے لوگ یہوواہ کا نام لے کر دعا کرنے لگے۔ (سو۔ اللہ کا پہلا نام یہوواہ ٹھہرا)

ا۔ کرنتھیوں: 8-(4): بتوں کی قربانیوں کے گوشت کھانے کی نسبت ہم جانتے ہیں کہ بت دنیا میں کوئی چیز نہیں اور سوائے ایک کے کوئی خدا نہیں۔(5): اگرچہ آسمان وزمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں۔(6): لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے۔ یعنی باپ جس کی طرف سے سب چیزیں ہیں اور ہم اسی کے لئے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے۔ یعنی یسوع مسیح جس کے وسیلہ سے سب چیزیں موجود ہوئیں اور

ہم بھی اسی کے وسیلہ سے ہیں۔ (7): لیکن سب کو یہ علم نہیں بلکہ بعض کو اب تک بت پرستی کی عادت ہے۔ اس لئے اس گوشت کو بت کی قربانی جان کر کھاتے ہیں اور ان کا دل چونکہ کمزور ہے آلودہ ہو جاتا ہے۔

مکاشفہ 4-(11): اے ہمارے خداوند اور خدا تو ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہے کیونکہ تو ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور وہ تیری ہی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔

یسعیاہ۔45-(18): کیونکہ خداوند جس نے آسمان پیدا کئے وہی خدا ہے۔ اسی نے زمین تیار کی اور بنائی اسی نے اسے قائم کیا اس نے اسے خالی (اور بے فائدہ) رکھنے کے لئے پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو آباد کرنے کے لئے بنایا۔ وہ یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند ہوں اور میرے سوا اور کوئی (خدا) نہیں۔

راہِ راست

یوحنا:5-(24): میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو میرا کلام سنتا اور میرے بھیجنے والے کا یقین کرتا ہے ہمیشہ کی زندگی اسی کی ہے۔ (یعنی راہِ راست پر ہے) اور اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا بلکہ وہ موت سے نکل کر زندگی میں داخل ہو گیا۔ (یعنی غلط راستہ چھوڑ کر راہِ راست پر آ گیا) (25): میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وقت آتا ہے بلکہ ابھی ہے کہ مردے خدا کے بیٹے کی آواز سنیں گے اور جو سنیں گے وہ جئیں گے۔ 25: (یعنی غلط راستے پر چلنے والے راہِ راست پر چلیں گے) (26): کیونکہ جس طرح باپ اپنے آپ میں زندگی رکھتا ہے۔ اسی طرح اس نے بیٹے کو بھی بخشا کہ اپنے آپ میں زندگی رکھے۔ (27): بلکہ اسے عدالت کرنے کا بھی اختیار بخشا اس لئے کہ وہ آدم زاد ہے۔

ختنہ

1۔ کرنتھیوں۔ 18:7 = جو مختون بلایا گیا۔ وہ نا مختون نہ ہو جائے۔ جو نامختونی کی حالت میں بلایا گیا۔ وہ مختون نہ ہو جائے۔ 19 = نہ ختنہ کوئی چیز ہے۔ نہ نامختونی۔ بلکہ خدا کے حکموں پر چلنا ہی سب کچھ ہے۔

گلتیوں 12:6 = جتنے لوگ جسمانی نمود چاہتے ہیں۔ وہ تمہیں ختنہ کرانے پر مجبور کرتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ مسیح کو صلیب کے سبب سے ستائے نہ جائیں۔ 13 = کیونکہ ختنہ کرانے والے خود بھی شریعت پر عمل نہیں کرتے۔ مگر تمہارا ختنہ اس لئے کرانے چاہتے ہیں۔ کہ تمہاری جسمانی حالت پر فخر کریں۔

استثنا۔ 16:10 = اس لئے اپنے دلوں کا ختنہ کرو اور آگے کو گردن کش نہ رہو۔

6:30 = اور خداوند تیرا خدا۔ تیرے اور تیری اولاد کے دل کا ختنہ کرے گا تاکہ تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے محبت رکھے۔ اور جیتا رہے۔

متی 8:5- مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔

عیسیٰ کی تبلیغ

گلتیوں۔۵۔۱۹:اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں۔یعنی حرام کاری۔ناپاکی۔شہوت پرستی۔(۲۰):بت پرستی۔جادوگری۔عداوتیں۔جھگڑا۔حسد۔غصہ۔تفرقے۔جدائیاں۔بدعتیں۔(۲۱):بغض۔نشہ بازی۔ناچ رنگ۔اور دیگران کی مانند۔ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں،جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔

افسیوں۔۴:۱۷۔اس لئے میں یہ کہتا ہوں اور خداوند میں جتائے دیتا ہوں کہ جس طرح غیر قومیں اپنے بیہودہ خیالات میں چلتی ہیں تم آئندہ کو اس طرح نہ چلنا۔(۱۸) کیونکہ ان کی عقل تاریک ہوگئی ہے۔اور وہ اس نادانی کے سبب سے جو ان میں ہے اور اپنے دلوں کی سختی کے باعث خدا کی زندگی سے خارج ہیں۔ (۱۹) انہوں نے سن ہو کر شہوت پرستی کو اختیار کیا تاکہ ہر طرح کے گندے کام حرص سے کریں۔(۲۰) مگر تم نے مسیح کی ایسی تعلیم نہیں پائی۔(۲۱) بلکہ تم نے اس سچائی کے مطابق جو یسوع میں ہے اس کی سنی۔اور اس میں یہ تعلیم پائی ہوگی۔(۲۲) کہ تم اپنے اگلے چال چلن کی اس پرانی انسانیت کو اتار ڈالو۔جو فریب کی شہوتوں کے سبب سے خراب ہوتی جاتی ہے۔(۲۳) اور اپنی عقل کی روحانی حالت میں نئے بنتے جاؤ۔ (۲۴) اور نئی انسانیت کو پہنو۔جو خدا کے مطابق سچائی کی راست بازی اور پاکیزگی میں پیدا کی گئی ہے۔

ا۔کرنتھیوں۔۶:۹۔کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہوں گے۔فریب نہ کھاؤ۔نہ حرام کار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے۔نہ بت پرست۔نہ زنا کار۔نہ عیاش۔نہ لونڈے باز۔(۱۰) نہ چور۔نہ لالچی۔نہ شرابی۔نہ گالیاں بکنے والے۔نہ ظالم۔(۱۱) اور بعض تم میں ایسے ہی تھے بھی۔مگر تم خداوند یسوع مسیح کے نام سے اور ہمارے خدا کی روح سے دھل گئے۔اور پاک ہوئے اور راست باز بھی ٹھہرے۔

یوحنا:۱۳۔۳۴۔میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی۔تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔۳۵۔اگر آپس میں محبت رکھو گے تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

نیک عمل کیا ہے

متی کی انجیل۔9-(16):ایک شخص نے یسوع سے پوچھا کہ اے استاد۔میں کون سی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں۔(17):یسوع نے کہا کہ تم مجھ سے نیکی کی بابت کیوں پوچھتا ہے لیکن اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے۔تو حکموں پر عمل کر۔(18):یسوع نے کہا یہ کہ خون نہ کر۔زنا نہ کر۔

چوری نہ کر۔ جھوٹی گواہی نہ دے۔ (19): اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔ اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت رکھ۔ (20): اس جوان نے یسوع سے کہا میں ان سب پر عمل کرتا ہوں اب مجھ میں کس بات کی کمی ہے۔ (21): یسوع نے اس سے کہا اگر تو کامل ہونا چاہتا ہے۔ تو جا اپنا مال اسباب بیچ کر غریبوں کو دے۔ تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر میرے پیچھے ہو لے۔ (22): مگر وہ جوان یہ بات سن کر غمگین ہو کر چلا گیا کیونکہ بڑا مالدار تھا۔ (23): اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ دولت مند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ (24): اور پھر تم سے کہتا ہوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت مند خدا کی بادشاہی میں داخل ہو۔

1- کرنتھیوں۔15-33: دھوکے میں نہ رہو۔ بری صحبتیں اچھی عادتوں کو بگاڑ دیتی ہیں۔

زبور:

37-27: بدی کو چھوڑ دے اور نیکی کر اور ہمیشہ تک آباد رہ۔ (28): کیونکہ خدا انصاف کو پسند کرتا ہے اور اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں۔ پر شریروں کی نسل کاٹ دی جائے گی۔ (29): صادق زمین کے وارث ہونگے اور اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے۔ (30): صادق کے منہ سے دانائی کی بات نکلتی ہے۔ اور اس کی زبان سے انصاف کی باتیں۔ (31): اس کے خدا کی شریعت اس کے دل میں وہ اپنی روش میں پھسلے گا نہیں۔ (32): شریر صادق کی تاک میں رہتا ہے۔ اور اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ (38): لیکن خطاکار اکٹھے مر مٹیں گے۔ شریروں کا انجام ہلاکت ہے۔

اعمال-10-(34): پطرس نے زبان کھول کر کہا۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں۔ (35): بلکہ ہر قوم میں جو اس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اس کو پسند آتا ہے۔

یوحنا۔13-(34): میں تمہیں ایک نیا حکم دیتا ہوں کہ ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ کہ جیسے میں نے تم سے محبت رکھی۔ تم بھی ایک دوسرے سے محبت رکھو۔ (35): اگر آپس میں محبت رکھو گے۔ تو اس سے سب جانیں گے کہ تم میرے شاگرد ہو۔

یسعیاہ-5-(20): ان پر افسوس جو بدی کو نیکی اور نیکی کو بدی کہتے ہیں۔ اور نور کی جگہ تاریکی اور تاریکی کی جگہ نور کو دیتے ہیں اور شیرینی کے بدلے تلخی اور تلخی کے بدلے شیرینی رکھتے ہیں۔ (21): ان پر افسوس جو اپنی نظر میں دانشمند اور اپنی نگاہ میں صاحب امتیاز ہیں۔ (22): ان پر افسوس جو مے پینے میں زور آور اور شراب ملانے میں پہلوان ہیں۔ (23): جو رشوت لے کر شریروں کو صادق اور صادقوں کو ناراست ٹھہراتے ہیں۔ (24): پس جس طرح آگ بھوسے کو کھا جاتی ہے اور جلتا ہوا پھوس بیٹھ جاتا ہے۔ اسی طرح ان کی جڑ بوسیدہ ہو گی اور ان کی کلی گرد کی طرح اڑ جائے گی۔ کیونکہ انہوں نے رب الافواج کی شریعت کو ترک کیا اور اسرائیل کے قدوس کے کلام کو حقیر جانا۔

بدعمل کی سزا

ا۔کرنتھیوں۔6-(9): کیا تم نہیں جانتے کہ بدکار خدا کی بادشاہی کے۔وارث نہ ہوں گے؟ دھوکے میں نہ رہو۔نہ حرامکار خدا کی بادشاہی کے وارث ہوں گے۔نہ بت پرست۔نہ زناکار۔نہ عیاش۔نہ لونڈے باز(10): نہ چور۔نہ لالچی۔نہ شرابی۔نہ گالیاں بکنے والا۔نہ ظالم۔

یعقوب:1-(22): سو کلام پر عمل کرنے والے ہو۔نہ صرف سننے والے جو اپنے آپ کو دھوکا دیتے ہیں۔

شراب

پیدائش۔9-18: نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم۔حام اور یافت تھے۔اور حام۔کنعان کا باپ تھا۔(19): یہی تینوں نوح کے بیٹے تھے۔(یعنی کنعان۔نوح کا پوتا تھا)۔اور ان ہی کی نسل ساری زمین پر پھیلی۔(20): اور نوح کاشتکاری کرنے لگا۔اور اس نے انگور کا باغ لگایا۔(21): اور اس نے اس کی مے پی۔اور اسے نشہ آیا اور اپنے ڈیرے میں برہنہ ہو گیا۔(22): اور کنعان کے باپ حام نے اپنے باپ کو برہنہ دیکھا۔اور اپنے دونوں بھائیوں کو باہر آ کر خبر دی۔(23): تب سم اور یافت نے ایک کپڑا لیا اور اسے اپنے کندھوں پر دھرا۔اور پیچھے کو الٹے چل کر گئے اور اپنے باپ کی برہنگی ڈھانکی۔سو۔ان کے منہ الٹی طرف تھے اور انہوں نے اپنے باپ کی برہنگی نہ دیکھی۔(24): جب نوح اپنی مے کے نشہ سے ہوش میں آیا۔تو جو اس کے چھوٹے بیٹے نے اس کے ساتھ کیا تھا۔اسے معلوم ہوا۔

امثال۔(20)-(1): مے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے۔اور جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے۔دانا نہیں۔

افسیوں۔5-(18): اور شراب پی کر نشہ میں نہ آ جاؤ کیونکہ اس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے۔بلکہ روح سے معمور ہوتے جاؤ۔

یسعیاہ-5-(11): ان پر افسوس جو صبح سویرے اٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو جاگتے ہیں۔جب تک شراب ان کو بھڑکا نہ دے۔

ا۔کرنتھیوں۔10-(31): پس تم کھاؤ۔یا۔پیو۔یا۔جو کچھ کرو۔سب خدا کے جلال کے لئے کرو۔

ا۔تیمتھیس-5-(23): آئندہ کو صرف پانی ہی نہ پیا کر بلکہ اپنا معدہ اور اکثر کمزور رہنے کی وجہ سے ذرا سی مے بھی کام میں لایا کر۔(یعنی تھوڑی سی)

امثال۔31-(6): شراب اس کو پلاؤ۔جو مرنے پر ہے اور مے اس کو جو تلخ جان ہے۔(7): تاکہ وہ پیئے۔اور اپنی تنگدستی فراموش کرے۔اور اپنی تباہ حالی کو پھر یاد نہ کرے۔

زبور 104-(15): اور مے جو انسان کے دل کو خوش کرتی ہے۔ اور روغن جو اس کے چہرہ کو چمکاتا ہے اور روٹی جو آدمی کے دل کو توانائی بخشتی ہے۔

امثال-23-(20): لیکن تو شرابیوں میں شامل نہ ہو اور نہ حریص کبابیوں میں۔ (21): کیونکہ شرابی اور کھاؤ کنگال ہو جائیں گے اور نیندان کو چیتھڑے پہنائے گی۔ (29): کون افسوس کرتا ہے؟ کون غمزدہ ہے؟ کون جھگڑالو ہے؟ کون شاکی ہے؟ کون بے سبب گھایل ہے؟ اور کس کی آنکھوں میں سرخی ہے؟ (30): وہی جو دیر تک مے نوشی کرتے ہیں۔ وہی جو ملائی ہوئی مے کی تلاش میں رہتے ہیں۔ (31): جب مے لال لال ہو۔ جب اس کا عکس جام پر پڑے۔ اور جب وہ روانی کے ساتھ نیچے اترے تو اس پر نظر نہ کر۔ (32): کیونکہ انجام کار وہ سانپ کی طرح کاٹتی اور افعی (چھوٹی قسم کے زہریلے سانپ) کی طرح ڈس جاتی ہے۔ (33): تیری آنکھیں عجیب چیزیں دیکھیں گی۔ اور تیرے منہ سے الٹی سیدھی باتیں نکلیں گی۔ (34): بلکہ تو اس کی مانند ہوگا جو سمندر کے درمیان لیٹ جائے۔ یا اس کی مانند جو مستول کے سرے پر سو رہے۔ (35): تو کہے گا انہوں نے تو مجھے مارا ہے۔ پر مجھ کو چوٹ نہیں لگی۔ انہوں نے مجھے پیٹا ہے پر مجھے معلوم بھی نہیں ہوا۔ میں کب بیدار ہونگا؟ میں پھر اس کا طالب ہونگا۔

گلتیوں-5-(19): اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں۔ یعنی حرامکاری۔ ناپاکی۔ شہوت پرستی۔ (20): بت پرستی۔ جادوگری۔ عداوتیں۔ جھگڑا۔ حسد۔ غصہ۔ تفرقے۔ جدائیاں۔ بدعتیں۔

(21): بغض۔ نشہ بازی۔ ناچ رنگ۔ اور۔ اور ان کی مانند۔ ان کی بابت تم سے پہلے کہے دیتا ہوں۔ جیسا کہ اسے پہلے جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔

گھریلو ذمہ داری

پیدائش-2-(18): اور خداوند نے کہا کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اس کے لئے اس کی مانند ایک مددگار بناؤ نگا۔

امثال-31-(10): نیکوکار بیوی کس کو ملتی ہے کیونکہ اس کی قدر مرجان سے بھی بہت زیادہ ہے۔ (11): اس کے شوہر کے دل کو اس پر اعتماد ہے اور اسے منافع کی کمی نہ ہوگی۔ (12): وہ اپنی عمر کے تمام ایام میں اس سے نیکی ہی کرے گی۔ بدی نہ کرے گی۔ (13): وہ اُون اور کتان ڈھونڈتی ہے اور خوشی خوشی اپنے ہاتھوں سے کام کرتی ہے۔ (14): وہ سوداگروں کے جہازوں کی مانند ہے۔ وہ اپنی خوراک دور سے لے آتی ہے۔ (15): وہ رات ہی کو اٹھ بیٹھتی ہے۔ اور اپنے گھرانے کو کھلاتی ہے۔ اور اپنی لونڈیوں کو کام دیتی ہے۔ (16): وہ کسی کھیت کی بابت سوچتی ہے اور اسے خرید لیتی ہے اور اپنے ہاتھوں کے نفع سے انگوروں کے باغات (تاکستان) لگاتی ہے۔ (17): وہ مضبوطی سے اپنی کمر باندھتی ہے اور

اپنے بازوؤں کو مضبوط کرتی ہے۔(18):وہ اپنی سوداگری کو سودمند پاتی ہے۔رات کو اس کا چراغ نہیں بجھتا۔(19):وہ تکلے پر اپنا ہاتھ چلاتی ہے اور اس کے ہاتھ اٹیرن پکڑتے ہیں۔(20):وہ مفلسوں کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے۔ہاں۔وہ اپنے ہاتھ محتاجوں کی طرف بڑھاتی ہے۔(25):عزت اور حرمت اس کی پوشاک ہیں۔اور وہ آئندہ آنے والے دنوں پر ہنس سکتی ہے۔(26):اس کے منہ سے حکمت کی باتیں نکلتی ہیں۔اس کی زبان پر شفقت کی تعلیم ہے۔(27):وہ اپنے گھرانے پر بخوبی نگاہ رکھتی ہے۔اور کاہلی کی روٹی نہیں کھاتی۔(28):اس کے بیٹے اٹھتے ہیں اور اسے مبارک باد کہتے ہیں۔اس کا شوہر بھی اس کی تعریف کرتا ہے۔(29):کہ بہتیری بیٹیوں نے فضیلت دکھائی۔لیکن تو سب پر سبقت لے گئی۔

امثال-1-(8):(اور کہتی ہے)اے میرے بیٹے!اپنے باپ کی تربیت پر کان لگا۔اور اپنی ماں کی تعلیم کو ترک نہ کر۔(9):کیونکہ وہ تیرے سر کے لئے زینت کا سہرا۔اور تیرے گلے کے لئے سجاوٹ کا ہار ہونگے۔(10):اے میرے بیٹے!اگر گنہگار تجھے پھسلائیں۔تو رضامند نہ ہونا۔

1۔پطرس3-(7):اے شوہرو!تم بھی بیویوں کے ساتھ عقلمندی سے زندگی بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان کر اس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کہ ہم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہیں تاکہ تمہاری دعائیں رک نہ جائیں۔

ا۔تھمتھیس-3-(1):یہ بات سچ ہے کہ جو شخص نگہبان کا عہدہ چاہتا ہے۔وہ اچھے کام کی خواہش کرتا ہے۔(2):پس نگہبان کو بے الزام ایک بیوی کا شوہر۔پرہیزگار۔متقی۔شائستہ۔مسافر پرور اور تعلیم دینے کے لائق ہونا چاہیئے۔(3):نشہ میں غل مچانے والا۔یا۔مار پیٹ کرنے والا نہ ہو۔بلکہ حلیم ہو۔نہ تکراری۔نہ زر دوست۔(4):اپنے گھر کا بخوبی بندوبست کرتا ہو اور اپنے بچوں کو خوب سنجیدگی سے تابع رکھتا ہو۔

ا۔تھمتھیس-5-(8):اگر کوئی اپنوں اور خاص کر اپنے گھرانے کی خبر گیری نہ کرے۔تو وہ ایمان کا منکر اور بے ایمان سے بدتر ہے۔

افسیوں-5-(22):اے بیویو!اپنے شوہروں کی ایسی تابع رہو۔جیسے خداوند کی۔(23):کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے۔جیسے کہ مسیح کلیسیا کا سر ہے اور وہ خود بدن کا بچانے والا ہے۔(24):لیکن جیسے کلیسیا مسیح کے تابع ہے۔ویسے ہی بیویاں بھی ہر بات میں اپنے شوہروں کے تابع ہوں۔(25):اے شوہرو۔!اپنی بیویوں سے محبت رکھو۔جیسے مسیح نے بھی کلیسیا سے محبت کر کے اپنے آپ کو اس کے واسطے موت کے حوالے کر دیا۔(33):تم میں سے بھی ہر ایک اپنی بیوی سے اپنی مانند محبت رکھے اور بیوی اس بات کا خیال رکھے کہ اپنے شوہر سے ڈرتی ہے۔

افسیوں-6-(1):اے بچو!خداوند میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو کیونکہ یہ بات ہی ٹھیک

ہے۔ (2):اپنے باپ کی اور ماں کی عزت کر۔ یہ پہلا حکم ہے۔ جس کے ساتھ وعدہ بھی ہے۔(3):تا کہ تیرا بھلا ہو۔ اور تیری عمر زمین پر دراز ہو۔(4):اور اے باپو! تم بھی اپنے بچوں کو غصہ نہ دلاؤ بلکہ خداوند کی طرف سے بتائی ہوئی تربیت اور نصیحت دے دے کر ان کی پرورش کرو۔

امثال۔6-(20):اے میرے بیٹے! اپنے باپ کے فرمان کو بجالا اور اپنی ماں کی تعلیم کو نہ چھوڑ۔ (21):ان کو اپنے دل پر ہمیشہ کے لئے باندھے رکھ اور اپنے گلے کا ہار بنالے۔(22):یہ چلتے وقت تیری رہبری اور سوتے وقت تیری نگہبانی اور جاگتے وقت تجھ سے باتیں کرے گی۔(23): کیونکہ فرمان چراغ ہے اور ان کی سکھلائی نور ہے۔ اور تربیت میں درستی زندگی کا ایک حصہ ہے۔

بناؤ سنگھار

ا۔پطرس۔3-(1):اے بیویو! تم بھی اپنے شوہر کے تابع رہو۔(2):اس لئے کہ اگر بعض ان میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں۔ تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کو دیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے خدا کی طرف کھینچ جائیں۔(3):اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو۔ یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔(4): بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔(5):اور پہلے زمانے میں بھی خدا پر امید رکھنے والی مقدس عورتیں اپنے آپ کو اسی طرح سنوارتی اور اپنے اپنے شوہر کے تابع رہتی تھیں۔(6): چنانچہ سارہ ابراہام کے حکم میں رہتی اور اسے خداوند کہتی تھی۔ تم بھی اگر نیکی کرو اور کسی ڈراوے سے نہ ڈرو۔ تو اس کی بیٹیاں ہوئیں۔

1- تمطیس-2:9= عورتیں حیادار لباس سے شرم اور پرہیزگاری کے ساتھ اپنے آپ کو سنواریں۔ نہ کہ بال گوندھنے اور سونے اور موتیوں اور قیمتی پوشاک سے۔10= بلکہ نیک کاموں سے جیسا خدا پرستی کا اقرار کرنے والی عورتوں کو مناسب ہے۔

امداد غریباں

متی:25-(31):جب ابن آدم اپنے جلال میں آئے گا۔ اور سب فرشتے اس کے ساتھ آئیں گے۔ تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا۔(32):اور سب قومیں اس کے سامنے جمع کی جائیں گی اور وہ ایک کو دوسرے سے جدا کرے گا۔ جیسے چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا ہے۔(33):اور بھیڑوں کو اپنے داہنے اور بکریوں کو اپنے بائیں کھڑا کرے گا۔(34):اس وقت بادشاہ اپنے دہنی طرف والوں سے کہے گا۔ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو بادشاہی بنائی عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے۔ اسے میراث

میں لو۔(35): کیونکہ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں پردیسی تھا۔ تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔(36): ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا۔ تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا۔ تم میرے پاس آئے (37): تب راستباز جواب میں اس سے کہیں گے۔ اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا۔ یا۔ پیاسا دیکھ کر پانی پلایا۔(38): ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں اتارا۔ یا۔ ننگا۔ دیکھ کر کپڑا پہنایا؟(39): ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تیرے پاس آئے۔(40): بادشاہ جواب میں ان سے کہے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تم نے میرے ان سب چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک کیا تو میرے ہی ساتھ کیا۔

25-(41): پھر وہ بائیں طرف والوں سے کہے گا۔ اے ملعونو میرے سامنے سے اس ہمیشہ کی آگ میں چلے جاؤ۔ جو ابلیس اور اس کے فرشتوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔(42): کیونکہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا۔ تم نے مجھے پانی نہ پلایا۔(43): پردیسی تھا۔ تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا۔ ننگا تھا۔ تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار اور قید میں تھا۔ تم نے میری خبر نہ لی۔

25-(44): تب وہ جواب میں کہیں گے۔ اے خداوند! ہم نے کب تجھے بھوکا یا پیاسا۔ یا۔ پردیسی۔ یا۔ ننگا۔ یا۔ بیمار۔ یا قید میں دیکھ کر تیری خدمت نہ کی۔(45): اس وقت وہ ان سے جواب میں کہے گا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تم نے ان سب چھوٹوں میں سے کسی کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا۔ تو میرے ساتھ نہ کیا۔(46): اور ہمیشہ کی سزا پائیں گے۔ مگر راستباز ہمیشہ کی زندگی۔

اللہ کے نام

ہدیہ

ملاکی۔1-(12): تم اس بات میں رب الافواج کی توہین کرتے ہو کہ تم کہتے ہو کہ خداوند کو ہدیے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر کے ہدیے بے حقیقت ہیں۔(یعنی اس کے نام کسی کو کچھ دینا بے حقیقت ہے)۔(13) اور تم نے کہا یہ کیسی زحمت ہے۔ اور اس پر ناک چڑھائی۔ رب الافواج فرماتا ہے۔ پھر تم لوٹ مار کا مال اور لنگڑے اور بیمار ذبیحے لائے اور اسی طرح کے ہدیے گذرانے۔ کیا میں ان کو تمہارے ہاتھ سے قبول کروں؟ خداوند فرماتا ہے۔(14): لعنت اس دغاباز پر جس کے پاس اچھا بھلا جانور ہونے کے باوجود خداوند کیلئے عیب دار جانور کو نذر مان کر گذرانتا ہے کیونکہ میں شاہ عظیم ہوں اور قوموں میں میرا نام مہیب ہے۔ رب الافواج فرماتا ہے۔

حلال۔حرام

پیدائش:1-(28): (جب خدا نے آدم اور حوا کو پیدا کیا) تو خدا نے ان کو برکت دی۔ اور کہا۔ کہ

پھلو اور بڑھو۔ اور زمین کو معمور ومحکوم کرو۔ اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں۔ اختیار رکھو۔ (29): اور خدا نے کہا۔ کہ دیکھو میں تمام روئے زمین کی کل بیج دار سبزی اور ہر درخت جس میں اس کا بیج دار پھل ہو۔ تم کو دیتا ہوں۔ یہ تمہارے کھانے کو ہیں۔ (30): اور زمین کے کل جانوروں کے لئے اور ہوا کے کل پرندوں کے لئے اور ان سب کے لئے جو زمین پر رینگنے والے ہیں۔ جن میں زندگی کا دم ہے۔ کل ہری بوٹیاں کھانے کو دیتا ہوں۔ اور ایسا ہی ہوا۔

تفسیر

مطلب یہ کہ جب دنیا بنی تو انسان کے لئے تمام سبزیاں۔ چرند۔ پرند اور پانی والے جانور حلال رکھے گئے تھے۔

9-(1): اور خدا نے نوح اور اس کے بیٹوں کو برکت دی۔ اور ان کو کہا۔ کہ بارور ہو اور بڑھو۔ اور زمین کو معمور کرو۔ (2): اور زمین کے کل جانداروں اور ہوا کے کل پرندوں پر تمہاری دہشت اور تمہارا رعب ہوگا۔ یہ تمام کیڑے جن سے زمین بھری پڑی ہے۔ اور سمندر کی کل مچھلیاں تمہارے ہاتھ میں کی گئیں۔ (3): ہر چلتا پھرتا جاندار تمہارے کھانے کو ہوگا۔ ہری سبزی کی طرح میں نے سب کا سب تم کو دیدیا۔ (4): مگر تم گوشت کے ساتھ خون کو۔ جو اس کی جان ہے۔ نہ کھانا۔ (5): میں تمہارے خون کا بدلہ ضرور لوں گا۔ ہر جانور سے اس کا بدلہ لوں گا۔ آدمی کی جان کا بدلہ آدمی سے اور اس کے بھائی بند سے لوں گا۔

مرقس: 7-(1): فریسی اور بعض فقیہ یسوع کے پاس جمع ہوئے۔ وہ یروشلم سے آئے تھے۔ (2): اور انہوں نے دیکھا کہ اس کے بعض شاگرد ناپاک یعنی بن دھوئے ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں۔ (3): کیونکہ فریسی اور سب یہودی بزرگوں کی روایت کے مطابق جب تک اپنے ہاتھ خوب دھو نہ لیں۔ نہیں کھاتے تھے۔ (4): اور بازار سے آکر جب تک غسل نہ کرلیں نہیں کھاتے۔ اور بہت سی اور باتوں کے جو ان کو پہنچی ہیں۔ پابند ہیں۔ جیسے پیالوں اور لوٹوں اور تانبے کے برتنوں کو دھونا۔ (5): پس فریسیوں اور فقیہوں نے یسوع سے پوچھا۔ کیا سبب ہے کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت پر نہیں چلتے۔ بلکہ ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں۔ (6): اس نے ان سے کہا۔ یسعیاہ نے تم ریاکاروں کے حق میں کیا خوب نبوت کی۔ جیسا کہ لکھا ہے:

یہ لوگ ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتے ہیں۔ لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں۔

7-(7): اور یہ بیفائدہ میری پرستش کرتے ہیں۔ کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں۔ (8): تم خدا کے حکم کو ترک کرکے آدمیوں کی روایت کو قائم رکھتے ہو۔ (9): اور اس نے ان سے کہا۔ تم اپنی روایت کو ماننے کے لئے خدا کے حکم کو بالکل رد کردیتے ہو۔ (10): کیونکہ موسیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے

باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کرو۔اور جو کوئی باپ کو۔یا۔ماں کو برا کہے۔وہ ضرور جان سے مارا جائے۔(11): لیکن تم کہتے ہو۔اگر کوئی باپ یاماں سے کہے کہ جس چیز کا تجھے مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا۔وہ قربان۔یعنی خدا کی نذر ہو چکی۔ (12): تو تم اسے پھر باپ یا ماں کی کچھ مدد کرنے نہیں دیتے۔(13): یوں تم خدا کے کلام کو اپنی روایت سے جو تم نے جاری کی ہے۔باطل کر دیتے ہو۔اور ایسے بہتیرے کام کرتے ہو۔(14): اور وہ لوگوں کو پھر پاس بلا کر کہنے لگا۔تم سب میری سنو اور سمجھو۔(15): کوئی چیز باہر سے آدمی میں داخل ہو کر اسے ناپاک نہیں کر سکتی۔مگر جو چیزیں آدمی سے نکلتی ہیں وہی اس کو ناپاک کرتی ہیں۔(16): اگر کسی کے سننے کے کان ہوں تو سن لے۔(17): اور جب وہ بھیڑ کے پاس سے گھر میں گیا تو اس کے شاگردوں نے اس سے اس تمثیل کے معنی پوچھے۔(18): اس نے ان سے کہا۔کیا تم بھی ایسے بے سمجھ ہو؟ کیا تم نہیں سمجھتے۔کہ کوئی چیز جو باہر سے آدمی کے اندر جاتی ہے۔اسے ناپاک نہیں کر سکتی۔(19): اس لئے کہ وہ اس کے دل میں نہیں۔بلکہ پیٹ میں جاتی ہے اور مزبلہ میں نکل جاتی ہے یہ کہہ کر اس نے تمام کھانے کی چیزوں کو پاک ٹھہرایا۔(20): پھر اس نے کہا۔جو کچھ آدمی سے نکلتا ہے۔وہی اس کو ناپاک کرتا ہے۔(21): کیونکہ اندر ہی سے یعنی آدمی کے دل سے برے خیال نکلتے ہیں۔(22): حرامکاریاں۔چوریاں۔خونریزیاں۔زناکاریاں۔لالچ۔بدیاں۔مکر۔شہوت پرستی۔ بدنظری۔ بدگوئی۔شیخی۔بیوقوفی۔(23): یہ سب بری باتیں اندر سے نکل کر آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔

اعمال

10-(9): دوسرے دن جب وہ راہ میں تھے۔اور شہر کے نزدیک پہنچے۔تو پطرس دوپہر کے قریب کوٹھے پر دعا کرنے کو چڑھا۔(10): اور اسے بھوک لگی اور کچھ کھانا چاہتا تھا۔لیکن جب لوگ کھانا تیار کر رہے تھے تو اس پر بیخودی چھا گئی۔(11): اور اس نے دیکھا کہ آسمان کھل گیا اور ایک چیز بڑی چادر کی مانند چاروں کونوں سے لٹکتی ہوئی زمین کی طرف اتر رہی ہے۔(12): جس میں زمین کے سب قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہیں۔(13): اور اسے ایک آواز آئی کہ اے پطرس اٹھ۔ذبح کر اور کھا۔(14): مگر پطرس نے کہا۔اے خداوند۔ہر گز نہیں۔کیونکہ میں نے کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز نہیں کھائی۔(15): پھر دوسری بار اسے آواز آئی کہ جن کو خدا نے پاک ٹھہرایا ہے تو انہیں حرام نہ کہہ۔(16): تین بار ایسا ہی ہوا۔اور فی الفور وہ چیز آسمان پر اٹھالی گئی۔ 15-(28): کیونکہ روح القدس نے اور ہم نے مناسب جانا کہ ان ضروری باتوں کے سوا تم پر اور بوجھ نہ ڈالیں۔(29): کہ تم بتوں کی قربانیوں کے گوشت سے اور لہو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے پرہیز کرو اگر تم ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھو گے تو سلامت رہو گے۔والسلام۔

1- کرنتھیوں:5-(11): لیکن میں نے تم کو در حقیقت یہ لکھا تھا۔ کہ اگر کوئی بھائی کہلا کر حرامکار۔ یا۔ لالچی۔ یا بت پرست۔ یا گالی دینے والا۔ یا۔ شرابی۔ یا دھوکے باز ہو۔ تو اس سے میل جول نہ رکھنا۔ بلکہ ایسے کے ساتھ کھانا تک نہ کھانا۔

باپ دادا کے گناہوں کی سزا

خروج:34-(4): (جب موسیٰ کوہ سینا پر گئے) (5): تب خداوند ابر میں ہو کر اترا۔ اور اس کے ساتھ وہاں کھڑے ہو کر خداوند کے نام کا اعلان کیا۔ (6): اور خداوند اس کے آگے سے یہ پکارتا ہوا گذرا۔ خداوند۔ خداوند۔ خدائے رحیم اور مہربان۔ قہر میں دھیما۔ اور شفقت اور وفا میں غنی۔ (7): ہزاروں پر فضل کرنے والا۔ گناہ اور تقصیر اور خطا کا بخشنے والا لیکن وہ مجرم کو ہرگز بری نہیں کرے گا بلکہ باپ دادا کے گناہ کی سزا ان کے بیٹوں اور پوتوں کو تیسری اور چوتھی پشت تک دیتا ہے۔

زِنا

متی 27:5= تم سن چکے ہو۔ کہ کہا گیا تھا۔ کہ زنا نہ کرنا 28= لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جس کسی نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ کی۔ وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا 29= پس اگر تمہاری دہنی آنکھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اسے نکال کر اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔ 30= اور اگر تیرا دہنا ہاتھ تجھے ٹھوکر کھلائے تو اس کا ٹکڑا اپنے پاس سے پھینک دے۔ کیونکہ تیرے لئے یہی بہتر ہے۔ کہ تیرے اعضاء میں سے ایک جاتا رہے۔ اور تیرا سارا بدن جہنم میں نہ ڈالا جائے۔

ہم بستری

بائبل آپ کو صاف صاف کھلے الفاظ میں بتاتی ہے۔ کہ ہم بستری صرف اُس شادی شدہ جوڑے کے لئے ہیں۔ جس مرد اور عورت نے ایک دوسرے سے شادی کی ہو۔

پیدائش۔2:24۔ اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا۔ اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا۔ اور وہ ایک تن ہونگے۔

متی 19:4۔ عیسیٰ نے کہا۔ خدا نے ابتدا ہی سے مرد اور عورت بنا کر کہا۔ 5= کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا۔ اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ 6= پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے۔ اُسے آدمی جدا نہ کرے۔

عبرانیوں 13:4۔ بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے۔ اور بستر بے داغ رہے۔ کیونکہ خداوند حرامکاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا۔

1۔ کرنتھیوں 7:1= جو باتیں تم نے لکھی تھیں۔ ان کی بابت یہ ہے۔ کہ مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے۔ 2= لیکن حرامکاری کے اندیشہ سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے۔ 3= شوہر بیوی کا حق ادا کرے۔ اور ویسا ہی بیوی شوہر کا حق ادا کرے۔ 4= بیوی اپنے بدن کی مختار نہیں بلکہ شوہر ہے۔ اسی طرح شوہر بھی اپنے بدن کا مختار نہیں۔ بلکہ بیوی ہے۔ 5= تم ایک دوسرے سے جدا نہ رہو۔ مگر تھوڑی مدت تک آپس کی رضامندی سے۔ تاکہ دعا کے واسطے فرصت ملے۔ اور پھر اکٹھے ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غلبۂ نفس کے سبب سے شیطان تم کو آزمائے۔

کُلسیوں 3:18= اے بیویوں! جیسا خداوند میں مناسب ہے۔ اپنے شوہروں کے تابع رہو۔ 19= اے شوہرو! اپنی بیویوں سے محبت رکھو۔ اور ان سے تلخ مزاجی نہ کرو۔ 20= اے فرزندو! ہر بات میں اپنے ماں باپ کے فرمانبردار رہو۔ کیونکہ یہ خداوند میں پسندیدہ ہے۔ 21= اے اولاد والو! اپنے فرزندوں کو دق نہ کرو۔ تاکہ وہ بے دل نہ ہو جائیں۔

شادی اور طلاق

متی :9-(1): پھر یسوع اس علاقے گلیل سے روانہ ہو کر اردن کے پار یہودیہ کی سرحدوں میں آیا۔ (2): اور ایک بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی اور اس نے وہاں انہیں اچھا کیا۔ (3): اور فریسی اسے آزمانے کو اس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا ہر ایک سبب سے اپنی بیوی کو چھوڑ دینا روا ہے۔ (4): اس نے جواب میں کہا۔ کیا تم نے پڑھا نہیں کہ جس نے انہیں بنایا۔ اس نے ابتدا ہی سے انہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ (5): اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ (6): پس وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے۔ اسے آدمی جدا نہ کرے۔ (7): انہوں نے اس سے کہا۔ پھر موسیٰ نے کیوں حکم دیا کہ طلاق نامہ دے کر چھوڑ دی جائے۔ (8): اس نے ان سے کہا۔ کہ موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب سے تم کو اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی تھی۔ مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا۔ (9): اور میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ اور دوسری سے بیاہ کرے۔ وہ زنا کرتا ہے اور جو کوچھوڑی ہوئی سے بیاہ کرلے۔ وہ بھی زنا کرتا ہے۔

ا۔ کرنتھیوں :7-(39): جب تک کہ عورت کا شوہر جیتا ہے وہ اس کی پابند ہے پر جب اس کا شوہر مرجائے تو جس سے چاہے بیاہ کرسکتی ہے مگر صرف خداوند میں۔ (یعنی خدائے واحد کو ماننے والا ہو)

بت پرست سے رشتہ نہ جوڑ

2۔کرنتھیوں:6-(14):خدا کو نہ ماننے والوں کے ساتھ ناہموار جوئے (پنجالی) میں نہ جتو کیونکہ راستبازی اور بدراہی میں کیا میل جول؟یا روشنی میں اور تاریکی میں کیا شراکت؟(15):مسیح کو بلیعال کے ساتھ کیا موافقت؟یا ایماندار کا بے ایمان سے کیا واسطہ؟(16):اور خدا کے مقدس کو بتوں سے کیا مناسبت ہے۔؟۔کیونکہ ہم زندہ خدا کا مقدس ہیں۔چنانچہ خدا نے فرمایا ہے کہ میں ان میں بسوں گا اور ان میں چلوں پھروں گا اور میں ان کا خدا ہونگا۔اور وہ میری امت ہونگے۔(17):خدا فرماتا ہے۔کہ۔ان میں سے نکل کر الگ رہو۔اور ناپاک چیز کو نہ چھوؤ۔تو میں تم کو قبول کرلونگا۔(18):اور تمہارا باپ ہوں گا۔اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہونگے۔

افسیوں:5-(5):کیونکہ تم یہ خوب جانتے ہو کہ کسی حرامکار یا ناپاک یا لالچی کی جو بت پرست کے برابر ہے۔مسیح اور خدا کی بادشاہی میں کچھ میراث نہیں۔(6):کوئی تم کو بے فائدہ باتوں سے دھوکا نہ دے کیونکہ انہی گناہوں کے سبب سے نافرمانی کے فرزندوں پر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے۔(7):پس ان کے کاموں میں شریک نہ ہو۔(8):کیونکہ تم پہلے تاریکی تھے۔مگر اب خداوند میں نور ہو۔پس نور کے فرزندوں کی طرح چلو۔ (9)اس لئے کہ نور کا پھل ہر طرح کی نیکی اور راستبازی اور سچائی ہے)۔(10):اور تجربہ سے معلوم کرتے رہو کہ خدا کو کیا پسند ہے۔(11):اور تاریکی کے بے پھل کاموں میں شریک نہ ہو بلکہ ان پر ملامت ہی کیا کرو۔

یسوع مسیح کے چند معجزات

یسوع مسیح کی زندگی کا کوئی لمحہ بھی معجزات سے خالی نہ تھا۔اس لئے صرف چند معجزات درج ذیل ہیں۔

پانی کی مے بنادی

یوحنا:2-(1):قانای گلیل میں ایک شادی ہوئی۔اور یسوع کی ماں بھی وہاں تھی۔(2)اور یسوع اور اس کے شاگردوں کی بھی وہاں دعوت تھی۔(3):لیکن شراب کم ہوتے ہوتے ختم ہوگئی۔تو یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس شراب ختم ہوگئی ہے (4)یسوع نے اس سے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ہے۔؟۔ابھی میرا وقت نہیں آیا۔(5)اس کی ماں نے خادموں سے کہا۔تم سے یہ جو کچھ بھی کہے۔کرو۔(6)وہاں یہودیوں کے دستور کے مطابق چھ مٹکے رکھے ہوئے تھے۔اور ان میں دو۔دو۔تین۔تین۔من کی گنجائش تھی۔(7)یسوع نے ان سے کہا۔مٹکوں میں پانی بھردو۔پس انہوں نے ان کو

لبالب بھر دیا۔(8): پھر اس نے ان سے کہا اب پیالہ بھر کر میر مجلس کے پاس لے جاؤ۔ پس وہ لے گئے۔(9) جب میر مجلس نے وہ پانی چکھا جو شراب بن گیا تھا تو وہ جانتا نہ تھا کہ یہ کہاں سے آئی تھی۔ مگر خادم جنہوں نے پانی بھرا تھا۔ وہ تو جانتے تھے۔ تو میر مجلس نے دلہا کو بلا کر کہا (10) یہ تم لوگوں نے کیا کیا۔ ہر شخص پہلے اچھی شراب پیش کرتا ہے اور ناقص اس وقت جب لوگ مدہوش ہو جائیں۔ مگر تم لوگوں نے اچھی شراب اب تک رکھ چھوڑی تھی۔(11) یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانای گلیل میں دکھا کر اپنا جلال ظاہر کیا۔ اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے۔

بیمار کو شفا بخشی

یوحنا:4:(46): بادشاہ کے ایک ملازم کا بیٹا کفر نحوم کے مقام پر بیمار تھا۔(47) اسے پتہ چلا کہ یسوع گلیل میں آ گیا ہے۔ اس کے پاس گیا۔ اور اس سے درخواست کرنے لگا۔ کہ چل میرے بیٹے کو شفا بخش کیونکہ وہ موت القریب ہو گیا تھا۔(48) یسوع نے اس سے کہا جب تک تم نشان اور عجیب کام نہ دیکھو۔ ہرگز ایمان نہ لاؤ گے۔(49) بادشاہ کے ملازم نے اس سے کہا۔ اے خداوند۔ میرا بچہ مرنے سے پہلے چل۔(50) یسوع نے کہا جا تیرا بیٹا جیتا ہے۔ وہ چلا گیا۔(51) وہ ابھی راستہ ہی میں تھا کہ اس کے نوکر اسے ملے اور کہنے لگے کہ تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اس نے ان سے پوچھا کہ اسے کس وقت سے آرام ہونے لگا تھا۔(52) انہوں نے کہا کہ کل ساتویں گھنٹے میں اس کی تپ اتر گئی تھی۔(53) پس باپ جان گیا کہ وہی وقت تھا۔ جب یسوع نے اس سے کہا تھا۔ تیرا بیٹا جیتا ہے۔ اس پر وہ اور اس کا پورا گھرانا ایمان لایا۔

معذور کو شفا بخشی

یوحنا:5-(2): یروشلم میں بھیڑ دروازہ کے پاس ایک حوض ہے۔ جو عبرانی میں بیت حسدا کہلاتا ہے۔ اور اس کے پانچ برآمدے ہیں۔(3) ان میں بہت سے بیمار اور اندھے اور لنگڑے اور پژمردہ لوگ پڑے تھے۔(4) خدا کا فرشتہ اتر کر اس حوض کا پانی ہلایا کرتا تھا۔ پانی ہلتے ہی جو بھی کسی بیماری میں مبتلا سب سے پہلے اس میں اترتا۔ شفا پاتا تھا۔(5) وہاں پر ایک شخص اڑتیس سال سے بیماری میں مبتلا تھا۔(6) اس کو یسوع نے دیکھا۔ اور جان کر کہ بڑی مدت سے اس حالت میں ہے۔ اس سے کہا کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے۔(7) اس نے کہا۔ اے خداوند۔ میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب پانی ہلایا جائے تو مجھے پانی میں اتار دے۔ بلکہ میرے پہنچتے پہنچتے دوسرا آدمی اتر پڑتا ہے۔(8) یسوع نے اس سے کہا اٹھ اور اپنی چارپائی اٹھا کر چل پھر۔(9) وہ شخص فوراً تندرست ہو گیا اور اپنی چارپائی اٹھا کر چلنے پھرنے لگا۔

یسوع نے پانچ ہزار کو کھانا کھلایا

یوحنا:6-(1): ان باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل تبریاس کے پار گیا(2) تو بڑی بھیڑ اس کے پیچھے ہولی۔ کیونکہ وہ جو معجزے بیماروں پر کرتا تھا ان کو وہ دیکھتے تھے۔(3) یسوع پہاڑ پر چڑھ گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں بیٹھا۔(4) اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔(5) پس جب یسوع نے اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھا کہ میرے پاس اتنی بھیڑ آ رہی ہے تو فلپس سے کہا کہ ہم ان کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں۔؟۔(6) مگر یسوع نے یہ صرف فلپس کو آزمانے کے لئے کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ میں کیا کروں گا۔(7) فلپس نے اس سے کہا کہ دو سو دینار کی روٹیاں کافی ہوں گی سب کو تھوڑی تھوڑی مل جائے گی۔(8) اس کے شاگردوں میں سے پطرس کے بھائی اندریاس نامی نے کہا۔(9) یہ ایک لڑکا ہے جس کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں۔؟۔(10) یسوع نے کہا۔ لوگوں کو بٹھاؤ۔ اور اس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ لوگ جو تقریباً پانچ ہزار تھے۔ بیٹھ گئے۔(11) یسوع نے وہ روٹیاں لیں۔ اور شکر کر کے انہیں جو بیٹھے تھے۔ بانٹ دیں اور اسی طرح مچھلیاں بھی جس قدر چاہتے تھے۔ بانٹ دیں۔(12) جب وہ سب سیر ہو چکے۔ تو اس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو۔ تا کہ کچھ بھی ضائع نہ ہو۔(13) چنانچہ انہوں نے جمع کیا اور جو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانے والوں سے بچ گئے تھے۔ بارہ ٹوکریاں بھریں۔(14) پس جو معجزہ اس نے دکھایا۔ وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے۔ جو نبی دنیا میں آنے والا تھا۔ فی الحقیقت یہی ہے۔

یسوع پانی پر چلا

یوحنا:6-(15): یسوع کو جب یہ معلوم ہوا کہ لوگ مجھے پکڑ کر بادشاہ بنانا چاہتے ہیں تو پہاڑ پر چلا گیا۔(16) پھر جب شام ہوئی تو اس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔

(17) اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحوم کو جا رہے تھے اور اس وقت اندھیرا ہو گیا تھا اور یسوع ابھی تک ان کے پاس نہ آیا تھا۔(18) اور آندھی کی وجہ سے جھیل میں موجیں اٹھنے لگیں۔(19) پس جب وہ اس مشکل میں پھنسے تین چار میل نکل گئے تو انہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے۔(20) مگر اس نے ان سے کہا ڈرو مت۔ میں ہی ہوں۔(21) پس انہوں نے اس کو کشتی میں بٹھایا۔ اور وہ کشتی فوراً اس جگہ جا پہنچی۔ جہاں انہوں نے جانا تھا۔

نابینا کو بینا کیا

یوحنا:9-(1):یسوع نے ایک شخص کو دیکھا جو پیدائشی اندھا تھا(2)اور اس کے شاگردوں نے یسوع سے پوچھا۔اے ربی۔کس نے گناہ کیا تھا کہ یہ اندھا پیدا ہوا اس شخص نے یا اس کے ماں باپ نے۔(3)یسوع نے جواب دیا کہ نہ اس نے گناہ کیا تھا نہ اس کے ماں باپ نے بلکہ یہ اس لئے ہوا کہ خدا کے کام اس میں ظاہر ہوں۔(4)جس نے مجھے بھیجا ہے۔ہمیں اس کے کام دن ہی دن میں کرنا ضروری ہیں۔وہ رات آنے والی ہے۔جس میں کوئی شخص کام نہیں کرسکتا۔(5)جب تک میں دنیا میں ہوں۔دنیا کا نور ہوں۔(6)یہ کہہ کر اس نے زمین پر تھوکا اور وہ تھوک والی مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگادی۔(7)اور اس سے کہا کہ جا۔اب جا کے شیلوخ کے حوض میں دھولے۔پس اس نے دھویا۔اور بینا ہوگیا۔(8)پس پڑوسی اور دوسرے لوگ جنہوں نے اسے ہمیشہ اندھے پن میں بھیک مانگتے دیکھا تھا کہنے لگے کیا یہ وہی نہیں ہے۔جو بھیک مانگا کرتا تھا۔(9)بعض نے کہا یہ وہی ہے بعض نے کہا۔نہیں یہ کوئی اس کا ہم شکل ہے۔لیکن اس نے کہا میں وہی ہوں۔(10)پس وہ اس سے کہنے لگے۔پھر تیری آنکھیں کیونکر کھل گئیں۔؟۔(11)اس نے جواب دیا کہ اس شخص نے جس کا نام یسوع ہے۔مٹی میری آنکھوں پر لگائی۔اور کہا۔جا۔جا کے دھولے۔شیلوخ کے حوض میں، پس میں گیا اور دھوکر بینا ہوگیا۔(12)انہوں نے کہا۔وہ کہاں ہے۔اس نے کہا۔میں نہیں جانتا۔

مردہ زندہ کیا

یوحنا:11:(1)-سے(17)خلاصہ=بیت عنیاہ گاؤں کی مریم اور مرتھا بہنوں کا بھائی لعزر نامی بیمار ہوا۔اور مرگیا یسوع ان سب کو بہت عزیز رکھتا تھا۔دونوں بہنوں نے اسے آنے کو کہلا بھیجا۔جب وہ آیا۔تو انہوں نے بہت گلہ شکوہ کیا کہ اگر تم بہت پہلے آجاتے تو وہ مرنے کی بجائے تندرست ہوجاتا۔اب اس کو مرے ہوئے چار دن ہوگئے ہیں۔

(38)وہ ان کے ساتھ لعزر کی قبر پر گیا۔وہ ایک غار تھا اور اس پر پتھر دھرا تھا۔(39)یسوع نے کہا۔پتھر ہٹاؤ۔اس مرے ہوئے شخص کی بہن مرتھا نے کہا۔اے خداوند۔اس میں سے تو اب بدبو آتی ہے۔کیونکہ اسے مرے چار دن ہوگئے ہیں(40)یسوع نے اس سے کہا۔کیا میں نے تجھ سے نہ کہا تھا کہ اگر تو ایمان لائے گی۔تو خدا کا جلال دیکھے گی۔(41)پس انہوں نے پتھر کو ہٹایا۔پھر یسوع نے آسمان کی طرف آنکھیں اٹھا کر کہا اے باپ میں تیرا شکر کرتا ہوں کہ تو نے میری سن لی۔(42)اور مجھے تو معلوم تھا کہ تو ہمیشہ میری سنتا ہے۔مگر ان لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں۔میں نے یہ کہا

تا کہ وہ ایمان لائیں کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔(43) اور یہ کہہ کر اس نے بلند آواز سے پکارا کہ اے لعزر نکل آ۔(44) جو مر گیا تھا۔ وہ کفن سے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے نکل آیا۔ اور اس کا چہرہ رومال سے لپٹا ہوا تھا۔ یسوع نے ان سے کہا اسے کھول کر جانے دو۔(45) پس بہتیرے یہودی جو مریم کے پاس آئے تھے اور یسوع کا یہ معجزہ دیکھا تو اس پر ایمان لائے۔

کتاب مقدس میں "میں اور ہم" کے الفاظ کیوں؟

خدا نے اپنی مقدس کتاب انجیل میں بعض دفعہ میں کا لفظ اور بعض دفعہ ہم کا لفظ استعمال کیا ہے۔
میں کا لفظ خدا نے صرف اپنے لئے استعمال کیا ہے لیکن ہم کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے ساتھ کوئی اور ہے۔ اور وہ صرف اس کا اپنا اکلوتا بیٹا یسوع مسیح ہی ہے۔

یسوع دنیا سے پہلے تھے

یوحنا: 1-(1): ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا۔(2): یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔(3): سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں۔ اور جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔(4): اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔(5): اور نور تاریکی میں چمکتا ہے۔ اور تاریکی نے اسے قبول نہ کیا۔(14): اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا۔ جیسا باپ کے اکلوتے بیٹے کا جلال۔

یوحنا۔8-(56): تمہارا باپ ابراہیم میرا دن دیکھنے کی امید پر بہت خوش تھا۔ چنانچہ اس نے دیکھا۔ اور خوش ہوا۔(57): یہودیوں نے اس سے کہا۔ تیری عمر تو ابھی پچاس برس کی نہیں ہوئی۔ پھر کیا تو نے ابراہیم کو دیکھا ہے؟(58): یسوع نے ان سے کہا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس کے کہ ابراہیم پیدا ہوا۔ میں ہوں۔(59): پس انہوں نے اسے مارنے کو پتھر اٹھائے۔ مگر یسوع چھپ کر ہیکل سے نکل گیا۔

یوحنا۔17-(5): اور اب اے باپ! تو اس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پیشتر تیرے ساتھ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھ جلالی بنا دے۔(6): میں نے تیرے نام کو ان آدمیوں پر ظاہر کیا۔ جنہیں تو نے مجھے دنیا میں دیا۔ وہ تیرے تھے۔ اور تو نے انہیں مجھے دیا۔ اور انہوں نے تیرے کلام پر عمل کیا۔(7): اب وہ جان گئے کہ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے۔ وہ سب تیری ہی طرف سے ہے۔(24): اے باپ میں چاہتا ہوں کہ جنہیں تو نے مجھے دیا ہے جہاں میں ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہوں تا کہ میرے اس جلال کو دیکھیں جو تو نے مجھے دیا ہے کیونکہ تو نے بنائی عالم سے پیشتر مجھ سے محبت رکھی۔(25): اے عادل باپ! دنیا نے تجھے نہیں جانا مگر میں نے تجھے جانا۔ اور انہوں نے بھی جانا کہ تو نے مجھے

بھیجا۔ (26): اور میں نے انہیں تیرے نام سے واقف کیا اور کرتا رہوں گا۔ تا کہ جو محبت تجھ کو مجھ سے تھی۔ وہ ان میں ہو۔ اور میں ان میں ہو واں۔

خدا کی سب سے پہلی تخلیق یسوع مسیح

امثال۔8۔(22): خدا نے اپنی ہر تخلیق سے پہلے مجھے پیدا کیا۔ حتیٰ کہ اپنی قدیمی مصنوعات سے بھی پہلے (23): مجھے ازل سے ہی مقرر کردیا گیا اس سے بھی پہلے کہ دنیا بنی شروع ہوئی۔ (24): میں اس وقت پیدا ہوا جب سمندر نہ تھے۔ جب پانی سے بھرے چشمے بھی نہ تھے۔ (25): اور پہاڑوں کو اپنی جگہ قائم کئے جانے سے پہلے اور پہاڑیوں کی خلق سے پہلے۔ (26): اس سے بھی پہلے کہ اس نے نہ زمین پیدا کی تھی اور نہ ہی میدان بنائے تھے اور نہ ہی زمین کی خاک تھی۔ (27): جب اس نے آسمان قائم کیا میں وہیں تھی۔ اور جب اس نے سمندر کی سطح پر دائرہ کھینچا۔ (28): جب اس نے اوپر بادلوں کو قائم کیا۔ اور گہراؤ کے چشمے مضبوط کئے۔ (29): جب اس نے سمندر کی حد ٹھہرائی تا کہ پانی اس کے حکم کو نہ توڑے۔ اور جب اس نے زمین کی بنیاد کے نشان لگائے۔ (30): اس وقت میں ماہر کاریگر کی مانند اس کے ساتھ تھی۔ اور میں ہر روز اس کی خوشنودی تھی۔ اور ہمیشہ اس کے حضور شادمان رہتی تھی۔ (31): آبادی کے لائق زمین سے شادمان تھی۔ اور میری خوشنودی نوع انسان کی صحبت میں تھی۔

یسوع ابن آدم کا قتل

متی: 18۔(10): یسوع نے کہا۔ خبردار۔ ان چھوٹوں میں سے کسی کو حقیر نہ جاننا۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا منہ دیکھتے ہیں۔ (11): کیونکہ میں ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہوں۔ (یعنی غلط کام کرنے والوں کو راہ راست پر لانے آیا ہوں)

20-(17): اور یروشلم جاتے ہوئے یسوع بارہ شاگردوں کو الگ لے گیا اور ان سے کہا۔ (18): دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں۔ اور ابن آدم سردار کاہنوں اور علماء کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اس کے قتل کا حکم دیں گے۔ (19): اور اسے غیر یہودیوں کے حوالے کریں گے تا کہ اسے کوڑے ماریں۔ ذلیل کریں۔ اور مصلوب کریں۔ اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔

متی۔20۔(28): ابن آدم دنیا میں اس لئے نہ آیا کہ خدمت لے۔ بلکہ اس لئے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے۔

عبرانیوں۔9۔(14): مسیح کا خون جس نے اپنے آپ کو ازلی روح کے وسیلہ سے خدا کے سامنے بے عیب قربان کردیا۔ تمہارے دلوں کو مردہ کاموں سے کیوں نہ پاک کرے گا تا کہ زندہ خدا کی عبادت کریں۔

2۔کرنتھیوں۔5۔(21): اور جو گناہ سے واقف نہ تھا۔اسی کو اس نے ہمارے واسطے گناہ ٹھہرایا۔ تاکہ ہم اس میں ہوکر خدا کی راستبازی ہوجائیں۔

1۔پطرس۔2۔24: اور وہ خود ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مرکر راستبازی کے اعتبار سے جئیں۔اور اسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔(25): کیونکہ پہلے تم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے تھے۔مگر اب اپنی روحوں کے گلہ بان اور نگہبان کے پاس پھر آگئے۔

یسوع کا دوبارہ زندہ ہونا

1۔پطرس۔3۔(18): مسیح نے یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تاکہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے۔وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔

یوحنا۔3۔(13): اور آسمان پر کوئی نہیں چڑھا۔سوا اس کے جو آسمان سے اترا۔یعنی ابن آدم۔جو آسمان میں ہے۔

اعمال۔26۔(22): اس بات کی پیشنگوئی دوسرے نبیوں اور موسیٰ نے بھی کی ہے۔(23): کہ مسیح کو دکھ اٹھانا ضرور ہے۔اور سب سے پہلے وہی مردوں میں سے زندہ ہوکر اس امت کو اور غیر قوموں کو بھی نور کا اشتہار دے گا۔

عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد اور قیامت

متی: 24۔(3): اور جب کہ یسوع زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا۔اس کے شاگردوں نے الگ اس کے پاس آکر کہا۔ہم کو بتا کہ تیرے آنے اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہوگا اور یہ باتیں کب ہوں گی۔؟۔(4): یسوع نے جواب دیا کہ خبردار۔کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔(5): کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے۔اور کہیں گے میں مسیح ہوں۔اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔(6): اور لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔خبردار۔گھبرا نہ جانا۔کیونکہ باتوں کا واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔(7): کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی۔اور جگہ جگہ کال پڑیں گے۔اور بھونچال آئیں گے۔(8): لیکن یہ سب باتیں مصیبتوں کا شروع ہی ہونگی۔(9): اس وقت لوگ تم کو ایذا دینے کے لئے پکڑوائیں گے۔اور تم کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے۔(10): اور اس وقت بہتیرے ٹھوکر کھائیں گے۔اور ایک دوسرے کو پکڑوائیں گے۔اور ایک دوسرے سے عداوت رکھیں گے۔(11): اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہونگے اور بہتیروں کو گمراہ کریں

گے۔(12):اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتیروں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائے گی۔(13):مگر جو آخر تک برداشت کرے گا۔وہ نجات پائے گا۔(14):اور بادشاہی کی اس خوشخبری کی منادی تمام دنیا میں ہوگی تاکہ سب قوموں کے لئے گواہی ہو۔تب خاتمہ ہوگا۔

2۔ یمتھیس

3-(1):لیکن یہ جان رکھ کہ اخیر زمانہ میں برے دن آئیں گے۔ (2):کیونکہ آدمی خود غرض۔زر دوست۔شیخی باز۔مغرور۔بدگو۔ماں باپ کے نافرمان۔ناشکر۔ناپاک۔(3):طبعی محبت سے خالی۔سنگدل۔تہمت لگانے والے۔بے ضبط۔تند مزاج۔نیکی کے دشمن (4):دغاباز:ڈھیٹھ۔گھمنڈ کرنے والے۔خدا کی نسبت عیش وعشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔(5):وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔مگر اس کے اثر کو قبول نہ کریں گے۔ایسوں سے بھی کنارہ کرنا۔

قیامت

یوحنا:5-(28):اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر نکلیں گے۔(29):جنہوں نے نیکی کی ہے۔زندگی کی قیامت کے واسطے۔اور جنہوں نے بدی کی ہے۔سزا کی قیامت کے واسطے۔(30):میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔جیسا سنتا ہوں۔عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے۔کیونکہ میں اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔

مکاشفہ

20-(11):پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور جو اس پر بیٹھا ہوا تھا۔دیکھا۔جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے۔اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔(12):پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتاب حیات اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا۔(13):اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔(14):پھر موت اور عالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے۔یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔(15):اور جس کسی کا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا نہ ملا۔وہ آگ کی جھیل میں ڈالا گیا۔

رومیوں

14-(12):پس ہم میں سے ہر ایک خدا کو اپنا حساب دے گا۔

☆

توریت

(توراۃ کے یہ مسائل بائبل میں بھی بیان کیے گئے ہیں اور ان دونوں مقدس کتابوں میں ان کے حوالہ جات بمع نمبر ایک ہی ہیں۔)

مجھے افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ انتہائی کوشش کے باوجود بھی مجھے کوئی ایسا یہودی راہبر نہ مل سکا جو توریت کے ابتدائی تعارف میں میری مدد کرتا کہ اس کی لکھائی کا کام کیسے انجام پایا۔ اس لئے میں نے انجیل کے حوالہ جات درج کر دیئے ہیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ توریت موسیٰؑ نے خود ہی لکھی تھی۔ یوحنا۔46:5۔ (عیسیٰؑ نے یہودیوں سے کہا کہ) اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے۔ اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے۔ 47= لیکن جب تم اس کے نوشتوں کا یقین نہیں کرتے تو میری باتوں کا کیونکر یقین کرو گے؟

خروج-17-14= خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ اس بات کی یادگاری کے لئے کتاب میں لکھ دے اور یشوع کو سنا دے۔ کہ میں عمالیق کا نام ونشان دنیا سے بالکل مٹا دوں گا۔

آج سے چھ ہزار سال پہلے ہی پہلے انسان کی پیدائش کے شروع ہی کی تاریخ میں ایک تباہ کن واقع پیش آیا۔ کہ ایک فرشتے نے اپنے ہی خالق جس نے اسے پیدا کیا تھا اسی کے خلاف بغاوت کر دی۔

مکاشفہ 12-7= پھر آسمان پر لڑائی ہوئی۔ مائیکل (جو کہ فرشتہ اعظم یسوع مسیح کا آسمانی نام ہے) اور اس کیساتھ فرشتے اژدھا سے لڑنے کو نکلے۔ اور اژدھا اور اس کے ساتھی فرشتے ان سے لڑے۔ (8)= لیکن غالب نہ آئے۔ اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی۔ (9)= اور وہ بڑا اژدھا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے۔ زمین پر گرا دیا گیا اور اس کے ساتھی فرشتے بھی اس کیساتھ گرا دیئے گئے۔

پیدائش 2:-(1)-(2)= خدا نے زمین اور آسمان اور ان کے کل لشکر (یعنی پرند، چرند، چوپائے، پانی کے جانور) ساتویں دن بنانے ختم کئے۔ (3)= اور خدا نے ساتویں دن کو برکت دی۔ اور اسے مقدس ٹھہرایا۔ کیونکہ اس دن خدا ساری کائنات سے جسے اس نے پیدا کیا اور بنایا۔ اس سے فارغ ہوا۔ (7)= اور خداوند...... خدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا۔ اور اس کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا۔ تو

انسان جیتی جان ہو گیا۔(8)=اور خداوند خدا نے مشرق کی طرف عدن میں ایک باغ لگایا۔ اور انسان کو جسے اس نے بنایا تھا۔ وہاں رکھا۔(9)=اور خداوند خدا نے ہر درخت کو جو دیکھنے میں خوشنما اور کھانے کیلئے اچھا تھا۔ زمین سے اگایا۔ اور باغ کے بیچ میں حیات کا اور نیک و بد کی پہچان کا درخت بھی لگایا۔ (10)=اور عدن سے ایک دریا باغ کے سیراب کرنے کو نکلا۔ اور وہاں سے چار حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ (فیسون ،جیحون، دجلہ، فرات)۔(15)=اور خداوند خدا نے آدم کو لے کر باغ عدن میں رکھا۔ کہ اس کی باغبانی اور نگہبانی کرے۔(16)=اور خداوند خدا نے آدم کو حکم دیا۔ اور کہا۔ کہ تو باغ کے ہر درخت کا پھل بے روک ٹوک کھا سکتا ہے۔(17)= لیکن نیک و بد کی پہچان کے درخت کا پھل کبھی نہ کھانا۔ کیونکہ جس روز تو نے اس میں سے کھایا۔ تو مرا۔

آدم، حوا اور ابلیس

پیدائش 2:(18)=اور خداوند خدا نے کہا۔ کہ آدم کا اکیلا رہنا اچھا نہیں۔ میں اس کیلئے ایک مددگار اس کی مانند بناؤں گا۔(21)= پھر خداوند خدا نے آدم پر گہری نیند بھیجی۔ اور وہ سو گیا۔ اور اس نے اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو نکال لیا۔ اور اس کی جگہ گوشت بھر دیا۔(22)=اور خداوند خدا اس پسلی سے جو اس نے آدم میں سے نکالی تھی۔ ایک عورت بنا کر اسے آدم کے پاس لایا۔(23)=اور آدم نے کہا۔ کہ یہ تو اب میری ہڈیوں میں سے ہڈی اور میرے گوشت میں سے گوشت ہے۔ اس لئے وہ ناری کہلائے گی۔ کیونکہ وہ نر سے نکالی گئی ہے۔(24)=اس واسطے مرد اپنے ماں باپ کو چھوڑے گا۔ اور اپنی بیوی سے ملا رہے گا۔ اور وہ ایک تن ہوں گے۔(25)=اور آدم اور اس کی بیوی دونوں ننگے تھے۔ اور شرماتے نہ تھے۔

شیطان نے حوا سے بات کرنے کیلئے سانپ کا استعمال کیا

پیدائش 3:(1)=اور سانپ کل وحشی جانوروں میں سے جن کو خدا نے بنایا تھا۔ سب سے زیادہ چالاک تھا۔ اور اس نے عورت سے کہا۔ کیا واقعی خدا نے کہا ہے۔ کہ باغ کے کسی درخت کا پھل تم نہ کھانا۔ (2)= عورت نے سانپ سے کہا۔ کہ باغ کے درختوں کا پھل تو ہم کھاتے ہیں۔(3)= پر جو درخت باغ کے بیچ میں ہے۔ اس کے پھل کی بابت خدا نے کہا ہے۔ کہ تم نہ تو اسے کھانا۔ اور نہ ہی چھونا۔ ورنہ مر جاؤ گے۔(4)= تب سانپ نے عورت سے کہا۔ تم ہرگز نہ مرو گے .... (5)= بلکہ خدا جانتا ہے۔ کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے۔ تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی۔ اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے بن جاؤ گے۔(6)= عورت نے جو دیکھا۔ کہ وہ درخت کھانے کیلئے اچھا۔ اور آنکھوں کو

خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ اور عقل بخشنے کیلئے خوب ہے۔ تو اس کے پھل میں سے لیا۔ اور کھایا۔ اور اپنے شوہر کو بھی دیا۔ اور اس نے بھی کھایا۔ (7)= تب دونوں کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور ان کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں۔ اور انہوں نے انجیر کے پتوں کو سی کر اپنے لئے لنگیاں بنائیں۔ (8)= اور انہوں نے خداوند خدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا۔ سنی۔ اور آدم اور اس کی بیوی نے اپنے آپ کو خداوند خدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔ (9)= تب خداوند نے آدم کو پکارا۔ اور اس سے کہا۔ کہ تو کہاں ہے؟ (10)= اس نے کہا۔ میں نے باغ میں تیری آواز سنی۔ اور میں ڈرا۔ کیونکہ میں ننگا تھا۔ اور میں نے اپنے آپ کو چھپایا۔ (11)= اس نے کہا۔ تجھے کس نے بتایا کہ تو ننگا ہے؟ کیا تو نے اس درخت کا پھل کھایا۔ جس کی بابت میں نے تجھ کو حکم دیا تھا۔ کہ اسے نہ کھانا۔ (12)= آدم نے کہا۔ کہ جس عورت کو تو نے میرے ساتھ کیا ہے۔ اس نے مجھے اس درخت کا پھل دیا۔ اور میں نے کھایا۔ (13)= تب خداوند خدا نے عورت سے کہا۔ کہ تو نے یہ کیا کیا؟ عورت نے کہا۔ کہ سانپ نے مجھے بہکایا۔ اور میں نے کھایا۔ (14)= اور خداوند خدا نے سانپ سے کہا۔ اس لئے کہ تو نے یہ کیا۔ تو سب چوپایوں اور دشتی جانوروں میں لعنتی ٹھہرا۔ تو اپنے پیٹ کے بل چلے گا۔ اور اپنی عمر بھر خاک چاٹے گا۔ (15)= اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور عورت کی نسل کے درمیان عداوت ڈالوں گا۔ وہ تیرے سر کو کچلے گا۔ اور تو اس کی ایڑی پر کاٹے گا۔ (16)= پھر اس نے عورت سے کہا۔ کہ میں تیرے دردِ حمل کو بہت بڑھاؤں گا۔ تو درد کے ساتھ بچے جنے گی۔ اور تیری رغبت اپنے شوہر کی طرف ہوگی۔ اور وہ تجھ پر حکومت کرے گا۔ (17)= اور آدم سے اس نے کہا۔ چونکہ تو نے اپنی بیوی کی بات مانی۔ اور اس درخت کا پھل کھایا جس کی بابت میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ کہ اسے نہ کھانا۔ اس لئے تیرے سبب سے زمین لعنتی ہوئی۔ مشقت کے ساتھ تو اپنی عمر بھر اس کی پیداوار کھائے گا۔ (18)= اور تیرے لئے کانٹے اور کانٹے دار جھاڑیاں اگائے گی۔ اور تو کھیت کی سبزی کھائے گا۔ (19)= تو اپنے منہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا۔ جب تک کہ تو پھر زمین میں لوٹ نہ جائے۔ اس لئے کہ تو اس سے نکالا گیا ہے۔ کیونکہ تو خاک ہے۔ اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔ (20)= اور آدم نے اپنی بیوی کا نام حوا رکھا اس لئے کہ وہ سب زندوں کی ماں ہے۔ (21)= اور خداوند خدا نے آدم اور اس کی بیوی کے واسطے چمڑے کے کرتے بنا کر انکو پہنائے۔ (22)= اور خداوند خدا نے کہا۔ دیکھو۔ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم سے ایک مانند ہو گیا۔ اب کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اپنا ہاتھ بڑھائے اور حیات کے درخت سے بھی کچھ لے کر کھائے۔ اور ہمیشہ جیتا رہے۔ (23)= اس لئے خداوند خدا نے اس کو باغ عدن سے باہر کر دیا۔ تا کہ اس زمین کی جس میں سے وہ لیا گیا تھا۔ کھیتی کرے۔ (24)= چنانچہ اس نے آدم کو نکال دیا۔ اور باغ عدن کے مشرق کی طرف کروبیوں (یعنی پہرہ دار فرشتوں) کو اور چوگرد گھومنے والی شعلہ زن

تلوار کو رکھا۔ کہ وہ زندگی کے درخت کے راہ کی حفاظت کریں۔

5-5=اور آدم کی عمر نو سو تیس برس کی ہوئی۔ تب وہ مرا۔

رومیوں 5-(5)=پس اس طرح ایک آدمی (سے خدا کی نافرمانی کے) سبب سے گناہ دنیا میں آیا۔ اور گناہ کے سبب سے موت آئی۔ اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی۔ اس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔

دُنیا میں پہلا قتل

پیدائش 4-(1)=اور آدم اپنی بیوی حوا کے پاس گیا۔ اور وہ حاملہ ہوئی۔ اور اس کے قائن پیدا ہوا۔ تب اس نے کہا۔ مجھے خداوند سے ایک مرد ملا۔ (2)=پھر قائن کا بھائی ہابل پیدا ہوا۔ اور ہابل بھیڑ بکریوں کا چرواہا تھا۔ اور قائن کسان تھا۔ (3)=چند روز بعد یوں ہوا۔ کہ قائن اپنے کھیت کے پھل کا ہدیہ خداوند کے واسطے لایا۔ (4)=اور ہابل بھی اپنے بھیڑ بکریوں کے کچھ پہلوٹھے بچوں کا اور کچھ انکی چربی کا ہدیہ لایا۔ اور خداوند نے ہابل کو اور اس کے ہدیہ کو منظور کیا۔ (5)=پر قائن کو اور اس کے ہدیہ کو منظور نہ کیا۔ اس لئے قائن بہت غضبناک ہوا۔ اور اس کا منہ بگڑا۔ (6)=اور خداوند نے قائن سے کہا۔ تو کیوں غضبناک ہوا؟ اور تیرا منہ کیوں بگڑا ہوا ہے؟ (7)=اگر تو بھلا کرے تو کیا تو مقبول نہ ہوگا۔ اور اگر تو بھلا نہ کرے۔ تو گناہ دروازہ پر دبکا بیٹھا ہے۔ اور تیرا اشتاق ہے۔ پر تو اس پر غالب آ۔ (8)=اور قائن نے اپنے بھائی ہابل کو کچھ کہا۔ اور جب وہ دونوں کھیت میں تھے۔ تو یوں ہوا۔ کہ قائن نے اپنے بھائی ہابل پر حملہ کیا۔ اور اسے قتل ہی کر ڈالا۔ (یعنی بڑے بھائی نے اپنے ہی چھوٹے بھائی کو قتل کر ڈالا)۔

اللہ کی تعریف کیا ہے...... اللہ رحمٰن و رحیم ہے

اور اللہ نے موسیٰؑ سے کہا:۔

خروج 34-(6)=اور خدا ابدالآباد خدا موسیٰؑ کے سامنے آیا۔ اور فرمایا۔ خدا ابدالآباد خدا ہے۔ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ جس کا غضب کم اور معاف زیادہ کرنے والا ہے۔ (7)=ہزاروں کی بخشش اور معاف کرنے والا۔ بے انصافی، بے راہ روی اور لوگوں کے گناہوں کو برداشت کرنے والا، اور بے قصور کو قصور وار نہ ٹھہرانے والا۔ لیکن اگر کسی کے باپوں نے بے انصافی کی ہو۔ تو اس کی سزا ان باپوں کے بچوں کو اور پھر ان بچوں کے بچوں کو دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ ان کی تیسری اور چوتھی پشت تک سزا دیتا ہوں۔

خدائے واحد

خروج 20-(1)=اور خدا نے یہ باتیں کوہ سینا پر (حضرت موسیٰؑ) کو کہیں۔

(2)= میں وہ ابدی خدا ہوں۔ جو تمہیں ملک مصر میں سے غلامی سے چھٹکارا دلوا کر نکال لایا ہے۔
(3)= میرے مقابلے میں کسی اور کو خدا نہ بنانا۔
(4)= اپنے لئے کسی بھی ایسی چیز کی پوجا کے لئے گھڑ کر شکل نہ بنانا۔ چاہے وہ اوپر آسمانوں میں ہو۔ یا۔ زمین پر ہو۔ یا۔ زمین کے نیچے پانی میں ہو۔
(5)= تمہیں ان کو سجدہ نہیں کرنا۔ اور نہ ہی ان کی عبادت کرنا ہے۔

☆ ☆ ☆

احبار 26-(1)= تم اپنے لئے بت نہ بنانا۔ اور نہ کوئی تراشی ہوئی مورت۔ یا۔ کوئی لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا۔ اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبیہ دار پتھر رکھنا۔ کہ اسے سجدہ کرو۔ اس لئے کہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں۔

استثنا۔4-(15)= اور یہ بات اپنے دل و دماغ میں اچھی طرح سے رکھو کہ جب خدا ابدالآباد خدا نے حورب کے مقام پر تم سب سے آگ کے اندر سے بات کی تھی۔ تو تم نے کوئی شبیہ یا شکل و صورت نہیں دیکھی تھی۔ (16)= ایسا نہ کرنا۔ کہ غلط راستہ اختیار کرلو۔ اور بت گھڑ لو۔ اور کسی نر یا مونث کی تشبیہ بنالو۔ (17)= کسی جانور کی شکل جو زمین پر ہو۔ یا کسی پرندے کی شکل جو آسمانوں میں اڑتا ہو۔ (18)= یا کسی ایسی چیز کی تشبیہ جو زمین پر رینگتی ہو۔ یا مچھلی کی تشبیہ جو زمین کے نیچے پانی میں ہوتی ہے۔ (19)= اور ایسا نہ ہو۔ کہ تم آسمان کی طرف نظر کرو۔ اور سورج۔ اور چاند۔ اور ستارے اور جو بھی چیزیں آسمان میں ہیں۔ دیکھو۔ تو تمہارے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں۔ اور ان ہی کی پوجا شروع کردو۔ جو کہ دراصل اللہ نے آسمان کی ان ساری چیزوں کو تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے۔

5-(7)= میرے مقابلے میں تمہیں کسی دوسرے خدا پر ایمان نہیں لانا چاہیے۔ (8)= اور تمہیں کسی چیز کی بھی تشبیہ گھڑنی نہیں چاہیے۔ یا کسی بھی ایسی چیز کی شکل جو آسمانوں میں ہو۔ یا زمین کے نیچے پانی میں ہو۔ (9)= نہ ہی تمہیں ان کے آگے سجدہ کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی ان کی پوجا کرنا چاہیے۔ کیونکہ میں تمہارا خدا ابدالآباد خدا ہوں۔ اور غیرت مند خدا ہوں۔ اور ایسی برائی کرنے والوں کی تیسری اور چوتھی پشت تک کی اولاد کو سزا دیتا ہوں۔ جو مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ (10)= اور ان لوگوں کی ہزاروں پشتوں تک رحم کرتا ہوں۔ جو مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

7-(25)= ان کے گھڑے ہوئے خیالی خداؤں کی تشبیہوں کو تمہیں آگ میں جلا دینا چاہیے۔ اور ان پر جو سونا یا چاندی ہو۔ اس کا لالچ نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی تمہیں لینا چاہیے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ تمہارے لئے پھندا بن جائے۔ کیونکہ یہ خدا کے نزدیک نفرت انگیز بات ہے۔ (26)= اور نہ ہی یہ نفرت انگیز چیز تمہیں اپنے گھر میں لانی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی طرح رد کردیئے جاؤ۔ تمہیں اس سے باز رہنا چاہیے اور سخت نفرت کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہ چیز ملامت شدہ ہے۔

نذر ماننا، چڑھاوہ چڑھانا

استثنا۔16-(16)= تمہارے تمام مردوں کو سال میں اللہ کے سامنے تین دفعہ ایسی جگہ حاضری دینی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مخصوص کی ہو۔ ایک تو بے خمیری روٹی کی عید پر۔ ایک ہفتوں کی عید پر۔ اور ایک عیدالمظال پر۔ اور انہیں اللہ کے سامنے خالی ہاتھ حاضر نہیں ہونا چاہیے۔(17)= اور ہر آدمی اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے سے اپنی طاقت کے مطابق لے کر آئے۔

23-(22)= اور جب بھی تم خدا کو نذرانہ دینے کی نذر مانو۔ تو تمہیں یہ دینے میں ذرا دیر نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ تم سے لے۔ اور اگر تم ایسا نہ کرو گے۔ تو یہ تمہارے سر پر گناہ ہو گا۔(23)= اور جو بات تمہارے ہونٹوں سے نکلی ہے۔ اسے پورا کرنا چاہیے۔ اور نذرانہ کھلے دل سے دینا چاہیے۔ ایسے ہی جیسا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو نذرانہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ ایسے ہی جیسے تم نے اپنے منہ سے بولا تھا۔

17-(1)= اور تمہیں اللہ کے نام پر کوئی ایسی بھیڑ، بکری یا جانور قربان نہیں کرنا چاہیے۔ جو نقصدار ہو۔ یہ بات اللہ کے نزدیک نہایت نفرت والی ہے۔

خروج۔22-(19)= اور جو بھی اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا کسی دوسرے خدا کے نام قربانی کرے۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دو۔

20-(20)= تمہیں نہ ہی تو میرے مقابلے میں چاندی کے بت بنانے چاہئیں اور نہ ہی کوئی خدائی بت سونے کا بنانا چاہیے۔

موسیٰ کی پیدائش اور پرورش

یوسف کے مصر میں آنے کے بعد عبرانیوں کو وہاں رہتے ہوئے تقریباً چار سو برس ہو گئے تھے۔

خروج۔1-(8)= تب مصر میں ایک نیا بادشاہ ہوا۔ جو یوسف کو نہیں جانتا تھا۔(9)= تو اس نے اپنی قوم کے لوگوں سے کہا۔ دیکھو۔ اسرائیلی ہم سے زیادہ اور قوی ہو گئے ہیں۔(10)= سو آؤ۔ ہم ان سے حکمت سے پیش آئیں۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ جب وہ اور زیادہ ہو جائیں۔ اور اس وقت جنگ چھڑ جائے۔ تو وہ ہمارے دشمنوں سے مل کر ہم سے لڑیں۔ اور ملک سے نکل جائیں۔(15)= (تو دیگر تکلیفیں دینے کے ساتھ ساتھ) مصر کے بادشاہ نے عبرانی دائیوں سے کہا۔(16)= کہ جب تم عبرانی عورتوں کو بچہ جناؤ۔ تو اگر لڑکا ہو۔ تو مار ڈالنا۔ اور اگر لڑکی ہو تو زندہ رہنے دینا۔(17)= لیکن خدا کے ڈر سے انہوں نے ایسا نہ کیا۔(18)= جب بادشاہ نے ان سے پوچھا کہ وہ ایسا کیوں نہیں کرتیں۔

(19)=تو دائیوں نے فرعون سے کہا۔ کہ عبرانی عورتیں۔ مصری عورتوں کی طرح نہیں ہیں۔ وہ ایسی مضبوط ہیں کہ دائیوں کے پہنچنے سے پہلے ہی جن کے فارغ ہو جاتی ہیں۔

(22)=اس پر بادشاہ فرعون نے اپنی قوم کے سب لوگوں کو تاکیداً کہا۔ کہ عبرانیوں کے جو بیٹا ہو۔ تم اسے دریا میں ڈال دینا۔ اور جو بیٹی ہو۔ اسے چھوڑ دینا۔

6-(20)=عمرام نے اپنی پھوپھی یوکبید سے بیاہ کیا تھا۔ جس سے ہارون علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ عمرام 137 سال زندہ رہا۔

2-(2)=جو یوکبید حاملہ ہوئی۔ اور اس کے بیٹا ہوا۔ تو یہ دیکھ کر کہ بچہ خوبصورت ہے۔ تین مہینے تک اسے چھپا کر رکھا۔ (3)=اور جب اسے اور چھپا نہ سکی۔ تو اس نے سرکنڈوں کا ایک ٹوکرا لیا۔ اور اس پر چکنی مٹی اور رال لگا کر لڑکے کو اس میں رکھ دیا۔ اور اسے دریا کے کنارے جھاؤ میں چھوڑ آئی۔ (4)=اور اس کی بہن دور کھڑی رہی۔ تاکہ دیکھے۔ کہ اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے۔ (5)=اور فرعون کی بیٹی دریا پر غسل کرنے آئی۔ اور اس کی سہیلیاں دریا کے کنارے کنارے ٹہلنے لگیں۔ تب اس نے جھاؤ میں وہ ٹوکرا دیکھ کر اپنی سہیلی کو بھیجا۔ کہ اسے اٹھا لائے۔ (6)=جب اس نے کھولا۔ تو لڑکے کو دیکھا۔ اور وہ بچہ رو رہا تھا۔ اسے اس پر رحم آیا۔ اور کہنے لگی۔ یہ کسی عبرانی کا بچہ ہے۔ (7)=تب بچے کی بہن نے فرعون کی بیٹی سے کہا۔ میں جا کر عبرانی عورتوں میں سے ایک دائی تیرے پاس بلا لاؤں۔ جو تیرے لئے اس بچے کو دودھ پلایا کرے۔ (8)=فرعون کی بیٹی نے اسے کہا۔ جا۔ وہ لڑکی جا کر اس بچے کی ماں کو بلا لائی۔ (9)=فرعون کی بیٹی نے اس سے کہا۔ تو اس بچے کو لے جا کر میرے لئے دودھ پلا۔ میں تجھے اجرت دیا کروں گی۔ وہ عورت اس بچے کو لے جا کر دودھ پلانے لگی۔ (10)=جب بچہ کچھ بڑا ہوا۔ تو وہ اسے فرعون کی بیٹی کے پاس لے گئی۔ اور وہ اس کا بیٹا ٹھہرا۔ اور اس نے اس کا نام موسیٰ یہ کہہ کر رکھا۔ کہ میں نے اسے پانی سے نکالا۔

موسیٰ کا مدیان کو بھاگ جانا

خروج۔2-(11)=جب موسیٰ بڑا ہوا۔ تو باہر اپنے بھائیوں کے پاس گیا۔ اور ان کی مشقتوں پر اس کی نظر پڑی۔ اور اس نے دیکھا کہ ایک مصری اس کے عبرانی بھائی کو مار رہا ہے۔ (12)=پھر اس نے ادھر ادھر نگاہ کی۔ اور جب دیکھا کہ وہاں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے۔ تو اس مصری کو جان سے مار کر اسے ریت میں چھپا دیا۔ (13)=پھر دوسرے دن باہر گیا۔ اور دیکھا کہ دو عبرانی آپس میں مار پیٹ کر رہے ہیں۔ تب اس نے اسے جس کا قصور تھا۔ کہا۔ کہ تو اپنے ساتھی کو کیوں مارتا ہے۔ (14)=اس نے کہا۔ تجھے کس نے ہم پر حاکم یا منصف مقرر کیا۔ کیا جس طرح تو نے اس مصری کو مار ڈالا مجھے بھی مار

ڈالنا چاہتا ہے؟ تب موسیٰ یہ سوچ کر ڈرا۔ کہ بلاشک یہ بھید فاش ہو گیا۔ (15)= جب فرعون کو اس بات کا پتہ چلا۔ تو چاہا کہ موسیٰ کو قتل کرے۔ لیکن موسیٰ اس سے پہلے ہی فرعون کے حضور سے بھاگ کر ملک مدیان کو چلا گیا۔ اور ایک کنوئیں کے نزدیک بیٹھ گیا۔

شادی:

خروج۔2-(16)= اور مدیان کے کاہن کی سات بیٹیاں تھیں۔ وہ آئیں اور پانی بھر بھر کر کھڑوں میں ڈالنے لگیں۔ تا کہ اپنے باپ کی بھیڑ بکریوں کو پلائیں۔ (17)= اور گڈریئے آ کر ان کو بھگانے لگے۔ لیکن موسیٰ کھڑا ہو گیا۔ اور اس نے ان کی مدد کی۔ اور ان کی بھیڑ بکریوں کو پانی پلایا۔ (18)= اور جب وہ اپنے باپ رعوایل کے پاس لوٹیں۔ تو اس نے پوچھا۔ کہ آج تم اس قدر جلد کیسے آ گئیں؟ (19)= انہوں نے کہا۔ ایک مصری نے ہم کو گڈریوں کے ہاتھ سے بچایا۔ اور ہمارے بدلے پانی بھر بھر کر بھیڑ بکریوں کو پلایا۔ (20)= اس نے اپنی بیٹیوں سے کہا۔ کہ وہ آدمی کہاں ہے؟ تم اسے کیوں چھوڑ آئیں؟ اسے بلا لاؤ کہ روٹی کھائے۔ (21)= اور موسیٰ اس شخص کے ساتھ رہنے کو راضی ہو گیا۔ تب اس نے اپنی بیٹی صفورہ کو موسیٰ کے ساتھ بیاہ دیا۔ (22)= اور اس کے ایک بیٹا ہوا۔ اور موسیٰ نے اس کا نام جیرسوم یہ کہہ کر رکھا کہ میں اجنبی ملک میں مسافر ہوں۔

خدا سے ملاقات:

خروج۔3-(1)= اور موسیٰ اپنے خسر یترو کی جو مدیان کا کاہن تھا۔ بھیڑ بکریاں چراتا تھا۔ اور وہ بھیڑ بکریوں کو ہنکاتا ہوا ان کو بیابان کی پرلی طرف سے خدا کے پہاڑ حورب کے نزدیک لے آیا۔ (2)= اور خداوند کا فرشتہ ایک جھاڑی میں سے آگ کے شعلہ میں اس پر ظاہر ہوا۔ اس نے نگاہ کی اور کیا دیکھتا ہے کہ ایک جھاڑی میں آگ لگی ہوئی ہے۔ پر وہ جھاڑی بھسم نہیں ہوتی۔ (3)= تب موسیٰ نے کہا، میں اب ذرا ادھر کترا کر دیکھوں۔ کہ یہ جھاڑی جلتی کیوں نہیں۔ (4)= جب خدا نے دیکھا کہ وہ دیکھنے کو کترا کر آ رہا ہے۔ تو خدا نے اسے جھاڑی میں سے پکارا۔ اور کہا۔ اے موسیٰ۔ اے موسیٰ۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ (5)= تب اس نے کہا۔ ادھر پاس مت آ۔ اپنے پاؤں سے جوتا اتار۔ کیونکہ جس جگہ تو کھڑا ہے۔ وہ مقدس زمین ہے۔

3-(6)= پھر اس نے کہا۔ میں تیرے باپ کا خدا۔ یعنی ابراہیم کا خدا۔ اور اضحاق کا خدا۔ اور یعقوب کا خدا ہوں۔ موسیٰ نے اپنا منہ چھپایا۔ کیونکہ وہ خدا پر نظر کرنے سے ڈرتا تھا۔ (7)= اور خدا نے کہا۔ میں نے اپنے لوگوں کی تکلیف جو مصر میں ہیں۔ خوب دیکھی۔ اور ان کی فریاد جو بیگار لینے والوں کے سبب سے ہے سنی۔ اور میں ان کے دکھوں کو جانتا ہوں۔ (8)= اور میں اترا ہوں۔ کہ ان کو مصریوں کے ہاتھ سے چھڑاؤں۔ اور اس ملک سے نکال کر ان کو ایک اچھے اور وسیع ملک میں جہاں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ یعنی کنعانیوں۔ اور

حتیوں۔ اور اموریوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کے ملک میں پہنچاؤں۔ (9)= دیکھ بنی اسرائیل کی فریاد مجھ تک پہنچی ہے۔ اور میں نے وہ ظلم بھی جو مصری ان پر کرتے ہیں دیکھا ہے۔ (10)= سو۔ اب جا۔ میں تجھے فرعون کے پاس بھیجتا ہوں۔ کہ تو میری قوم بنی اسرائیل کو مصر سے نکال لائے۔

سفر کوچ کی ابتداء

خروج۔6-(28)= جب خداوند نے ملک مصر میں موسیٰ سے باتیں کیں۔ تو یوں ہوا۔ (29)= کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ میں خداوند ہوں۔ جو کچھ میں تجھے کہوں۔ تو اسے مصر کے بادشاہ فرعون سے کہنا۔ (30)= موسیٰ نے خداوند سے کہا۔ دیکھ میرے ہونٹوں کا تو ختنہ نہیں ہوا (بولنے میں لکناہٹ ہے) فرعون کیونکر میری سنے گا۔

7-(1)= پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ دیکھ میں نے تجھے فرعون کے لئے گویا خدا ٹھہرایا۔ اور تیرا بھائی تیرا پیغمبر ہوگا۔ (2)= جو جو حکم میں تجھے دوں۔ سو تو کہنا۔ اور تیرا بھائی ہارون اس فرعون سے کہے۔ کہ وہ بنی اسرائیل کو اپنے ملک سے جانے دے۔ (3)= اور میں فرعون کے دل کو سخت کروں گا۔ اور اپنے نشان اور عجائب ملک مصر میں کثرت سے دکھاؤں گا۔ (4)= تو بھی فرعون تمہاری نہ سنے گا۔ تب میں مصر کو ہاتھ لگاؤں گا۔ اور اسے بڑی بڑی سزائیں دے کر اپنے لوگوں بنی اسرائیل کے جتھوں کو ملک مصر سے نکال لاؤں گا۔ (5)= اور میں جب ملک مصر پر ہاتھ چلاؤں گا۔ اور بنی اسرائیل کو ان میں سے نکال لاؤں گا۔ تب مصری جانیں گے کہ میں خداوند ہوں۔ (6)= تو موسیٰ اور ہارون نے جیسا خداوند نے ان کو حکم دیا تھا۔ ویسا ہی کیا۔ (7)= اور موسیٰ اسی برس اور ہارون تراسی برس کا تھا۔ جب وہ فرعون سے ہمکلام ہوئے۔

7-(8)= اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا۔ (9)= کہ جب فرعون تم سے کہے کہ اپنا معجزہ دکھاؤ۔ تو ہارون سے کہنا۔ یہ اپنی لاٹھی کو لے کر فرعون کے سامنے ڈال دے۔ تا کہ وہ سانپ بن جائے۔ (10)= اور موسیٰ اور ہارون۔ فرعون کے پاس گئے۔ اور انہوں نے خداوند کے حکم کے مطابق کیا۔ اور ہارون نے اپنی لاٹھی فرعون اور اس کے خادموں کے سامنے ڈال دی۔ اور وہ سانپ بن گئی۔

7-(11)= تب فرعون نے بھی داناؤں اور جادوگروں کو بلوایا۔ اور مصر کے جادوگروں نے بھی اپنے جادو سے ایسا ہی کیا۔ (12)= کیونکہ انہوں نے بھی اپنی اپنی لاٹھی سامنے ڈالی اور وہ سانپ بن گئیں۔ لیکن ہارون کی لاٹھی ان کی لاٹھیوں کو نگل گئی۔ (13)= اور فرعون کا دل سخت ہو گیا اور جیسا خداوند نے کہہ دیا تھا۔ اس نے ان کی نہ سنی۔

لاوی خاندان

خروج۔6-(20)= عمرام نے اپنی پھوپھی یوکبید (Jochebed) سے بیاہ کیا۔ جس سے موسیٰ اور

ہارون پیدا ہوئے اور عمرام کی عمر 137 سال ہوئی جب وہ فوت ہوا۔ موسیٰ کی عمر (80) سال اور ہارون کی عمر (83) تھی۔ جب انہوں نے فرعون سے بات کی تھی۔

معجزات

فرعون چونکہ بنی اسرائیل کو خدا کے نام قربانی دینے لئے جانے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔ لہٰذا مندرجہ ذیل معجزات دکھائے گئے۔

خروج۔7-(19)= خدا نے موسیٰ سے کہا کہ وہ ہارون سے کہے۔ کہ اپنا عصا لے اور اپنے اس بازو کو مصر کے پانیوں کی طرف بڑھائے۔ ان کے چشموں کی طرف۔ ان کے دریاؤں کی طرف۔ ان کے تالابوں کی طرف۔ اور ان کے جہاں جہاں بھی پانی جمع ہیں۔ ان کی طرف۔ اور وہ سب خون بن جائیں گے۔ اور تمام ارض مصر کا پانی خون میں بدل جائے گا۔ اور ان کے برتنوں کا پانی بھی خون میں بدل جائے گا۔ (20)= جیسا اللہ نے حکم دیا۔ موسیٰ اور ہارون نے ایسا ہی کیا۔ اور سارا پانی خون کی شکل میں بدل گیا۔ (21)= جس کی وجہ سے دریا کی تمام مچھلیاں مر گئیں۔ اور دریا سے بدبو آنے لگی۔ سو۔ مصری لوگوں کے لئے پینے کا پانی نہیں تھا۔ (24)= سو انہیں تازے پانی کے لئے کنوئیں کھودنے پڑے۔

......☆......☆......☆......

8-(1)= لیکن فرعون کا دل اب بھی (پتھر کی طرح) سخت ہی رہا۔ اور بنی اسرائیل کو جانے نہیں دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے پھر موسیٰ سے کہا۔ کہ وہ ہارون سے کہے۔ کہ تمہارا عصا لے کر اپنا بازو چشموں، دریاؤں اور تالابوں کی طرف بڑھائے۔ جس سے ساری کی ساری مینڈکیں مصر کی سرزمین پر آ جائیں گی۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ اور مینڈکیں آ گئیں۔ جن سے مصر کی ساری سرزمین ڈھانپ گئی۔

8-(2)= اور ہارون نے اپنا بازو مصر کے پانیوں کی طرف بڑھایا۔ جس سے مینڈکیں پانی سے باہر آ گئیں اور مصر کی ساری سرزمین کو ڈھانپ لیا۔

......☆......☆......☆......

8-(4)= اس کے بعد فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو پھر بلایا۔ اور ان سے وعدہ کیا کہ اگر مینڈکوں کا طوفان ختم ہو جائے۔ تو وہ بنی اسرائیل کو خدا واحد کے نام قربانی دینے کیلئے جانے کی اجازت دے دے گا۔ (8)= لہٰذا موسیٰ نے خداوند سے دعا کی۔ جس سے تمام مینڈکیں مر گئیں۔ (10)= لوگوں نے ان کو اکٹھا کر کے ان کے ڈھیر لگا دیئے۔ جس سے پورے ملک میں بدبو پھیل گئی۔ لیکن اب بھی فرعون اپنے وعدے پر قائم نہ رہا۔ اور بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا۔

......☆......☆......☆......

8-(12)= خداوند نے موسیٰ سے پھر کہا۔ کہ وہ ہارون سے کہے۔ کہ وہ تمہارا عصا اٹھائے۔ اور اسے زمین کے گردے پر مارے۔ جس سے مصر کی ساری سرزمین میں چیونٹیاں پیدا ہو جائیں گی۔ ہارون نے ایسا ہی کیا۔ اور چیونٹیوں کا طوفان برپا ہو گیا۔

8-(15)= فرعون کے درباری عاقلوں نے فرعون سے کہا کہ یہ خدائی کام ہے۔ اس سے اس کا دل اور سخت ہو گیا۔

☆ ☆ ☆

8-(16)= خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ صبح اٹھ کر فرعون کے پاس جانا۔ اور اس سے کہنا کہ میرے لوگوں کو جانے دو۔ تا کہ وہ میری عبادت کر سکیں۔ (17)= اگر تم ایسا نہیں کرو گے۔ تو میں کیڑے مکوڑوں، مچھروں کا تم پر اور مصر کی سرزمین پر طوفان بھیجوں گا۔

8-(18)= لیکن جوشن کی زمین پر جس علاقے میں میرے بندے رہتے ہیں۔ نہیں بھیجوں گا۔ (19)= اور میں اپنے اور تمہارے لوگوں میں تفریق رکھوں گا۔ اور یہ کل ظاہر ہو جائے گا۔ (20)= اور خداوند نے ایسا ہی کیا۔ (21)= پھر فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلایا۔ اور کہا۔ جاؤ۔ اور زمین میں۔ اپنے خدا کے نام قربانی کرو۔

8-(22)= لیکن موسیٰ نے کہا۔ کہ اگر ہم اپنے ابداً باد خدا کے نام قربانی یہاں کریں گے۔ تو مصری لوگ ہمیں پتھر مار مار کر ہلاک کر دیں گے۔

8-(23)= ہم تین دن کا سفر کر کے صحرا میں جا کر اپنے ابداً باد خدا کے نام قربانی کریں گے۔ اس پر فرعون رضا مند ہو گیا۔

8-(25)= موسیٰ نے کہا۔ کہ میں باہر جاتا ہوں۔ اور خدا واحد سے دعا کرتا ہوں۔ کہ اس سرزمین سے یہ مچھر چلے جائیں۔ لیکن فرعون بھی اور وعدہ خلافی اور دھوکا دہی نہ کرے۔ کہ لوگوں کو خدا واحد کے نام قربانی کرنے نہ جانے دے۔

8-(27)= اور خداوند نے موسیٰ کی دعا قبول کی۔ اور تمام کے تمام مچھر ہٹا دیئے۔ لیکن اس وقت پھر فرعون کا دل پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اور بنی اسرائیل کو نہ جانے دیا۔

☆ ☆ ☆

9-(1)= پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ اور اسے کہو۔ کہ عبرانیوں کا خدا کہتا ہے۔ کہ میرے بندوں کو جانے دو۔ تا کہ میری عبادت کریں۔ (2)= کیونکہ اگر تم ان کو جانے نہ دو گے۔

9-(3)= تو خداوند کا قہر تمہارے مویشیوں پر۔ تمہارے گھوڑوں پر، تمہارے گدھوں پر۔ تمہارے اونٹوں پر۔ تمہارے چہار پائیوں پر۔ تمہاری بھیڑ بکریوں پر پڑے گا۔ اور تباہ کن کیڑے مکوڑوں کی

بہتات ہوگی۔

9-(4)=اور اللہ تعالیٰ اسرائیلیوں کے جانوروں اور مصریوں کے جانوروں میں تفریق کرے گا۔ اور بنی اسرائیل کی کوئی چیز نہیں مرے گی۔

9-(6)= لیکن مصریوں کے سب کے سب مرجائیں گے۔ اور یہ اگلی صبح کو ایسا ہی ہوا۔

لیکن اس کے باوجود فرعون کا دل اور زیادہ سخت ہوا اور بنی اسرائیل کو جانے نہ دیا۔

......☆......☆......☆......

9-(8)=اور خداوند نے موسیٰ سے اور ہارون سے کہا۔ کہ آگ کی بھٹی سے مٹھی بھر کا لک/سہا گالو۔ اور فرعون کی آنکھوں میں جانے کیلئے آسمان کی طرف اوپر پھینکو۔ (یعنی چھینٹا مارو) (9)=اور یہ مصر کی تمام سرزمین میں گردا بن کر پھیل جائے گا۔ جس سے تمام آدمیوں اور تمام جانوروں کے جسموں پر رستے ہوئے پھوڑوں کی بیماری پھیل جائے گی۔ سارے مصر میں۔ (10)=اور انہوں نے آگ کی بھٹی سے کالک/سہا گالیا۔ اور فرعون کے سامنے کھڑے ہو کر اسے آسمان کی طرف پھینکا۔ جس سے تمام آدمیوں اور جانوروں کو رستے ہوئے پھوڑوں کی بیماری نے آ پکڑا۔

9-(11)= تو نقوش کے ماہر (عاقل) ان پھوڑوں کی وجہ سے موسیٰ کے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ کیونکہ یہ پھوڑوں کی بیماری ان نقوش کے ماہر اور سارے مصر میں فوراً پھیل گئی تھی۔ (12)=اور خداوند نے فرعون کا دل اور سخت کر دیا۔ اور اس نے ان کی ایک بات بھی نہ مانی۔

......☆......☆......☆......

9-(13)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ صبح صبح اٹھو۔ اور فرعون کے سامنے حاضر ہو جاؤ۔ اور اس سے کہو۔ کہ عبرانیوں (اسرائیلیوں) کا خدا یہ کہتا ہے۔ کہ میرے لوگوں کو میری عبادت کرنے کیلئے جانے دو۔

14(9)= کیوں کہ اس دفعہ میں اپنی تمام ایسی مہلک وبائیں تمہارے دل پر۔ تمہارے ملازموں پر۔ اور تمہارے لوگوں پر بھیجوں گا۔ کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تمام دنیا میں میرے جیسا اور کوئی نہیں۔ (15)=اگر میں چاہتا۔ تو تمہیں اور تمہارے لوگوں کو مہلک وبا میں ابھی بھی مبتلا کر دیتا۔ اور تم سب کا اس دنیا سے نام و نشان ہی مٹ جاتا۔ (16)= لیکن اس کی ایک خاص وجہ ہے۔ کہ میں نے تمہیں اتنی برتری بخشی ہے۔ کہ میں تمہیں اپنی طاقت دکھاؤں۔ اور تا کہ پوری دنیا میں میرے نام کا بول بالا ہو۔ (17)= لیکن تم نے اپنے آپ کو میرے ماننے والوں سے اتنا برتر کر لیا ہے۔ کہ تم انہیں جانے ہی نہیں دے رہے۔ (18)=اور دیکھو کل تقریباً اسی وقت میں اولوں کی بارش برساؤں گا۔ اور وہ ایسے اولوں کی بارش ہوگی کہ جس دن سے مصر کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایسی اب تک کبھی نہیں ہوئی۔ (19)= لہٰذا ابھی اپنے آدمی بھیجو۔ اور اپنے مویشیوں کو اور جو بھی باہر زمینوں میں ہے۔ اکٹھا کر کے گھروں میں لے آؤ۔ ورنہ جو مویشی یا آدمی زمینوں میں پایا گیا۔ ان پر

اولے پڑیں گے۔ جس سے وہ مرجائیں گے۔ (20)= فرعون کے جو افسران خداوند کی اس بات سے ڈرے۔ انہوں نے اپنے نوکروں کو حکم دیا۔ کہ خود بھی اور مویشیوں کو بھی لے کر گھروں کے اندر چلے جائیں۔

9-(21)= اور جس نے خداوند کی اس بات کی کوئی قدر نہ کی۔ اس نے اپنے ملازم اور مویشی زمینوں ہی میں رہنے دیئے۔ (22)= اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاؤ۔ کہ مصر کی سرزمین میں آدمیوں پر۔ جانوروں پر۔ زمین میں فصلوں پر اولے پڑیں۔ (23)= تو موسیٰ نے اپنا عصا آسمان کی طرف اٹھایا۔ تو خداوند نے گرج چمک کے ساتھ زمین پر اولے اور آگ برسائی۔ اور اللہ نے سرزمین مصر پر اولے برسائے۔

9-(24)= سو اس واقع میں اولے اور ان کے ساتھ جلا دینے والی ایسی آگ برسی۔ کہ جب سے یہ قوم مصر کی بنیاد پڑی۔ ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔

9-(25)= اور ان اولوں نے پورے مصر کو لپیٹ میں لے لیا۔ تمام آدمیوں اور جانوروں سمیت، جو بھی باہر کھیتوں میں تھے۔ اور اولوں نے کھیتوں کی تمام فصلوں اور تمام درختوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

9-(26)= ماسوائے جوشن کے علاقے کے۔ کہ وہاں اولے نہیں برسے۔ کیونکہ وہاں بنی اسرائیل رہتے تھے۔ (27)= اور فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلا بھیجا۔ اور ان سے کہا۔ اس دفعہ مجھ سے گناہ ہوا ہے۔ خداوند پاک ہے۔ اور میں اور میرے لوگ غلط ہیں۔ (28)= خداوند سے التجا کرو۔ کیونکہ اس کی طرف سے اولے اور گرج چمک بہت ہو چکی۔ اور میں تمہیں جانے کی اجازت دیتا ہوں۔ اور اس سے زیادہ اب تم یہاں نہیں رہو گے۔

9-(29)= اور موسیٰ نے اس سے کہا۔ کہ ہم لوگ جیسے ہی شہر سے باہر چلے گئے۔ میں خداوند سے التجا کروں گا۔ اور یہ گرج چمک بند ہو جائے گی۔ اور نہ ہی مزید اولے پڑیں گے۔ یہ اس لئے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ زمین خداوند ہی کی ہے۔

9-(30)= لیکن میں جانتا ہوں کہ جہاں تک تمہارا اور تمہارے نوکروں کا تعلق ہے۔ تم خدا واحد سے نہیں ڈرو گے۔ (31)= لیکن کپاس کے بنولے اور جو کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ کیونکہ جو کی فصل بھی ابھی خول میں بند تھی اور اسی طرح بنولے بھی۔ (32)= لیکن گیہوں اور کٹھیا گیہوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کیونکہ وہ ابھی زیادہ بڑھے ہوئے نہ تھے۔ (33)= اور موسیٰ فرعون سے ہو کر شہر سے باہر گئے اور اپنے ہاتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے پھیلائے اور دعا مانگی۔ تو گرج چمک اور اولے پڑنے بند ہو گئے۔ اور زمین پر بارش پڑنا بھی رک گئی۔

9-(34)= اور جب فرعون نے دیکھا کہ بارش ہوئی۔ اولے پڑنے اور گرج چمک بند ہو گئی ہے۔ تو اس نے پھر وہی گناہ کرنا شروع کر دیا۔ اور اس کا دل اور اس کے نوکروں کے دل اور سخت ہو گئے۔ (35)= اور

فرعون کا دل سخت ہو گیا۔ اور نہ ہی اس نے بنی اسرائیل کو جانے دیا۔ اور خداوند نے موسیٰ کو ایسا ہی بتایا تھا۔

☆......☆......☆......

10-(1)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ جاؤ فرعون کے پاس۔ میں نے اس کا اور اس کے ملازموں کے دل سخت کر دیئے ہیں۔ تاکہ میں ان کے لئے نشانیاں اور مثالیں قائم کر دوں۔ (2)=اور تاکہ تم اپنی اولاد اور اولاد کی اولاد کے لئے یہ باتیں چھوڑ جاؤ۔ کہ میں نے مصر میں کیا کیا تھا۔ اور تم جان لو۔ کہ میں ہی خدا واحد ہوں۔ (3)=اور موسیٰ اور ہارون فرعون کے پاس گئے۔ اور اس سے کہا۔ کہ عبرانیوں کا خدا واحد کہتا ہے۔ کہ تم میرے سامنے عاجز ہونے سے کتنی دیر انکار کرتے رہو گے؟ جانے دو۔ میرے لوگوں کو۔ کہ میری عبادت کریں۔

10-(4)= کیونکہ اگر تم ان کو جانے سے روکو گے۔ تو یاد رکھو۔ کہ کل ٹڈیوں کا طوفان لاؤں گا۔ (5)= اور وہ زمین کو اس قدر ڈھانپ لیں گیں کہ زمین کسی کو نظر بھی نہ آئے گی۔ اور جو کچھ بھی زمین پر اولوں سے بچا کھچا ہے۔ کھا جائیں گی۔ اور ہر کھیت کا ہر درخت کھا جائیں گی۔ (6)=ان سے تمہارے گھر۔ اور تمہارے ملازموں کے گھر اور مصر کے سارے گھر بھر جائیں گے۔ ایسے کہ نہ تمہارے آباؤ اجداد نے اور نہ تمہارے آباؤ اجداد کے آباؤ اجداد نے اس وقت سے کہ جب انہوں نے اس زمین پر قدم رکھا تھا۔ آج دن تک ایسا دیکھا ہوگا۔ اور وہ مڑا اور فرعون سے باہر چلا گیا۔

10-(7)=اور فرعون کے ملازموں نے اسے کہا۔ یہ آدمی ہمارے لئے کتنی دیر مصیبت بنا رہے گا؟ ان لوگوں کو جانے دو۔ کہ وہ اپنے خدا واحد کی عبادت کر سکیں۔ کیا تمہیں ابھی بھی سمجھ نہیں آئی۔ کہ مصر خستہ حال ہو چکا ہے؟ (8)=اور فرعون نے موسیٰ اور ہارون کو بلوایا۔ اور ان سے کہا۔ جاؤ اور اپنے خدا کی پوجا کرو۔ تمہارے ساتھ بھلا جائے گا کون؟

10-(9)= اور موسیٰ نے جواب میں کہا۔ کہ ہمارے ساتھ جائیں گے۔ ہمارے جوان، ہمارے بوڑھے، ہمارے بیٹے، ہماری بیٹیاں اور ان کے علاوہ ہم ساتھ لے کر جائیں گے ہماری بھیڑ بکریاں اور ہمارے دوسرے جانور۔ کیونکہ یہ ہمارے خدا کے لئے نذرانہ ہوں گے۔ (10)=اور فرعون نے ان سے کہا۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ تمہارا خدا تمہاری کیا مدد کرتا ہے۔ میں تو صرف تمہیں اور تمہارے چھوٹوں کو جانے دوں گا۔ دیکھو تمہارے لئے خرابی ہی خرابی ہے۔ (11)= نہیں ایسا نہیں۔ تم اور تمہارے نو جوان تمہارے ساتھ جائیں۔ جاؤ اور اپنے خدا کی بات پوری کرو۔ کیونکہ تم یہی چاہتے ہو۔ اور انہیں فرعون کے دربار سے نکال دیا گیا۔

10-(12)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ مصر کی سرزمین کی طرف اپنا ہاتھ لمبا کرو۔ کہ ٹڈیوں کا طوفان آجائے۔ جو مصر کی ساری زمین کو ڈھانپ لیں گی۔ اور کھیتوں کے تمام فصل حتیٰ کہ جو اولوں سے

بچ گئے تھے۔وہ بھی سب کھا جائیں گی۔(13)=اور موسیٰ نے اپنا عصا مصر کی سرزمین کی طرف بڑھایا۔ تو خدا نے مشرق سے آنے والی ہوا کو حکم دیا۔کہ تیز چل۔اور یہ سارا دن اور ساری رات مصر کی طرف تیز چلتی رہی۔اور جب صبح ہوئی۔تو اس مشرق سے آنے والی ہوا کے ساتھ مکڑیوں کا طوفان آ گیا۔(14)= اور مکڑیوں نے مصر کی تمام سرزمین کو ڈھانپ لیا۔مگر مصر کی حد تک ہی رہیں۔اس سے باہر نہیں گئیں۔ اور وہ بہت تعداد میں تھیں۔اور اس سے پہلے اتنی تعداد میں مکڑیاں نہ کبھی آئیں۔اور نہ کبھی آئیں گی۔

10-(15)=وہ اتنی تھیں کہ انہوں نے مصر کی تمام زمین کو ڈھانپ لیا تھا۔ایسا کہ پوری زمین سیاہ نظر آتی تھی۔اور انہوں نے پورے ملک کی کھیتوں کا فصل اور درختوں کا پھل جو اولوں سے بچ گیا تھا۔کھا دیا۔اور نہ درختوں پر کوئی سبز پتہ رہا اور نہ ہی کھیتوں میں کوئی سبزہ زاری۔اور پورے ملک کا یہی حال تھا۔(16)=تو فرعون نے پھر فوراً موسیٰ اور ہارون کو بلوا بھیجا۔اور کہا کہ مجھ سے تمہارے خدا کے خلاف اور تمہارے خلاف گناہ ہوا ہے۔(17)=اور میں تم سے التجا کرتا ہوں کہ میرا یہ گناہ معاف کر دو۔اور اپنے خدا سے دعا مانگو۔کہ یہ موت مجھ پر سے اس دفعہ ٹال دے۔(18)=اور موسیٰ فرعون کے دربار سے باہر گئے۔اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔

10-(19)=تو اللہ تعالیٰ نے مغرب سے تیز ہوا چلائی۔جو تمام مکڑیوں کو اڑا کر لے گئی۔اور بحر قلزم...... میں جا پھینکا۔اور مصر کی حدود میں ایک مکڑی بھی نہ رہی۔(20)= لیکن خدا نے فرعون کا دل اور سخت ہونے دیا۔اور اس نے بنی اسرائیل کو پھر جانے نہ دیا۔

......☆......☆......☆......

10-(21)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔کہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھاؤ۔تاکہ پورے مصر پر اندھیرا چھا جائے۔اور ایسا اندھیرا۔کہ اندھیرا ہی رہے۔(22)=اور موسیٰ نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلائے تو پورے مصر میں گہرا اندھیرا چھا گیا۔اور یہ تین دن تک رہا۔

10-(23)= تین دن ایسا اندھیرا رہا۔کہ کوئی بھی ایک دوسرے کو نظر نہ آتا تھا۔اور کوئی بھی اپنی جگہ سے ہلا نہ تھا۔لیکن بنی اسرائیل کے گھروں میں روشنی تھی۔(24)=اور فرعون موسیٰ کے پاس گیا۔اور کہا۔تم جاؤ۔اور اپنے خدا کی عبادت کرو۔اپنے چھوٹے ساتھ لے جاؤ۔مگر اپنے مویشی اور بھیڑ بکریاں یہاں ہی رہنے دو۔(25)= لیکن موسیٰ نے کہا۔کہ تمہیں ہم کو وہ سب چیزیں لے جانے کی اجازت دینی ہو گی۔جو ہم نے اپنے خدا واحد کے نام قربان کرنی ہیں۔(26)= ہمارے سارے جانور ہمارے ساتھ جانا چاہئیں۔ان میں سے یہاں ایک بھی نہیں رہنا چاہیے۔کیونکہ ہم جب تک وہاں نہیں پہنچتے۔ہمیں کوئی پتہ نہیں۔کہ ہم نے خدا واحد کے سامنے قربانی کیلئے کیا پیش کرنا ہے۔(27)= لیکن خداوند نے فرعون کے دل کو اور سخت ہونے دیا اور اس نے انکار کر دیا۔

10-(28)=اور فرعون نے موسیٰ سے کہا۔ میرے آنکھوں سے دور ہو جا۔ اور اپنی بات پر اڑا رہ۔ اور میرے سامنے نہ آنا۔ کیونکہ آئندہ جب تم میرا چہرہ دیکھو گے۔ تو تم مر جاؤ گے۔ (29)=اور موسیٰ نے کہا۔ کہ تم نے سچ بولا۔ کہ میں آئندہ تمہارا چہرہ نہ دیکھوں گا۔

.......☆.......☆.......☆.......

11-(1)=اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا۔ کہ میں فرعون اور مصر پر ایک اور مصیبت لاؤں گا۔ اس کے بعد وہ تمہیں جانے دے گا۔ اور ایسا جانے دے گا کہ تمہیں کسی چیز کی رکاوٹ نہیں کرے گا۔ (2)=اب تم اپنے لوگوں کے کانوں میں یہ بات ڈال دو۔ کہ ہر مرد اپنے مصری مرد سے۔ اور ہر عورت اپنی مصری عورت سے۔ چاندی اور سونے کے برتن مانگے۔

11-(3)=اور اللہ نے ان لوگوں کے حق میں مصری لوگوں کے دل نرم کر دیئے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تھا کہ پورے مصر میں اور فرعون کے ملازموں میں۔ موسیٰ بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔

11-(4)=اور موسیٰ نے اپنے لوگوں سے کہا کہ خداوند نے فرمایا ہے کہ وہ پورے مصر میں آدھی رات کو ایک قہر نازل فرمائے گا۔

11-(5)=اور پورے مصر میں پہلوٹھے (پہلا بچہ/بچی) بچے بچیاں مر جائیں گے۔ فرعون کے پہلے بچے سے لے کر جو کہ تخت پر بیٹھتا ہے۔ اور اس عورت کے بچے تک جو چکی پیستی ہے۔ اور اسی طرح جانوروں کے پہلے بچے بھی مر جائیں گے۔

11-(6)=اور پورے مصر میں اس قدر رونا دھونا اور شور وغل ہو گا کہ نہ ایسا کبھی پہلے ہوا۔ اور نہ پھر کبھی ایسا ہو گا۔ (7)= لیکن بنی اسرائیل اور اس کے جانوروں پر ایک کتے تک کی آواز نہ آئے گی۔ تا کہ تمہیں یہ معلوم ہو جائے کہ خداوند اسرائیلیوں اور مصریوں میں فرق کی پہچان رکھتا ہے۔ (9)=اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا۔ کہ فرعون تمہاری بات نہ مانے گا۔ وہ اس لیے کہ میرے عجوبے ملک مصر میں اور زیادہ ہو جائیں۔

12-(12)= سو۔ ایک رات ملک مصر پر سے میرا گذر ہو گا۔ اور میں مصر کے تمام پلوٹھوں پر پھنکار ماروں گا۔ چاہے وہ آدمیوں کے ہوں۔ یا جانوروں کے ہوں۔ اور مصر کے تمام خداؤں پر۔ اور یہ فیصلے میرے ہوں گے۔ صرف میں ہی خدا واحد ہوں (بادشاہی صرف میری ہی ہے)۔

12-(14)= لیکن اسرائیلیوں کو کچھ نہیں ہو گا۔ لہٰذا یہ دن تمہارے لئے ایک یادگار دن ہو گا۔ اور تم نے اور تمہاری آنے والی نسلوں نے اس دن خدا کی رضا کے لیے عید منانا ہو گی۔ اور یہ شریعت ہمیشہ کیلئے ہے۔

12-(29)=اور پھر اس رات آدھی رات کو مصر کے تمام پلوٹھوں پر خداوند کی پھنکار پڑی۔ فرعون کے اس پلوٹھے (پہلے) بچے سے لے کر جو کہ تخت پر بیٹھتا تھا۔ اس قیدی کے پہلوٹھے بچے تک کہ جو زمین دوز قید کی کوٹھریوں میں بند تھے۔ اور اسی طرح جانوروں کے پہلوٹھوں تک۔ (30)=اور رات کو۔

فرعون۔اس کے ملازم اور سارا مصر جاگ اٹھا۔اور مصر میں قہر مچ گیا۔کوئی ایسا گھر نہ تھا۔جس میں کوئی نہ مرا ہو۔(31)= اور فرعون نے اس رات موسیٰ اور ہارون کو بلوایا۔اور کہا۔اٹھو اور میرے لوگوں سے دور نکل جاؤ۔تم اور بنی اسرائیل بھی۔جاؤ۔اور اپنے خدا کی بات پوری کرو۔جیسا کہ تم کہتے ہو۔(32)=اور اپنے جانور اور بھیڑ بکریاں بھی لے جاؤ۔جیسا کہ تم کہتے ہو۔اور جاتے بنو۔اور مجھے بھی معاف کرو۔

12-(33)=اور پورا مصر چاہتا تھا۔کہ بنی اسرائیل یہاں سے جلدی جلدی نکلیں۔ورنہ ہم تو سب مر گئے۔(35)=اور بنی اسرائیل نے موسیٰ کے کہنے کے مطابق ہی کیا۔کہ انہوں نے مصریوں سے چاندی کے برتن اور سونے کے برتن۔اور اوپر والے لباس مانگے۔(36)=اور خدا نے مصریوں کے دلوں میں بنی اسرائیل کی عزت اور نرمی پیدا کی۔اور جو کچھ بھی بنی اسرائیل نے مانگا مصریوں نے دے دیا۔اور انہوں نے مصر خالی کر دیا۔(37)=اور بنی اسرائیل نے (رعمسیس سے) سکات تک سفر کیا۔اس میں چھ لاکھ مرد اور عورتیں تھیں۔اور بچے اس کے علاوہ تھے۔(38)=اور اسی طرح ملا جلا لشکر بھی ساتھ تھا۔جس میں جانور، بھیڑ بکریاں اور بہت سارے مویشی شامل تھے۔

12-(40)=اور بنی اسرائیل مصر میں کل چار صد تیس برس ٹھہرے۔پھر اس کے بعد یہ خدا کے مہمان ماہ عیب میں مصر کو چھوڑ گئے۔(42)=اور یہ رات خدا کو یاد کرنے کی رات ہے۔کہ اس رات اس نے بنی اسرائیل کو سرزمین مصر سے باہر لایا۔اور یہ رات بنی اسرائیل کیلئے ان کی آنے والی پشتوں تک خدا کی عبادت کی رات ہے۔

12-(43)=اور خداوند نے موسیٰ اور ہارون سے کہا کہ یہ شریعت جاری رکھنا ہے کہ اس سے کوئی اجنبی نہ کھائے۔(44)= لیکن ہر شخص کا وہ نوکر جو خریدا گیا ہو۔اور اس کا ختنہ کر دیا گیا ہو۔وہ کھا سکتا ہے۔

12-(45)= مگر ایک عارضی قیام کرنیوالا اور عارضی نوکر نہیں کھا سکتا۔

اللہ راہ راست پر چلنے والوں کی مدد کرتا ہے

خروج۔23-(20)= دیکھو۔میں نے تمہارے پاس اپنا رسول بھیجا ہے۔کہ تمہیں راستہ دکھائے۔اور تمہیں اس جگہ لے جائے۔جو میں نے تمہارے لئے تیار کر رکھی ہے۔

23-(21)=اس کی طرف توجہ کرو۔اور جو کہتا ہے۔اسے سنو۔اسے غصہ نہ دلاؤ۔کیونکہ وہ تمہاری گمراہی برداشت نہ کرے گا۔کیونکہ اس میں میرا نام ہے۔(یعنی وہ وہی بات کہتا ہے۔جو میں چاہتا ہوں)۔(22)= لیکن اگر تم اس کا کہنا سنو گے۔اور وہ سب کچھ کرو گے۔جو میں بولتا ہوں۔تو پھر تمہارے دشمنوں کا دشمن اور تمہارے مد مقابلوں کا مد مقابل میں ہوں گا۔(23)=اور پھر میرا فرشتہ

تمہارے آگے آگے ہوگا اور تمہیں اموریوں اور حتیوں اور فرزیوں اور کنعانیوں اور حویوں اور یبوسیوں تک لے جائے گا۔ اور میں انہیں جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔(24)= تم ان کے خداؤں کو سجدہ مت کرنا۔ اور نہ ہی ان کی خدمت کرنا۔ اور نہ ہی ان کے افعال کو اپنانا۔ اور تم انہیں شکست دینا۔ اور ان کی تمام یادگاریں توڑ پھوڑ دینا۔(25)= اور تم صرف اپنے خدا واحد ہی کی عبادت کرنا۔ اور وہ تمہارے کھانے پینے میں برکت عطا فرمائے گا۔ اور میں تمہارے سب دُکھ درد دُور کر دوں گا۔(26)= نہ ہی جانوں کو کوئی غم ہوگا۔ اور نہ ہی زمین بنجر ہوگی۔ اور تم خوشی کے دن گذارو گے۔

23-(27)= تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے۔ میں دہشت برپا کروں گا۔ اور تم جن لوگوں کی طرف جاؤ گے۔ میں ان کو درہم برہم کر دوں گا۔ اور میں ایسا کروں گا کہ تمہارے دشمن پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے۔ (28)= اور میں تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے بھڑ (یعنی ڈنگ مارنے والی مکھیوں) کا طوفان بھیجوں گا۔ جو تمہارے وہاں جانے سے پہلے ہی حویوں، کنعانیوں اور حتیوں کو بھگا دیں گی۔(29)= میں تمہارے وہاں جانے سے ایک سال پہلے تک نہ بھگاؤں گا۔ کیونکہ اس سے کھیت غیر آباد ہو جائیں گے۔ اور تمہارے مقابلے میں مویشیوں کی تعداد زیادہ ہو جائے گی۔(30)= اور میں انہیں وہاں سے تمہارے سامنے آہستہ آہستہ نکالوں گا۔ یہاں تک کہ تم کامیاب نہ ہو جاؤ۔ اور کھیتوں کے مالک نہ بن جاؤ۔ (31)= اور میں تمہاری حدیں (بحر قلزم) سے لے کر فلسطینی سمندر تک اور صحرا سے دریائے فرات تک کر دوں گا۔ کیونکہ ان جگہوں کے رہائشی تمہارے قبضے میں کر دوں گا۔ اور تم خود اپنے ہاتھوں سے انہیں وہاں سے نکال دینا۔ تم ان سے کوئی معاہدہ نہ کرنا۔ اور نہ ہی ان کے خداؤں سے۔ اگر وہ رہیں گے۔ تو میرے خلاف گناہ کریں گے۔ اور تم نے اگر ان کے خداؤں کی پوجا کی۔ تو یقیناً یہ تمہارے لئے پھندا ہو گا۔ (یعنی تمہیں اپنے جیسا ہی کر دیں گے)۔

بنی اسرائیل کا مصر سے خروج

خروج۔ بنی اسرائیل نے فرعون کی اجازت سے ملک مصر چھوڑا۔ اس کے باوجود اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور ان کو روکنے کیلئے ان کے پیچھے ہولیا۔

خروج۔14-(4)= جب فرعون۔ بنی اسرائیل کو مصر سے جانے کی اجازت دے دے گا۔ تو بعد میں۔ میں فرعون کے دل کو سخت کر دوں گا۔ اور وہ انکا پیچھا کرے گا۔ اور میں فرعون اور اس کے سارے لشکر پر مہربان ہوں گا۔ اور مصری جان لیں گے۔ کہ خداوند میں ہوں۔ اور انہوں نے ایسا ہی کیا۔(5)= جب مصر کے بادشاہ کو خبر ملی۔ کہ وہ لوگ چل دیئے۔ تو فرعون اور اس کے خادموں کا دل ان لوگوں کی طرف سے پھر گیا۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم لوگوں نے یہ کیا کیا۔ کہ اسرائیلیوں کو اپنی خدمت سے چھٹی دے کر ان

کو جانے دیا۔ (6)= تب اس نے اپنا رتھ تیار کروایا۔ اور اپنی قوم کے لوگوں کو ساتھ لیا۔ (7)= اور اس نے چھ سو چنے ہوئے رتھ۔ بلکہ مصر کے سب رتھ لئے۔ اور ان سبھوں میں سرداروں کو بٹھایا۔ (8)= اور خداوند نے مصر کے بادشاہ فرعون کے دل کو سخت کر دیا۔ اور اس نے بنی اسرائیل کا پیچھا کیا۔ کیونکہ بنی اسرائیل بڑے فخر سے نکلے تھے۔ (9)= اور مصری فوج نے فرعون کے سب گھوڑوں اور رتھوں اور سواروں سمیت ان کا پیچھا کیا۔ اور ان کو جب وہ سمندر کے کنارے فی ہخیر وت کے پاس بعل صفون کے سامنے ڈیرا لگا رہے تھے۔ جا لیا۔ (10)= اور جب فرعون نزدیک آ گیا۔ تب بنی اسرائیل نے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ کہ مصری ان کا پیچھا کئے چلے آتے ہیں۔ اور وہ نہایت خوف زدہ ہو گئے۔ تب بنی اسرائیل نے خدا سے فریاد کی۔ (11)= اور موسیٰ سے کہنے لگے۔ کیا مصر میں قبریں نہ تھیں۔ جو تو ہم کو وہاں سے مرنے کے لئے بیابان میں لے آیا ہے۔ تو نے ہم سے یہ کیا کیا۔ کہ ہم کو مصر سے نکال لایا۔ (12)= ہم تجھ سے مصر میں یہ بات نہ کہتے تھے۔ کہ ہم کو رہنے دے۔ کہ ہم مصریوں کی خدمت کریں۔ کیونکہ ہمارے لئے مصریوں کی خدمت کرنا بیابان میں مرنے سے بہتر ہوتا۔ (13)= تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا ڈرو مت۔ چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو۔ جو وہ آج تمہارے لئے کرے گا۔ کیونکہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو۔ ان کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔ (14)= خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا۔ اور تم خاموش رہو گے۔ (15)= اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ تو کیوں مجھ سے فریاد کر رہا ہے۔ بنی اسرائیل سے کہہ۔ کہ وہ آگے بڑھیں۔ (16)= اور تو اپنی لاٹھی اٹھا کر اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا۔ اور اسے دو حصے کر۔ اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل جائیں گے۔ (17)= اور دیکھ میں مصریوں کے دل سخت کر دوں گا۔ اور وہ ان کا پیچھا کریں گے۔ اور میں فرعون اور اس کے سپاہ اور اس کے رتھوں اور سواروں پر ممتاز ہوں جاؤں گا۔ (18)= اور جب میں۔ فرعون اور اس کے رتھوں اور سواروں پر ممتاز ہو جاؤں گا تو مصری جان لیں گے کہ میں ہی خدا ہوں۔ 14-(19)= اور خدا کا فرشتہ جو اسرائیلی لشکر کے آگے آگے چلا کرتا تھا۔ جا کر ان کے پیچھے ہو گیا۔ اور بادل کا وہ ستون ان کے سامنے سے ہٹ کر ان کے پیچھے جا ٹھہرا۔ (20)= یوں وہ مصریوں کے لشکر اور اسرائیلی لشکر کے بیچ ہو گیا۔ سو۔ وہاں بادل بھی تھا۔ اور اندھیرا بھی۔ تو بھی رات کو اس سے روشنی رہی۔ پس وہ رات بھر ایک دوسرے کے پاس نہیں آئے۔ (21)= پھر موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا۔ اور خداوند نے رات بھر تند پوربی آندھی چلا کر اور سمندر کو پیچھے ہٹا کر اسے خشک زمین بنا دیا۔ اور پانی دو حصے ہو گیا۔ (22)= اور بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے۔ اور ان کے داہنے اور بائیں ہاتھ پانی دیوار کی طرح کھڑا تھا۔ (23)= اور مصریوں نے تعاقب کیا اور فرعون کے سب گھوڑے اور رتھ اور سوار ان کے پیچھے پیچھے سمندر کے بیچ میں چلے گئے۔ (24)= اور رات کے

پچھلے پہر خداوند نے آگ اور بادل کے ستون میں سے مصریون کے لشکر پر نظر کی۔ اور ان کے لشکر کو گھبرا دیا۔ (25)=اور اس نے ان کے رتھوں کے پہیوں کو نکال ڈالا۔ سو۔ ان کا چلانا مشکل ہو گیا۔ تب مصری کہنے لگے آؤ ہم اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگیں۔ کیونکہ خداوند ان کی طرف سے مصریون کے ساتھ جنگ کرتا ہے۔ (26)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھا تا کہ پانی مصریوں اور ان کے رتھوں اور سواروں پر پھر بہنے لگے۔ (27)=اور موسیٰ نے اپنا ہاتھ سمندر کے اوپر بڑھایا۔ اور صبح ہوتے ہوتے سمندر پھر اپنی اصلی قوت پر آ گیا۔ اور مصری الٹے بھاگنے لگے۔ اور خداوند نے سمندر کے بیچ ہی میں مصریون کو تہہ و بالا کر دیا۔ (28)=اور پانی پلٹ کر آیا۔ اور اس نے رتھوں اور سواروں اور فرعون کے سارے لشکر کو جو اسرائیلیوں کا پیچھا کرتا ہوا سمندر میں گیا تھا۔ غرق کر دیا۔ اور ان میں سے ایک بھی باقی نہ چھوٹا۔ (29)=پر بنی اسرائیل سمندر کے بیچ میں سے خشک زمین پر چل کر نکل گئے۔ اور پانی ان کے دہنے اور بائیں ہاتھ دیوار کی طرح رہا۔ (30)=سو۔ خدا نے اس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے اس طرح بچایا۔ اور اسرائیلیوں نے مصریوں کو سمندر کے کنارے مرے ہوئے پڑے دیکھا۔ (31)=اور اسرائیلیوں نے وہ بڑی قدرت جو خداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی۔ اور وہ لوگ خداوند سے ڈرے۔ اور خداوند پر اور اس کے بندہ موسیٰ پر ایمان لائے۔

خروج۔15-(1)=تو موسیٰ نے اور بنی اسرائیل نے خداوند کے لئے اس کی اونچی شان کا گیت گایا۔ (22)=اور اسرائیلی، موسیٰ کے ساتھ بحیرۂ قلزم (Red Sea) سے صحرا شور تک سفر میں رہے۔ اور وہاں صحرا میں ان کو تین دن تک پانی نہ ملا۔ (23)=اور جب وہ ایک خاص جگہ جہاں پانی تھا۔ پہنچے تو وہ پانی کڑوا تھا۔ اور پینے کے قابل نہ تھا۔ اس لئے اس جگہ کا نام مارہ رکھا گیا۔ (24)=اور لوگ موسیٰ کے خلاف باتیں کرنے لگے۔ کہ دیکھو۔ اب ہم پئیں کیا؟ (25)=تو موسیٰ نے خداوند کے سامنے مدد کے لئے ہاتھ پھیلائے تو خدا نے موسیٰ کو ایک لکڑی دکھائی۔ موسیٰ نے وہ لکڑی پانی میں ڈالی تو سارے مارہ کا پانی میٹھا ہو گیا۔

17-(1)=اور ان تمام بنی اسرائیل نے خدا کے حکم کے مطابق صحرائے سین سے سفر کوچ کر کے رفیدم کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ لیکن وہاں پر لوگوں کے پینے کا پانی میسر نہ تھا۔ (2)=وہاں وہ لوگ موسیٰ سے جھگڑا کر کے کہنے لگے کہ ہمیں پینے کیلئے پانی دے۔ موسیٰ نے ان سے کہا۔ کہ تم مجھ سے کیوں جھگڑتے ہو۔ اور خداوند کو کیوں آزماتے ہو؟ (3)=وہاں ان لوگوں کو بڑی پیاس لگی۔ سو وہ لوگ موسیٰ پر بڑبڑانے لگے۔ اور کہا۔ کہ تم ہم کو اور ہمارے بچوں کو اور چوپایوں کو پیاسا مارنے کیلئے ملک مصر سے کیوں نکال لایا؟ (4)=موسیٰ نے خداوند کے آگے مدد کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ اور فریاد کی کہ بتا میں ان لوگوں سے کیا کروں۔ وہ تو سب مجھے سنگسار کرنے کو ہیں۔ (5)=خدا نے موسیٰ سے کہا کہ لوگوں کی راہبری کر اور بنی اسرائیل کے بزرگوں میں سے چند کو اپنے ساتھ لے لے۔ اور جس لاٹھی سے تو نے دریا نیل پر مارا

تھا اسے اپنے ہاتھ میں لیتا جا۔(6)=دیکھ میں تیرے آگے جا کر وہاں حورب کی ایک چٹان پر کھڑا ہوں گا۔اور تو اس چٹان پر وہی عصا مارنا۔تو اس میں سے ان لوگوں کیلئے پینے کو پانی نکلے گا۔چنانچہ موسیٰ نے بنی اسرائیل کے بزرگوں کے سامنے ایسا ہی کیا۔کہ خدا کے حکم سے اس چٹان پر اپنا وہی عصا مارا۔تو پینے کے پانی کا چشمہ پھوٹ نکلا۔(7)=تو موسیٰ نے اس جگہ کا نام مساح اور مریبہ رکھا۔کیونکہ بنی اسرائیل نے وہاں جھگڑا کیا۔اور خدا کا امتحان لیا کہ خدا ہمارے بیچ میں ہے یا نہیں؟(8)=پھر عمالیق نے رفیدم میں اسرائیلیوں سے جنگ کی۔یہ اسرائیلیوں کے خلاف پہلی جنگ تھی۔

19-(1)= اور ملک مصر سے نکلنے کے پورے تین مہینے بعد اسی دن کو بنی اسرائیل صحرائے سینا میں پہنچے۔(2)= کیونکہ انہوں نے رفیدم سے کوچ کیا تھا اور صحرائے سینا میں آئے تھے۔جہاں انہوں نے پہاڑ کے سامنے صحرا میں پڑاؤ کیا۔(3)=اور موسیٰ اس پہاڑ پر چڑھ کر خدا کے پاس گیا۔اور خدا نے اسے پہاڑ پر سے کہا۔کہ تو یعقوب کے خاندان بنی اسرائیل سے یہ کہہ دے۔(10)= کہ آج اور کل کپڑے دھولیں اور پاک ہو جائیں۔(11)=اور تیسرے دن تیار رہیں۔کیونکہ اس دن خدا کوہ سینا پر سب لوگوں کے سامنے آئے گا۔(16)=جب تیسرا دن آیا۔تو صبح ہوتے ہی بادل گرجنے اور بجلی چمکنے لگی۔اور پہاڑ پر کالی گھٹا چھا گئی۔اور تند و تیز ہوا کی آواز بہت بلند ہوئی۔اور سب لوگ اپنی اپنی جگہوں میں کانپ گئے۔(17)=اور موسیٰ لوگوں کو خیمہ گاہوں سے باہر لائے۔کہ خدا سے ملائے۔اور وہ سب پہاڑ سے نیچے آ کھڑے ہوئے۔(18)=اور کوہ سینا پر دھواں ہی دھواں تھا۔کیونکہ خداوند آگ کی صورت میں آیا تھا۔اس لئے دھواں ایسا تھا۔جیسے آگ کی بھٹی کا دھواں ہو۔اور سارا پہاڑ بری طرح تھر تھرا گیا تھا۔(19)=اور جب نرسنگا کی آواز بہت ہی بلند ہوتی گئی تو موسیٰ بولنے لگا۔تو خدا نے اسے آواز کے ذریعے سے جواب دیا۔(20)=اور خداوند کوہ سینا پر آیا۔کوہ سینا کی چوٹی پر۔اور موسیٰ کو پہاڑ کی چوٹی پر بلایا۔تو موسیٰ وہاں گیا۔

موسیٰ کی خدا سے ملاقات کوہ سینا پر

19-(20)=اور خداوند کوہ سینا پر آیا۔کوہ سینا کی چوٹی پر۔اور موسیٰ کو پہاڑ کی چوٹی پر بلایا۔تو موسیٰ وہاں گئے۔(24)=تو خداوند نے موسیٰ سے فرمایا۔کہ واپس نیچے جاؤ اور پھر تم خود اور تمہارے ساتھ ہارون آئے۔لیکن کاہن اور عوام حدیں توڑ کر خداوند کے پاس اوپر نہ آئیں۔ایسا نہ ہو کہ وہ ان پر ٹوٹ پڑے۔

20-(1)=اور خدا نے کہا۔(2)=میں تمہارا خدا ابدالآباد خدا ہوں۔جس نے تمہیں ارض مصر سے باہر لایا ہے۔غلامی کے گھر سے۔(3)=میرے مقابلے میں تمہیں کسی اور کو خدا نہیں ماننا۔(4)=اور تمہیں کسی قسم کی خیالی صورت نہیں گھڑنا۔اور نہ ہی کسی ایسی چیز کی شکل جو کہ اوپر آسمان میں ہے۔یا۔جو کہ نیچے

زمین میں ہے۔یا۔جو کہ زمین کے نیچے پانی میں ہے۔(5)= تمہیں نہ تو ان کو سجدہ کرنا ہے۔اور نہ ہی عبادت۔کیونکہ میں تمہارا خدا ابدالآباد خدا بڑا غیور رہوں۔اور جو مجھ سے عداوت رکھتے ہیں۔ان کی اولاد کو تیسری اور چوتھی پشت تک باپ دادا کی بدکاری کی سزا دیتا ہوں۔(6)=اور ہزاروں پر جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں اور میرے حکموں کو مانتے ہیں۔ان پر رحم کرتا ہوں۔(7)=اور خداوند اپنے خدا کا نام بے فائدہ نہ لینا۔کیونکہ جو بھی اس کا نام فضول باتوں میں لیتا ہے۔خدا اس کو بے قصور نہیں ٹھہرائے گا۔

(27)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔تو بنی اسرائیل سے یہ کہنا۔کہ تم نے خود دیکھا۔کہ میں نے آسمان پر سے تمہارے ساتھ باتیں کیں۔(23)=تم میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔یعنی چاندی یا سونے کا دیوتا اپنے لئے نہ گھڑ لینا۔(29)=اور مٹی کی ایک قربان گاہ بنایا کرنا۔اور اس پر اپنی بھیڑ بکریوں اور گائے بیلوں کو سوختنی قربانیاں اور سلامتی کی قربانیاں چڑھانا۔اور جہاں جہاں میں اپنے نام کی یادگاری کراؤں گا۔وہاں میں تیرے پاس آ کر تجھے برکت دوں گا۔(25)=اور اگر تو میرے لئے پتھر کی قربان گاہ بنائے تو تراشے ہوئے پتھر سے نہ بنانا۔کیونکہ اگر تو اس پر اپنے اوزار لگائے تو تو اسے ناپاک کر دے گا۔(26)=اور تو میری قربان گاہ پر سیڑھیوں سے نہ چڑھنا۔ایسا نہ ہو۔کہ تیری برہنگی اس پر ظاہر ہو۔

34-(28)=سو۔وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا۔اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔اور اس نے ان تختیوں پر اس عہد کی باتوں کو یعنی دس احکام کو لکھا۔

من وسلویٰ / روٹی اور بٹیرے

خروج۔16-(1)=اور بنی اسرائیل کے سارے خدائی ٹولے نے ایلم سے صحرائے سین تک جو کہ ایلم اور سینا کے درمیان ہے۔ملک مصر سے نکلنے کے بعد دوسرے مہینے کے پندرھویں دن تک سفر کیا۔

16-(2)=اور اس صحرا میں بنی اسرائیل کے سارے ٹولے نے موسیٰ اور ہارون کے خلاف شور مچایا۔

(3)=اور بنی اسرائیل نے ان سے کہا۔کہ کاش ہم ملک مصر ہی میں خداوند کے ہاتھوں مر گئے ہوتے۔جہاں ہم گوشت سے بھری ہانڈیوں کے پاس بیٹھتے تھے۔اور جی بھر کر روٹی کھاتے تھے۔اور تم ہم کو اس صحرا میں اس لئے لے آئے ہو۔کہ بھوک سے ہم سب کو مار دو۔(4)= پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا۔دیکھو۔میں آسمان سے روٹیوں کی بارش کروں گا۔تو لوگ باہر جا کر ضرورت کے مطابق ہر روز اکٹھی کر لیا کریں۔یہ اس لئے کہ میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں۔کہ میرا کہنا کون مانتا ہے۔اور کون نہیں۔

16-(5)=اور وہ ایسا کریں۔کہ چھٹے دن جو کچھ انہوں نے اکٹھا کیا ہو۔وہ اس کو پکائیں۔اور وہ جو کچھ وہ روزانہ اکٹھا کر کے لاتے تھے۔وہ اس سے دگنا ہو جائے گا۔(6)=اور موسیٰ اور ہارون نے بنی اسرائیل سے کہا۔کہ شام کو تمہیں پتہ چل جائے گا۔کہ خداوند ہی تمہیں ملک مصر سے باہر لایا۔ہے۔

(7)=اور صبح کو تم خدا کی شان دیکھو گے۔ کہ تم جو اس کے خلاف شکایت کرتے ہو۔ وہ سنتا ہے۔ اور ہم کیا ہیں۔ کہ تم ہمارے خلاف باتیں کرتے ہو؟ (8)=اور موسیٰ نے کہا۔ کہ تم دیکھو گے کہ خدا تمہیں شام کو کھانے کے لئے گوشت اور صبح جی بھر کر کھانے کے لئے روٹی دے گا۔ یہ اس لئے کہ خدا تمہاری بڑبڑ سنتا ہے۔ جو تم اس کے خلاف کرتے ہو۔ اور ہماری کیا حیثیت ہے؟ تمہاری بڑبڑ ہمارے خلاف نہیں۔ بلکہ خدا کے خلاف ہوتی ہے۔ (9)=اور موسیٰ نے ہارون سے کہا۔ کہ جاؤ اور بنی اسرائیل کے اجتماع سے کہو۔ کہ خدا کی شکر گزاری کرو۔ اس نے تمہاری بڑبڑاہٹ اور ہائے ہائے سن لی ہے۔ (10)=اور ہارون نے بنی اسرائیل کے اجتماع کو یہ بات بتائی۔ تو وہ منہ پھیر کر کھلے صحرا کی طرف چل دیئے۔ اور دیکھو۔ کہ خداوند کی عظمت بادلوں میں ظاہر ہوئی۔ (11)=اور خداوند موسیٰ سے ہمکلام ہوئے۔ اور کہا۔ میں نے بنی اسرائیل کی بڑبڑاہٹ اور ہائے ہائے سن لی ہے۔ ان سے کہو۔ کہ شام کے وقت تم گوشت کھاؤ گے۔ اور صبح کے وقت پیٹ بھر تمہیں کھانے کو روٹی ملے گی۔ اور تمہیں میری عظمت کا اندازہ ہو جائے گا۔ کہ میں ہی تمہارا خدا واحد ہوں۔ (13)=اور ایسا ہوا۔ کہ شام کے وقت اتنے بیڑے آئے۔ کہ جہاں انہوں نے ڈیرا ڈالا ہوا تھا۔ وہاں بیڑے ہی بیڑے جمع ہو گئے۔ اور صبح کے وقت ان کے ڈیرے کے اردگرد شبنم کی تہہ تھی۔ (14)=اور جب وہ شبنم (سورج چمکنے سے) اڑ گئی۔ تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ صحرا میں کچھ چھوٹی چھوٹی اور اکھڑی اکھڑی چیز پڑی نظر آتی ہے۔ اتنی چھوٹی کہ جیسے جمی ہوئی شبنم کے ذرے ہوں۔ (15)=اور جب بنی اسرائیل نے یہ دیکھا۔ تو ایک دوسرے سے کہنے لگے۔ کہ یہ کیا ہے۔ (کیونکہ انہوں نے پہلے تو ایسی چیز کبھی دیکھی نہ تھی) اور انہیں معلوم نہ تھا۔ کہ یہ کیا تھا تو موسیٰ نے ان سے کہا۔ کہ یہ ہے روٹی۔ جو خدا واحد نے تمہیں کھانے کو دی ہے۔ (16)=اور خداوند نے یہ فرمایا ہے کہ ہر آدمی اپنی بھوک اور پیٹ بھرنے کے مطابق اسے اکٹھا کرے۔ اور ایک آدمی صرف ایک اومر وزن کے برابر اکٹھا کر کے لے جائے۔ اور اسی طرح اسی حساب سے جتنے آدمی خیموں میں ہیں۔ ان کے لئے بھی اسی حساب سے لے کر جائے۔ (17)=اور بنی اسرائیل نے اندازے کے ساتھ ہی کیا۔ لیکن کسی کا تھوڑا زیادہ تھا۔ اور کسی کا تھوڑا کم۔ (18)=اور انہوں نے (خیمے میں آ کر) جب اومر کے ساتھ تولا۔ تو جس نے زیادہ اکٹھا کیا تھا۔ نہ ہی اس کا زیادہ نکلا۔ اور نہ ہی جس نے کم اکٹھا کیا تھا۔ اس کا کم ہوا۔ ایسا ہی تھا کہ جیسے ہر ایک نے خداوند کے حکم کے مطابق ہی۔ اپنے کھانے کی ضرورت کے مطابق اکٹھا کیا ہو۔ (19)=اور موسیٰ نے کہا۔ کہ کوئی آدمی بھی اس روٹی کو بچا کر صبح تک نہ رکھے۔ (20)=لیکن انہوں نے موسیٰ کی بات کی پروا نہ کی۔ اور بعض نے اسے صبح کے لئے رکھ چھوڑا۔ جس سے اس میں کیڑے پیدا ہو گئے۔ اور بدبو آنی شروع ہو گئی۔ جس سے موسیٰ کو ان پر بہت غصہ آیا۔ (21)=اور ہر صبح کے وقت ہر آدمی اپنی بھوک کی ضرورت کے مطابق اکٹھا کر لیتا۔ اور جب سورج اوپر جاتا۔ تو یہ کورے کے ذرے نرم ہو جاتے۔

مقدس دن (سبت)

خروج۔16-(22)=اور ایسا ہوا۔ کہ چھٹے دن انہوں نے دوگنا روٹیاں اکٹھی کیں۔ یعنی ایک آدمی کے لئے 2اومروزن کی روٹیاں۔ اور اجتماع میں کے چلتے پھرتے جوانوں نے آ کر یہ بات موسیٰ کو بتائی۔

16-(23)=اور موسیٰ نے ان کو بتایا۔ کہ خداوند ہی نے ایسا کرنے کو کہا ہے۔ کیونکہ کل کو خدا کی شان میں اس کی رضا کے لئے مقدس اور آرام کرنے کا دن ضرور منانا ہے۔ آج جتنا پکا سکتے ہو پکاؤ۔ اور جتنا کھا پی سکتے ہو۔ کھا پی لو۔ اور جو بچے اسے کل کیلئے سنبھال کر رکھ لو۔

16-(24)=انہوں نے موسیٰ کے کہنے کے مطابق اسی طرح کل تک رکھا۔ تو نہ وہ خراب ہوا۔ نہ اس سے بو آئی۔ نہ ہی اس میں کیڑے پیدا ہوئے۔

16-(25)=اور موسیٰ نے ان سے کہا۔ آج خداوند کی شان عظمت میں آرام اور عبادت کا دن ہے۔ کل کا رکھا ہوا۔ آج کھا لو۔ تمہیں یہ آج کھیتوں میں نہ ملے گا۔ (26)= چھ دن تم لوگ یہ اکٹھا کر سکتے ہو۔ لیکن ساتواں دن آرام اور عبادت کا دن ہے۔ اس دن تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔ (27)=اور ایسا ہوا۔ کہ اس ساتویں دن کو کچھ لوگ باہر گئے۔ من اکٹھا کرنے کے لئے۔ مگر انہوں نے کچھ نہ پایا۔ (28)=اور خداوند نے موسیٰ سے فرمایا۔ کہ تمہارے لوگ کب تک میرے فرمان اور احکام کی حکم عدولی کرتے رہیں گے۔

16-(29)=دیکھو میں نے تمہارے لئے آرام اور عبادت کا دن مقرر کیا ہے۔ اسی لئے چھٹے دن کو میں تمہیں دو دن کا کھانا مہیا کرتا ہوں۔ لہٰذا ہر آدمی اپنے گھر کے اندر ہی رہے۔ اور اس ساتویں دن کوئی بھی گھر سے باہر نہ نکلے۔ (30)= سو۔ لوگوں نے ساتویں دن آرام کیا۔ (31)=اور اسرائیلیوں نے اس کو من کا نام دیا۔ اور یہ دھنیے کے بیج شکل کا تھا۔ اور اس کا رنگ سفید تھا۔ اور اس کا ذائقہ ایسا تھا۔ جیسے شہد سے بنایا ہوا کیک ہو۔ (35)=اور بنی اسرائیل چالیس برس تک من کھاتے رہے۔ اس وقت تک کہ وہ آبادی کنعان کی حدوں تک پہنچ گئے تھے (یعنی اس وقت تک کہ جب تک وہ آبادی کنعان کی حدوں تک نہ پہنچ گئے۔ انہیں اللہ تعالیٰ کھانے کو دیتا رہا)۔

استثناء8-(3)= اس نے تمہیں ایذا دی۔ اور بھوک میں مبتلا کیا۔ اور تمہیں کھانے کو من دیا۔ جسے تم جانتے بھی نہ تھے۔ اور نہ ہی تمہارے آباؤ اجداد جانتے تھے۔ یہ تمہیں سمجھانے کے لئے کہ انسان صرف روٹی کھانے سے ہی زندہ نہیں رہتا بلکہ خداوند اپنی قدرت سے جو کچھ بھی دے دے۔ آدمی اسی سے ہی زندہ رہتا ہے۔ (4)= تمہارے لباسوں کا رنگ ذرا بھر بھی پھیکا نہ پڑا۔ اور نہ ہی ان چالیس سالوں میں تمہارے پاؤں سوجے۔

خروج۔20-(8)= سبت کے دن کو مقدس دن کا مقام دینا یاد رکھنا۔ (9)= چھ دن تمہارے محنت مزدوری اور دوسرے سارے کام کرنے کے ہیں۔

20-(10)= لیکن ساتواں دن تمہارے خداوند کا مقدس دن ہے۔ اس دن تمہیں کوئی کام نہیں کرنا ہو گا۔ نہ ہی تمہیں۔ نہ ہی تمہارے بیٹے کو۔ نہ ہی تمہاری بیٹی کو۔ نہ ہی تمہارے نوکر کو۔ نہ ہی تمہاری نوکرانی کو۔ نہ ہی تمہارے جانور کو۔ اور نہ ہی تمہارے کسی اجنبی کو۔ جو تمہاری چار دیواری کے اندر ہو۔ (11)= کیونکہ خداوند نے چھ دن میں آسمان۔ اور زمین اور سمندر۔ اور جو کچھ بھی ان کے درمیان ہے۔ بنائے۔ اور ساتویں دن آرام کیا۔ اس لئے خداوند نے اس ساتویں دن پر رحمت بخشی اور اسے مقدس ٹھہرایا۔

خروج۔31-(12)= اللہ تعالیٰ موسیٰ سے ہمکلام ہوا۔ اور فرمایا:۔

31-(13)= کہ بنی اسرائیل سے کہو۔ کہ اس مقدس دن کو قائم رکھیں کیونکہ یہ میرے اور تمہارے اور تمہاری آنے والی نسلوں کے مابین ایک علامت ہے۔ یہ اس لئے کہ تم جان سکو۔ کہ میں ہی تمہارا وہ خدا ہوں۔ جس نے تمہیں اتنا اونچا درجہ دیا ہے۔ (14)= تمہیں اس دن کا احترام کرنا چاہیے۔ کیونکہ تمہارے لئے یہ مقدس دن ہے۔ اور جو بھی اس کی بے حرمتی کرے۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ اور اس دن جو بھی کام کرے۔ اس سے اپنے آدمی پر ہر قسم کا تعلق ختم کر دیں۔ (15)= چھ دن کام کریں۔ لیکن ساتویں دن ضرور آرام کریں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے لئے ہے۔ اور جو بھی سبت کے دن کام کرے۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جائے۔ (16)= لہٰذا بنی اسرائیل کو اس سبت کے دن کو پکا رکھنا چاہیے۔ اور یہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی اپنانا ہے۔ اور یہ معاہدہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ (17)= کہ میرے اور بنی اسرائیل کے درمیان ہمیشہ کے لئے ایک علامت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے چھ دن میں زمین اور آسمان بنائے۔ اور ساتویں دن فرحت پائی۔ (یعنی کام مکمل کیا۔ خوشی پائی) ۔(18)= اور جب اللہ تعالیٰ نے کوہِ سینا پر موسیٰ سے باتیں ختم کیں تو اللہ نے اپنی انگلیوں سے لکھی ہوئی موسیٰ کو دو تختیاں دیں۔

34-(21)= چھ دن تم کام کر سکتے ہو۔ لیکن ساتویں دن چھٹی کرنا ہے۔ چاہے یہ کھیتی باڑی کرنے کا وقت ہو۔ یا کٹائی کرنے کا وقت ہو۔

دودھ اور شہد کیا ہے؟

جب خداوند کسی قوم پر رحم کی نظر فرماتا ہے تو بے حساب ہی دیتا ہے۔

یعقوب۔1:17۔ ہر اچھی بخشش اور ہر کامل انعام اوپر سے ہے۔ اور نوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردش کے سبب سے اس پر سایہ پڑتا ہے۔

مثال:۔ جیسا کہ جب خداوند نے اسرائیلیوں پر رحم کی نظر فرمائی تو انہیں وہ جگہ دی جس میں دودھ اور شہد بہتا تھا۔ یعنی خداوند نے اس زمین میں برکت رکھنے کی ذمہ داری خود لے لی تھی۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا کہ زمین کے اس خطے کو برکت دینے کی ذمہ داری خداوند نے خود لے لی ہے۔ یعنی کہ اس جگہ میں خدا کے فضل وکرم سے ہر چیز کی بہتات ہوگی۔

اور اسرائیلی لوگ آرام کی زندگی بسر کریں گے۔ لیکن پابندی یہ تھی کہ خدا کے تابع رہیں۔ خدا نے انہیں اتنا دیا کہ انہیں سب قوموں سے برتر سمجھا جاتا تھا۔ لہٰذا یاد رکھئے کہ یہ صرف خدا ہی کی برکت آدمی کو امیر بناتی ہے۔

استثنا ۴۔۵۔ (موسیٰ علیہ السلام نے کہا)۔ دیکھو! جیسا خداوند میرے خدا نے مجھے حکم دیا اس کے مطابق میں نے تم کو آئین اور احکام سکھا دیئے ہیں۔ تاکہ اس ملک میں ان پر عمل کرو۔ جس پر قبضہ کرنے کے لئے جا رہے ہو۔ ۶۔ لہٰذا تم ان کو ماننا اور عمل میں لانا۔ کیونکہ اور قوموں کے سامنے یہی تمہاری اصل اور دانش ٹھہریں گے۔ اور ان تمام آئین کو سن کر (یہ قومیں) کہیں گی کہ یقیناً یہ بزرگ قوم نہایت عقل مند اور دانش مند ہے۔

استثنا۔۱۱۔۸۔ اس لئے ان سب احکام کو جو آج میں تم کو دیتا ہوں تم ماننا۔ تاکہ تم مضبوط ہو کر اس ملک میں جس پر قبضہ کرنے کے لئے تم اردن کے اس پار جا رہے ہو پہنچ جاؤ۔ اور اس پر قبضہ بھی کر لو۔ ۹۔ اور اس ملک میں تمہاری عمر دراز ہو۔ جس میں دودھ اور شہد بہتا ہے۔ اور جسے تمہارے باپ دادا اور ان کی اولاد کو دینے کی قسم خداوند نے ان سے کھائی تھی۔ ۱۰۔ کیونکہ جس ملک پر تم قبضہ کرنے کے لئے جا رہے ہو وہ ملک مصر کی مانند نہیں ہے۔ جہاں سے تم نکل آئے ہو۔ وہاں تو تم بیج بو کر اسے سبزی کے باغ کی طرح پاؤں سے نالیاں بنا کر سینچتے تھے۔ ۱۱۔ لیکن جس ملک پر قبضہ کرنے کے لئے تم اردن کو عبور کرنے کو ہو۔ وہ پہاڑوں اور وادیوں کا ملک ہے۔ اور بارش کے پانی سے سیراب ہوا کرتا ہے۔ ۱۲۔ اس ملک پر تمہارے خدا کی توجہ رہتی ہے۔ اور سال کے شروع سے سال کے آخر تک خداوند کی آنکھیں اس پر لگی رہتی ہیں۔ ۱۳۔ اور اگر تم میرے ان احکام کو جو آج میں تم کو دیتا ہوں دل لگا کر سنو اور خداوند اپنے خدا سے محبت رکھو اور اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان سے اس کی بندگی کرو۔ ۱۴۔ (خدا فرماتا ہے) تو میں تمہارے ملک میں عین وقت پر پہلا اور پچھلا مینہ برساؤں گا۔ تاکہ تم اپنا غلہ اور مے اور تیل جمع کر سکو۔ ۱۵۔ اور میں تمہارے چوپایوں کے لئے میدان میں گھاس پیدا کروں گا۔ اور تم کھاؤ گے اور سیر ہو گے۔

موسیٰ کی وفات

استثناء 4-(21)= مزید برآں بات یہ ہے۔ کہ تم لوگوں کی مدد کے لئے خداوند میرے ساتھ ساتھ تھا۔ اور اس نے کہا تھا۔ کہ میں اردن کے اس پار نہ جاؤں۔ سو۔ میں تمہارے ساتھ اس اچھی جگہ میں نہیں

جاؤں گا۔ جو تمہارا پروردگار تمہیں دینے والا ہے۔
4-(22)= میں نے اسی جگہ ہی میں مرنا ہے۔ مجھے اردن سے اس پار بالکل نہیں جانا۔ لیکن تم جاؤ۔ اور اس اچھی جگہ پر قبضہ کرلو۔
34-(5)= تو جیسا خداوند نے فرمایا تھا۔ بندۂ خدا موسیٰ وہاں ہی موآب کے مقام پر فوت ہوئے۔ (6)= اور وہ بیت فغور کے مقام پر موآب کے علاقے میں دفنائے گئے۔ لیکن آج تک کسی کو علم نہیں۔ کہ ان کی قبر کہاں ہے۔ (7)= اور جب موسیٰ فوت ہوئے۔ تو ان کی عمر ایک سو بیس سال تھی۔ نہ ہی ان کی آنکھیں کمزور ہوئیں۔ اور نہ ہی قدرتی طاقت میں کوئی کمی آئی۔
34-(8)= تو بنی اسرائیل موآب کے دامن میں موسیٰ کے لئے تیس دن روتے رہے۔ سو۔ موسیٰ کے لئے رونے دھونے اور سوگ کے دن پورے ہو گئے۔

ہارون کی وفات

استثناء۔10-(6)= اور بنی اسرائیل نے بیراتھ کے بنی جاکن (بیروت بنی یعقان) سے موسیرا کو سفر کوچ کیا۔ ہارون یہاں ہی فوت ہوئے۔ اور اسی جگہ ہی دفن ہوئے۔ اور اس کی جگہ اس کے لڑکے ایلایئزر نے راہب کے منصب سنبھالے۔ (7)= وہاں سے انہوں نے جدجودہ کو سفر کوچ کیا۔ اور پھر جدجودہ سے پانی کے چشموں کی جگہ یوطبات کو چلے گئے۔ (8)= اس وقت خداوند نے لاوی خاندان کو علیحدہ کیا۔ کہ وہ خداوند کے گھر کا منصب سنبھالیں۔ خداوند کے سامنے حاضری دیں۔ اور امامت کریں۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کے ہی نام سے برکت دیں۔ (9)= اس دن سے لاوی خاندان کا اپنے مذہبی بھائیوں کے ساتھ ملکیت میں حصہ نہیں ہے۔ بس ان کا حصہ خداوند کے پاس ہے۔ خداوند نے ان سے یہی وعدہ کیا ہے۔

اللہ کے منتخب لوگ

استثناء 7-(6)= تم خدا کی نظر میں مقدس لوگ ہو۔ اور تمام کرۂ ارض میں جتنے لوگ ہیں۔ ان تمام میں سے اس نے تمہیں اپنا لیا ہے۔ (7)= خداوند تم پر اس لئے خوش نہ تھا۔ اور نہ ہی اس نے تمہیں اس لئے چنا ہے۔ کہ تم دوسرے لوگوں سے تعداد میں زیادہ تھے۔ حالانکہ تعداد میں تم سب سے تھوڑے تھے۔
(8)= لیکن یہ اس لئے کیا۔ کہ خداوند تم سے پیار کرتا تھا۔ اور اس نے وہ وعدہ بھی پورا کرنا تھا۔ جو اس نے تمہارے آباؤ اجداد سے کیا تھا۔ تو کیا وہ تمہیں اپنی طاقت سے نکال باہر نہیں لایا۔ اور اس نے تمہیں مصر کے بادشاہ فرعون کی غلامی سے چھٹکارا نہیں دلوایا۔ (9)= اس لئے جان لو۔ کہ خدا ابدالآباد خدا ہے۔ وہی خدا ہے۔ اور وعدے کو پورا کرنے والا خدا ہے۔

ڈھالے ہوئے سونے کا بچھڑا

خروج۔32-(1)=اور جب لوگوں نے دیکھا۔ کہ موسیٰ نے پہاڑ سے واپس آنے میں بہت وقت لگا دیا ہے۔ تو وہ ہارون کے پاس اکٹھے ہو کر گئے۔ اور کہا۔ کہ اٹھو۔ اور ہمارے لئے خدا (دیوتا) بناؤ۔ جس کی ہم پوجا کریں گے۔ جہاں تک موسیٰ کا تعلق ہے۔ جو ہمیں ارض مصر سے لایا تھا۔ نہ جانے اس کو کیا ہوا ہے۔ (2)=تو ہارون نے ان سے کہا۔ کہ سونے کے وہ کانٹے اور گلے کے ہار۔ جو بھی تمہاری بیویوں، تمہارے لڑکوں اور تمہاری لڑکیوں کے ہیں۔ میرے پاس لے آؤ۔ (3)=اور سارے لوگوں نے کانٹے اور گلے کے ہار اتارے۔ اور ہارون کے پاس لے آئے۔ (4)=اور اس نے ان سے یہ سارا سونا لیا۔ اور ہتھوڑی، چھینی سے اس کو ایک بچھڑے کی شکل میں بنا دیا۔ اور لوگوں نے کہا۔ کہ اے اسرائیلیوں۔ یہ ہے تمہارا خدا۔ جو تمہیں ارض مصر سے نکال کر لایا ہے۔ (5)=اور جب ہارون نے یہ دیکھا۔ تو اس نے اس کے سامنے ایک قربان گاہ بنا دی۔ اور ہارون نے آواز دے کر کہا۔ کہ کل اس خدا کے لئے عید منائی جائے گی۔ (6)=سو لوگ اگلی صبح سویرے سویرے اٹھے۔ اور پکے ہوئے کھانے اور دوسری چیزیں اس خدا کے چڑھاوے کے لئے لے کر آئے۔ اور لوگ کھانے پینے کے لئے بیٹھ گئے۔ اور ناچ کرنے کیلئے اٹھے۔ (7)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ جلدی جلدی نیچے جاؤ۔ کہ تمہارے لوگ۔ جن کو تم ارض مصر سے لائے ہو۔ غلط راستے پر پڑ گئے ہیں۔ (8)=اور جو احکام میں نے ان کو دیئے تھے۔ ان سے پھر گئے ہیں۔ انہوں نے سونا پگھلا کر گائے کا بچھڑا بنا لیا ہے۔ اور وہ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور اس کے سامنے قربانیاں دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے اسرائیلیوں یہ تمہارا خدا ہے۔ جو تمہیں ارض مصر سے نکال کر لایا ہے۔ (9)=اور خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ میں نے بات دیکھی ہے۔ کہ یہ لوگ بڑے ضدی ہیں۔ (10)=اور اب میرے سے کوئی بات نہ کہنا۔ مجھے ان پر بڑا غصہ آ گیا ہے۔ اور میں ان کو بھسم کر دوں گا۔ اور پھر تمہاری قوم کو بڑی آبرو والی قوم بناؤں گا۔ (11)=اور جب موسیٰ نے خدا کا غصے والا چہرہ دیکھا۔ تو کہا اے خداوند کیا۔ تمہارا غصہ اپنے ہی ان لوگوں پر بھڑک رہا ہے۔ جن کو تم اپنے ہی ہاتھوں اور اپنی طاقت سے ارض مصر سے نکال کر لائے ہو۔

32-(12)=تو کیا مصری لوگ یہ نہ کہیں گے۔ کہ بنی اسرائیلوں کے ساتھ بدسلوکی ہی کے لئے ان کو مصر سے نکال کر لے جایا گیا ہے۔ کہ انکو پہاڑوں میں لے جا کر مار دیا جائے۔ اور زمین پر سے ان کا نام ونشان ختم کر دیا جائے۔ اپنی شان وعظمت کا غصہ دور کیجئے۔ اور اپنے لوگوں پر اتنا ظلم نہ کیجئے۔ (13)=اپنے اس وعدے کو یاد کر۔ جو تم نے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب اسرائیل جو تمہارے پیارے بندے تھے۔ سے کیا تھا۔ کہ میں تمہاری اولاد کو اتنا زیادہ بڑھاؤں گا۔ کہ جتنے آسمان پر ستارے۔ اور یہ

ساری زمین جو میں نے کہی ہے۔ تمہاری اولاد کو دوں گا۔ اور یہ ہمیشہ انہی کی رہے گی۔ (14)= تو اس پر خداوند نے جو ان لوگوں سے کرنا چاہتے تھے۔ وہ کرنے سے گریز کیا۔

32-(15)= اور موسیٰ پہاڑ سے واپس اترے۔ اور وہ اپنے ہاتھوں میں دو تختیاں اٹھائے ہوئے تھے۔ جن پر مذہبی عقائد لکھے ہوئے تھے۔ اور وہ تختیوں کے دونوں طرف لکھے ہوئے تھے۔ ایک طرف بھی۔ اور دوسری طرف بھی۔ (16)= اور تختیوں کا یہ کام خدائی کام تھا۔ اور ان پر جو لکھائی تھی۔ وہ خداوند نے لکھی تھی۔ جو تختیوں پر کندہ تھی۔

32-(17)= اور جب جوشوعا نے لوگوں کا شور شرابا سنا۔ تو اس نے موسیٰ سے کہا۔ کہ پڑاؤ (کیمپ) میں لڑائی جھگڑے کی آواز آئی ہے۔

32-(18)= موسیٰ نے کہا مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو یہ کسی کے لڑائی جیتنے کا شور شرابا ہے۔ اور نہ ہی کسی کے ہار جانے کا رونا دھونا ہے۔ بلکہ سب مل کر کوئی مذہبی گیت گا رہے ہیں۔ (19)= اور ایسا ہوا کہ موسیٰ جیسے ہی کیمپ کے پاس پہنچے۔ تو اس نے وہ گائے کے بچھڑے کا بت دیکھا۔ اور یہ کہ لوگ اس کے سامنے ناچ گانا گا رہے تھے۔ یہ دیکھ کر موسیٰ نے وہ تختیاں جو وہ اٹھائے ہوا تھا۔ زمین پر پھینک دیں۔ اور توڑ دیں۔ (20)= اور وہ گائے کا بچھڑا جو انہوں نے بنایا تھا۔ اسے آگ میں جلایا۔ اور اس کو پیس کر اس کا پوڈر بنا دیا۔ اور پانی پر چھڑک دیا۔ اور بنی اسرائیل کو دیا۔ کہ اسے پیو (21)= اور موسیٰ نے ہارون سے کہا۔ کہ ان لوگوں نے تمہارے ساتھ کون سا ظلم کیا تھا۔ کہ تم نے اس کو اس بڑے گناہ میں پھنسا دیا؟

32-(22)= اور ہارون نے کہا۔ کہ اے میرے بھائی مجھ پر اس قدر غصہ نہ کرو۔ تم تو ان لوگوں کو اچھی طرح سے جانتے ہو۔ کہ برائی کرنے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ (23)= انہوں نے مجھ سے کہا۔ کہ ہمارے لئے خدا بنا۔ کیونکہ موسیٰ جو ہمیں ملک مصر سے نکال کر لایا۔ نہ جانے وہ کہاں گیا۔ اور اس کا کیا ہوا؟

32-(24)= اور میں نے ان سے کہا۔ جس کے پاس بھی کوئی سونا ہے۔ وہ اتار کر مجھے دے دے۔ انہوں نے مجھے دے دیا۔ جسے میں نے آگ میں ڈال دیا۔ تو ایک گائے کا بچھڑا بنا ہوا نکل آیا۔ (25)= اور جب موسیٰ نے دیکھا۔ کہ لوگ آسانی سے قابو میں آنے والے نہیں۔ اور ہارون نے انہیں اپنے مخالفوں میں کھلم کھلا بے عزت کر دیا ہے۔

32=(26)= تو موسیٰ کیمپ کے گیٹ پر کھڑے ہو گئے۔ اور آواز دے کر کہا۔ جو بھی کوئی خداوند پر یقین رکھتا ہو۔ میرے پاس آ جائے۔ تو لاوی خاندان کے سب لوگ موسیٰ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ (موسیٰ لاوی خاندان سے تعلق رکھتے تھے)

30-(27)= تو موسیٰ نے ان سے کہا۔ کہ اسرائیلیوں کا خدا کہتا ہے۔ کہ ہر آدمی اپنی تلوار کمر پر لٹکا کر واپس میرے پاس آئے۔ اور پھر کیمپ کے ہر گیٹ پر سے گزرے۔ اور ہر کوئی اپنے بھائی کو قتل کرے۔

اور ہر کوئی اپنے دوست کو قتل کر دے۔ اور ہر اس کو قتل کرے۔ جو اس کے نزدیک آئے۔ (28)= اور لاوی خاندان کے لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جیسے موسیٰ نے کہا تھا۔ اور اس دن تین ہزار آدمی مارے گئے۔ (29)= کیونکہ موسیٰ نے کہا تھا۔ کہ آج خداوند کو اپنا نذرانہ پیش کر دو۔ چاہے اس کے بدلے تمہیں اپنا بیٹا اور اپنا بھائی ہی کیوں نہ قربان کرنا پڑے۔ یہ اس لئے کہ آج خدا تم پر رحمتیں نچھاور کرے گا۔ (30)= اور ایسا ہوا کہ موسیٰ نے لوگوں سے اگلے دن کہا۔ کہ تم نے بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ اور اب میں خداوند کے پاس جاؤں گا۔ اور تمہارے گناہوں کی تلافی کی درخواست کروں گا۔ شائد منظور ہو جائے۔ (31)= اور موسیٰ خدا کے پاس گئے اور عرض کیا کہ اے خداوند ان لوگوں سے بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے۔ اور انہوں نے اپنے لئے سونے کا خدا بنا لیا تھا۔ (32)= میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ ان کا گناہ معاف فرما۔ ورنہ میرا اس مقدس کتاب سے کوئی تعلق نہ رکھ جو تو نے لکھی ہے۔ (33)= لیکن خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ کہ جس نے بھی میرے خلاف گناہ کیا ہے۔ میں اپنی کتاب سے اسے مٹاؤں گا۔

32-(34)= سو اب جاؤ۔ اور اپنے لوگوں کو اس جگہ لے جاؤ۔ جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ اور دیکھو۔ میرا فرشتہ تمہارے آگے آگے جائے گا۔ اور جب میں ان پر اپنا جلال ظاہر کروں گا۔ تو ان کو ان کے کئے ہوئے گناہ کی سزا دوں گا۔ (35)= تو خداوند نے ان کو مہلک وبا میں مبتلا کیا۔ کیونکہ انہوں نے گائے کا بچھڑا اپنایا تھا۔ جو کہ ہارون نے بنایا۔

33-(1)= اور خدا ابدالآباد خدا نے۔ موسیٰ سے فرمایا۔ جاؤ۔ جاؤ۔ تم بھی اور وہ لوگ بھی جن کو تم ارض مصر سے نکال کر لائے تھے۔ اس جگہ کی طرف۔ جس کے متعلق میں نے ابراہیم سے۔ اسحاق سے۔ اور یعقوب سے قسم کھائی تھی۔ کہ یہ جگہ میں تمہاری آنے والی اولاد کو دوں گا۔

33-(2)= اور تمہارے وہاں جانے سے پہلے میں اپنا فرشتہ وہاں بھیجوں گا اور میں وہاں سے کنعانی، امروتی، ہاتیتی، پری زیتی اور ھویتی اور جوسیتیوں کو وہاں سے نکال باہر کروں گا۔ (گر گا شائیٹ وہاں سے پہلے ہی چلے گئے تھے)۔ (3)= اور یہ جگہ وہ ہے۔ جہاں شہد ہی شہد اور دودھ ہی دودھ ہے۔ (یعنی بھیڑ بکریاں ہیں اور کھجور اور انجیر کے لہراتے باغات ہیں) لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ کیونکہ تمہارے یہ لوگ بڑے ضدی اور سرکش ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ میں ان سب کو رستے ہی میں بھسم کر دوں۔ (4)= اور لوگوں نے جب یہ ہولناک بات سنی تو انہوں نے بڑبڑانا شروع کر دیا۔ اور پھر کسی شخص نے بھی اپنا کوئی زیور نہ پہنا۔ (5)= اور خدا ابدالآباد خدا نے موسیٰ سے فرمایا۔ کہ یہ لوگ بڑے ضدی لوگ ہیں۔ اگر میں ان کے ساتھ ایک پل بھر بھی جاؤں گا۔ تو سب کو بھسم کر دوں گا۔ اور میں جانتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ کیا کروں گا۔ (6) اور بنی اسرائیل نے وہ سارا زیور اتار دیا۔ جو انہوں نے حورب پہاڑ پر پہنا ہوا تھا۔

استثناء 9-(8)= اور حورب میں بھی تم لوگوں نے خدا ابدالآباد خدا کو غصہ دلایا۔ جس کی وجہ سے وہ تمہارا

نام ونشان مٹا دینے والا تھا۔(9)=یہ اس وقت کی بات ہے۔جب کہ میں پہاڑ پر خداوند سے تمہارے ساتھ کئے گئے معاہدہ کی کندہ پتھر کی تختیاں لینے گیا تھا۔اور میں پہاڑ پر چالیس دن اور چالیس رات تھا۔اور اس دوران میں نے نہ ہی روٹی کھائی اور نہ ہی پانی پیا۔(10)=اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی انگلی سے لکھی ہوئی پتھر کی دو تختیاں دیں۔اور ان پر وہی کچھ لکھا ہوا تھا۔جو خداوند نے تم سے پہاڑ میں۔آگ کے اندر سے بولتے ہوئے کہا تھا۔(11)=اور چالیس دن اور چالیس رات گذرنے کے بعد خداوند نے مجھے پتھر کی دو تختیاں دیں۔جن پر خدا ابدالآباد خدا کا فرمان کندہ تھا۔(12)=اور خداوند نے مجھ سے کہا۔اٹھو۔اور یہاں سے جلدی نیچے جاؤ۔کیونکہ تمہارے لوگ جن کو۔کہ تم مصر سے نکال کر لائے ہو۔بد اطوار ہو گئے ہیں۔اور جو راستہ میں نے ان کو اپنانے کے لئے کہا تھا۔اس سے بے راہ ہو گئے ہیں۔اور انہوں نے دھات پگلا کر اس سے ایک بچھڑے کی شکل بنالی ہے۔

9-(13)=اس کے ساتھ ساتھ خداوند نے مجھ سے یہ بھی کہا ہے۔کہ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ یہ لوگ ضدی لوگ ہیں۔(14)=اب مجھ سے کچھ نہ کہنا۔کیونکہ میں ان کو ختم کر دوں گا۔اور دنیا سے ان کا نام و نشان مٹا دوں گا۔اور میں تیری قوم ان سے زیادہ اور طاقتور بناؤں گا۔(15)=سو۔میں پہاڑ پر سے نیچے آیا۔اور پہاڑ پر آگ تھی۔(یہ اللہ کا غصہ تھا)اور معاہدے والی وہ دونوں تختیاں میں دونوں ہاتھوں سے اٹھائے ہوئے تھا۔(16)=اور ٹھہرو۔میں نے دیکھا ہے۔تم نے اللہ تعالیٰ کے خلاف گناہ کیا ہے۔اور دھات پگلا کر اس کا بچھڑا بنا لیا ہے۔اور تم اس راستے سے بے راہ ہو گئے ہو۔جو خدا ابدالآباد خدا نے تمہیں فرمان کیا تھا۔(17)=اور میں نے دو تختیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔جو میں نے دونوں ہاتھوں سے پھینک دیں۔اور تمہاری آنکھوں کے سامنے توڑ دیں۔(18)=اور میں خداوند کے سامنے گڑگڑایا۔اور جو تم نے گناہ کیا ہے۔اس گناہ کی وجہ سے۔میں نے چالیس دن اور چالیس رات نہ ہی روٹی کھائی اور نہ ہی پانی پیا۔کیونکہ خدا کی نظر میں تم نے یہ بہت ہی برا کام کیا ہے۔اور اسے غصہ دلایا ہے۔

(19)=اور میں احترام کے ساتھ خداوند کے رعب اور غصے کے سامنے کھڑا رہا۔اور خداوند اتنے غصے میں تھا کہ تمہارا نام ونشان مٹا دینا چاہتا تھا۔تو خدا نے میری التجا سنی۔(20)=اور خداوند کو ہارون پر بھی بہت غصہ تھا۔اور اس کو بھی مٹا دینا چاہتا تھا۔اور اسی وقت میں نے ہارون کے لئے بھی دعا کی۔(21)=اور میں نے تمہارا گناہ بچھڑے والا لیا۔جو تم نے بنایا تھا۔اور اسے آگ میں جلایا۔اور اسے کوٹ کوٹ کر اس کا سفوف بنایا۔ایسے کہ جیسے گرد ہوتی ہے۔اور میں نے اس سفوف کو پہاڑ میں سے نکلتے ہوئے نالے میں پھینک دیا۔

احبار۔26-(1)= تمہیں خدا کی کسی قسم کی تخیلی شکل کا بت گھڑنا نہیں چاہیے۔اور نہ ہی تمہیں بت کی کوئی شکل کھڑی کر کے رکھنا چاہیے۔اور نہ ہی پتھر کا کوئی بت اپنی زمین میں رکھنا چاہیے۔کہ تم اس کے آگے سجدہ کرو۔کیونکہ تمہارا خدا میں ہوں۔جو ابدالآباد ہوں۔

خدائی فرمان موسیٰ کے لئے

خروج۔20-(12)=عزت کرو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی۔ تاکہ تمہاری دنیاوی زندگی بڑھے۔ جو تمہیں ابدی خدا نے عطا کی ہے۔

20-(13)= تمہیں قتل نہیں کرنا چاہیے۔(تم قتل نہ کرو)

20-(13)= تمہیں زنا نہیں کرنا چاہیے۔(تم زنا نہ کرو)

20-(13)= تمہیں چوری نہیں کرنا چاہیے۔(تم چوری نہ کرو)

20-(13)= تمہیں اپنے لوگوں کے خلاف جھوٹی گواہی نہیں دینی چاہیے۔(نہ دو)

20-(14)= تمہیں کسی کے مکان کا لالچ نہیں کرنا چاہیے۔(نہ کرو)

20-(14)= تمہیں کسی کی بیوی کا لالچ نہیں کرنا چاہیے۔

20-(14)=نہ ہی اس کے خادم کا۔ نہ ہی خادمہ کا

20-(14)=نہ ہی اس کے جانوروں کا۔ نہ ہی اس کے گدھے کا۔

20-(14)=اور نہ ہی کسی ایسی چیز کا جو تمہارے کسی دوسرے آدمی کے پاس ہو۔

شریعت توریت

خروج۔21-(12)=اگر کوئی کسی کو ایسا مارے۔ کہ مر جائے۔ تو اس کی سزا یقیناً موت ہوگی۔(14)= اگر کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر دیدہ دلیری سے کسی ایسی چیز سے مارے۔ کہ اسے قتل کرنا چاہے۔ تو اس کی سزا موت ہوگی۔

21-(15)=اور اگر کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مارے۔ تو اسے موت کی سزا دی جائے۔(16)=اور اگر کوئی کسی آدمی کو زبردستی اغوا کرلے اور اسے بیچ ڈالے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے۔ کہ اسی نے ایسا کیا ہے۔ اس کی سزا موت ہے۔(17)=اور وہ جو اپنے باپ یا اپنی ماں کو گالی گلوچ کرے۔ اس کو موت کی سزا دی جائے۔

21-(18)=اور اگر آدمی جھگڑا کریں۔ اور ایک آدمی دوسرے آدمی کو پتھر مارے یا مکہ مارے۔ اور مرے نہیں۔ مگر بستر مرگ پر ہو جائے۔(19)= اور بعد میں وہ تندرست ہو جائے۔ مگر چھڑی کے سہارے چلے۔ تو پھر جس نے مارا ہو۔ وہ آزاد چھوڑ دیا جائے۔ لیکن یہ اس آدمی کے سارے نقصان کا خرچہ برداشت کرے۔ یہاں تک کہ وہ بالکل تندرست ہو جائے۔(20)=اگر کوئی آدمی اپنے نوکر کو یا اپنی نوکرانی کو ڈنڈے سے مارے اور وہ اس وجہ سے مر جائے۔ تو مارنے والا سزا پائے۔(21)= لیکن

اگر وہ ایک دو دن تک جیتا رہے۔ تو آقا کو سزا نہ دی جائے۔ اس لئے کہ وہ اس کا مال ہے۔

21-(22)= اگر مرد جھگڑا کریں۔ اور اس میں اگر عورت کو چوٹ لگنے سے اس کا بچہ ضائع ہو جائے۔ مگر مزید کوئی جھگڑا نہ ہوا ہو۔ تو اس عورت کا مرد جتنا کہے۔ مارنے والا اس کا ہرجانہ ادا کرے۔ ورنہ غیر جانبدار معتبر جتنا کہے۔ وہ اتنا ادا کرے۔ (23)= اور اس کے علاوہ دوسرے جھگڑوں میں جان کے بدلے جان۔ (24)= آنکھ کے بدلے آنکھ۔ دانت کے بدلے دانت۔ ہاتھ کے بدلے ہاتھ۔ پاؤں کے بدلے پاؤں۔ (25)= جلن کے بدلے جلن۔ زخم کے بدلے زخم۔ پیپے کے بدلے پیپا۔ (26)= اور اگر کوئی شخص اپنے غلام مرد کو اس کی آنکھ پر مارے۔ جس سے آنکھ ضائع ہو جائے۔ تو اس آنکھ کے ضائع ہو جانے کے بدلے وہ انہیں آزاد کر دے۔ (27)= اور اگر وہ اپنے غلام مرد یا غلام عورت کو مارنے سے ان کا دانت نکال دے۔ تو اس کے بدلے وہ انہیں آزاد کر دے۔

21-(28)= اور اگر کسی مالک کا جانور کسی مرد یا عورت کو مار کر اتنا زخمی کرے۔ کہ وہ مر جائے۔ تو اس جانور کو پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ اور اس کا گوشت نہ کھایا جائے۔ مگر مالک کو بے قصور ٹھہرایا جائے۔ (29)= لیکن اگر کوئی جانور ایسا ہو۔ کہ اسے مارنے کی عادت ہو۔ اور یہ بات اس کے مالک کو معلوم ہو۔ اور اس نے اس پر کنٹرول نہ کیا ہو۔ اور پھر اس جانور نے کسی مرد یا کسی عورت کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو۔ تو اس جانور کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے۔ اور اس کے مالک کو بھی ذمہ دار ٹھہرایا جائے۔ اور جرمانہ کیا جائے۔

21-(30)= اگر اس پر جرمانہ مقرر کیا جائے۔ تو وہ ہر قیمت پر یہ ہرجانہ ادا کرے۔ جتنا بھی مقرر کیا گیا ہو۔ (31)= چاہے اسے اپنا لڑکا بیچنا پڑے یا اپنی لڑکی کو بیچے۔ مگر اسے فیصلے کی پابندی ضرور کرنا پڑے گی۔ (32)= اگر کسی کا جانور کسی کی غلام عورت یا غلام مرد کو مارے۔ تو وہ جانور پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ اور جانور کا مالک غلام کے مالک کو تیس شکل (اسرائیلی سکے کا نام ہے) ادا کرے۔

21-(33)= اگر کوئی آدمی گڑھا ننگا کر دے۔ یا گڑھا کھودے پھر اسے ڈھانکے نہیں۔ جس وجہ سے اگر کسی کا کوئی جانور یا گدھا۔ اس میں گر جائے (اور مر جائے یا اپاہج ہو جائے تو) (34)= گڑھے کا مالک اس کی قیمت ادا کرے۔ اور جانور اس کی ملکیت ہو جائے گا۔ اور وہ گڑھے کو بھی بند کرے۔ (35)= اور اگر کسی شخص کا جانور کسی دوسرے شخص کے جانور کو مارے اور وہ مر جائے۔ تو مارنے والے جانور کے مالک کا جانور بیچا جائے۔ اور اس کی قیمت کا آدھا آدھا آپس میں بانٹ لیں۔ اور اسی طرح مرا ہوا جانور بھی آدھا آدھا لے لیں۔ (36)= اور اگر مالک کو معلوم ہو۔ کہ اس کے جانور کو مارنے کی عادت ہے۔ اور اس نے اسے باندھ کر نہیں رکھا۔ تو پھر اسے ضرور جانور کے بدلے اپنے جانوروں سے ایک جانور دینا ہو گا۔ اور مرا ہوا جانور اس کا رہا۔

21-(37)=اگر کوئی شخص کسی کا جانور یا بھیڑ بکری چرا لے۔ اور اسے ہلاک کر ڈالے۔ یا بیچ ڈالے تو وہ ایک جانور کے بدلے پانچ جانوروں کی قیمت ادا کرے۔ اور ایک بھیڑ یا بکری کے بدلے چار کی قیمت ادا کرے۔

نوٹ: تورایت اور انجیل کے حصہ خروج 22 کے حوالہ جات کے نمبروں میں فرق ہیں۔

22-(1)=اگر کوئی چور کوئی چوری کرتے پکڑا جائے۔ اور چوٹ مارنے کی وجہ سے مر جائے۔ تو اس کا خون کسی کے سر نہیں۔ (2)=اگر وہ چوری کرنے کے شروع ہی میں پکڑا جائے۔ اور اس کا ارادہ تمہیں کوئی ضرب لگانے کا نہ ہو۔ تو اسے ہلاک نہ کیا جائے۔ لیکن جو کچھ اس نے چوری کیا ہو۔ وہ اس کے برابر کی قیمت ادا کرے۔ اگر وہ ادا کرنے کے قابل نہیں۔ تو اسے بیچ ڈالا جائے۔ (4)=اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زمین کی فصل یا انگوروں کے کھیت یا چراگاہ میں اپنے جانور چھوڑ کر اسے خستہ حال کر دے۔ تو اس کے بدلے وہ اپنے سب سے اچھی فصل کے کھیت اور انگوروں کے کھیت دوسرے کو دے۔

22-(5)=اگر آگ لگ جائے۔ اور یہ دوسرے شخص کی کھیت کو ایسا نقصان پہنچائے۔ کہ اس کی اکٹھی کی ہوئی فصل کو۔ یا کھیت میں کھڑی فصل کو یا کھیت کو کسی قسم کا نقصان پہنچائے۔ تو جس شخص نے آگ لگائی ہو۔ وہ اس کا جرمانہ ضرور ادا کرے۔ (6)=اگر کسی شخص نے کسی کے پاس کوئی چیز یا پیسے بطور امانت رکھے ہیں۔ اور وہ اس کے گھر سے چوری ہو گئے ہیں۔ اور پھر چور پکڑا گیا ہے۔ تو وہ چور اس مال سے دوگنا ادا کرے۔

22-(7)=اگر چور نہیں پکڑا گیا۔ اور امانت رکھنے والے نے خود مال چوری نہیں کیا۔ تو وہ منصف سے رجوع کرے۔ (لیکن اگر وہ خود قصور وار ٹھہرایا جائے۔ تو وہ دوگنا ادا کرے) (8)=اور کسی ناجائز مطالبے پر۔ چاہے یہ ایک جانور کا ہو۔ یا ایک گدھے کا ہو۔ یا ایک بھیڑ بکری کا ہو۔ یا ایک لباس پوشاک کا ہو۔ یا کسی بھی ایسی چیز کا۔ جو گم ہو گئی ہو۔ جو ایک کہے اس کی تھی اور دوسرا کہے اس کی تھی۔ ان کا یہ مقدمہ منصف کے پاس آنا چاہیے۔ اور منصف جس کو جھوٹا کہیں۔ وہ دوسرے کو دوگنا ادا کرے۔

22-(9)=اگر کوئی شخص کسی کو امانت کے طور پر رکھنے کیلئے اپنا گدھا یا اپنا کوئی جانور۔ یا کوئی بھیڑ بکری یا کسی قسم کا جانور دے۔ اور مر جائے۔ یا جل جائے۔ یا چوری ہو جائے۔ مگر کسی نے ایسے ہوتے دیکھا نہ ہو۔ (10)=تو پھر دونوں کو اللہ کی قسم کھانا چاہیے۔ (جھوٹ نہ بولنے کی) اگر امانت رکھنے والے نے اس امانت میں کوئی دغا بازی نہیں کی۔ اور امانت رکھوانے والے مال کے مالک نے تسلیم کر لیا ہو۔ تو امانت رکھنے والا کوئی عوضانہ نہ دے۔ (11)=لیکن اگر یہ مال امانت رکھنے والے کے گھر سے چوری ہو گیا ہو۔ تو وہ مالک کو اس کی ادائیگی کرے۔ (12)=اگر اس کو کسی (جنگلی جانور) نے چیر پھاڑ دیا ہو۔ تو وہ اسے شہادت کے طور پر حاضر کرے۔ اور اس کے بدلے وہ کوئی ادائیگی نہ کرے۔ (13)=اور اگر کوئی شخص کسی

سے استعمال کیلئے کوئی جانور وقتی طور پر لے۔ اور اگر وہ مر جائے یا جل جائے۔ اور اس جانور کا مالک وہاں موجود نہ ہو۔ تو یہ شخص اس کی قیمت ادا کرے۔ (14)= لیکن اگر اس جانور کا مالک اس کے ساتھ ہے۔ تو پھر وہ اس کی قیمت ادا نہ کرے۔ اگر یہ کرائے پر آیا تھا۔ تو یہ کرائے ہی کا حقدار ہے۔

22-(15)= اور اگر کوئی مرد کسی پاک صاف کنواری دوشیزہ جس کی اس سے شادی ہونا نہ طے پائی ہو۔ اور وہ اس کے ساتھ لیٹے تو اسے اپنی بیوی بنانے کے لئے اس کے لئے شادی کی قیمت (غالباً حق مہر) ادا کرے۔ (16)= اگر لڑکی کا باپ بالکل ہی انکار کر دے۔ کہ وہ اپنی لڑکی کی شادی اس مرد سے نہیں کرنا چاہتا۔ تو پھر بھی وہ مرد اسے پاک صاف کنواری دوشیزہ شادی کی قیمت کے مطابق ہی ادائیگی کرے۔ (17)= تمہیں کوئی حق نہیں کہ کسی جادو کرنے والے مرد یا عورت کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ یہ صرف منصف ہی کرنے کا حق دار ہے۔ (18)= جو بھی جانور کے ساتھ لیٹے (یعنی زنا کرے) وہ ضرور موت کے گھاٹ اتارا جائے۔ (19)= جو بھی اللہ کے سوا کسی اور کے نام کوئی جانور ذبح کرے۔ وہ موت کے گھاٹ اتارا جائے۔ (20)= تمہیں کسی اجنبی سے ڈرا دھمکا کر بزور بازو کوئی چیز نہیں لینی چاہیے۔ کیونکہ تم خود مصر میں اجنبی تھے۔ (21)= تمہیں کسی بیوہ یا یتیم بچے کو دکھ نہیں دینا چاہیے۔ (22)= اگر تم انہیں کسی طریقے سے بھی دکھ درد پہنچاؤ گے اور اگر وہ میرے آگے روئیں گے۔ تو ان کا رونا میں ضرور سنوں گا۔ (23)= اور میرا غصہ بھڑکے گا۔ اور تلوار کی مانند تمہیں موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ اور تمہاری بیوی بیوہ ہو جائے گی۔ اور تمہارے بچے یتیم ہو جائیں گے۔ (24)= اگر تم کسی ایسے آدمی کو ادھار دو۔ جو تم سے غریب ہے۔ تو تمہیں اس کے ساتھ سخت گیری سے پیش نہیں آنا چاہیے۔ اور نہ ہی اس پر سود لگانا چاہیے۔ (25)= اگر تم نے کسی کا کوئی کپڑا (استعمال کے لئے) لیا ہو۔ تو اسے سورج ڈھلنے سے پہلے واپس کرو۔

22-(26)= کیونکہ یہ اس کی صرف یہی پوشاک ہے۔ یہ اس کے بدن ڈھانکنے کی چیز ہے۔ اس کے بغیر وہ کیسے لیٹے گا؟ اور ایسا وقت آئے گا کہ وہ میرے حضور میں روئے گا۔ اور میں سنوں گا۔ کیونکہ میں رحیم و کریم ہوں۔ (27)= تمہیں اللہ پر لعنت نہیں بھیجنی چاہیے۔ اور نہ ہی لوگوں کے منصف پر۔ (28)= اور تمہیں اللہ نے اتنا کھلا دیا ہے۔ تمہیں دینے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ اور اسی طرح سے پیش کرنے میں بھی دیر نہیں کرنا چاہیے۔ اور اپنا پہلا بچہ بھی مجھے دو۔

22-(29)= اور اسی طرح اپنے جانوروں اور بھیڑ بکریوں میں سے بھی۔ بچہ سات دن ماں کے ساتھ رہے۔ اور آٹھویں دن تم اسے مجھے دے دو۔

22-(30)= اور تمہیں میرے لئے پاک صاف رہنا چاہیے۔ اور تمہیں ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔ جسے وحشی جانوروں نے چیر پھاڑ ڈالا ہو۔ تمہیں چاہیے کہ اسے کتوں کے آگے ڈال دیں۔

23-(1)= تمہیں جھوٹی خبر نہیں دینی چاہیے۔ اور تمہیں برے لوگوں کا ساتھ نہیں دینا چاہیے۔ کہ جھگڑے کے گواہ بن جاؤ۔ (2)= تمہیں برائی اس لئے نہیں اپنانی چاہیے کہ زیادہ لوگ یہی کر رہے ہیں۔ اور نہ ہی تمہیں جھگڑے کی ایسی بات میں حصہ لینا چاہیے کہ جہاں زیادہ لوگ فیصلہ زبردستی اپنے حق میں لینا چاہا رہے ہوں۔

23-(3)= اور نہ ہی تمہیں مفلس اور غریب کے جھگڑے پر ناک چڑھانا چاہیے۔ (4)= اگر تمہیں اپنے دشمن کا بھی کوئی جانور یا گدھا آوارہ گھومتا ملے۔ تو تمہیں اسے اس کے پاس ضرور پہنچانا چاہیے۔ (5)= جو شخص تم سے نفرت کرتا ہو۔ اگر تم اس کا گدھا بوجھ تلے دبا ہوا دیکھو۔ تو صبر سے کام لو۔ اور راستہ چھوڑ دو۔ اس میں شک نہیں۔ کہ تمہیں اس کی یہ بات اچھی نہیں لگی ہوگی۔ (6)= اور تمہیں تمہارے سے کمزور اور غریب آدمی سے جھگڑا کر کے ناجائز فائدہ نہیں لینا چاہیے۔

23-(7)= تمہیں غلط کام سے دور رہنا چاہیے۔ اور بے قصور اور نیک کو قتل نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ میں برائی کرنے والے کو معاف نہیں کروں گا۔

23-(8)= اور تمہیں رشوت نہیں لینی چاہیے۔ کیونکہ رشوت کھلی آنکھوں کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور ٹھیک کو غلط کر دیتی ہے۔

23-(9)= اور تمہیں اجنبی کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم اجنبی کے احساسات کو سمجھتے ہو۔ کیونکہ تم خود بھی ارض مصر میں اجنبی تھے۔ (10)= اور تمہیں چھ سال زمین کو کاشت کرنا چاہیے۔ اور فصل اکٹھا کرنا چاہیے۔ (11)= لیکن ساتویں سال تمہیں اس میں کوئی کاشت نہیں کرنا چاہیے۔ اور ایسے ہی رہنے دینا چاہیے۔ تاکہ غریب لوگ اس سے فائدہ لے سکیں اور وہ اپنے جانور اس میں چرنے کیلئے چھوڑ سکیں۔ اور اسی طرح تمہیں اپنے انگوروں کے کھیت اور آملے کے درختوں کے ساتھ بھی کرنا چاہیے۔ (12)= چھ دن تمہیں کام کرنا چاہیے۔ اور ساتویں دن آرام کرنا چاہیے۔ تاکہ تمہارے تمام جانور اور تمہارے گدھے اور تمہاری نوکرانی کے بیٹے اور اجنبی۔ تازہ دم ہو جائیں۔ (13)= اور اس میں میں نے جو کچھ کہا ہے۔ سمجھو۔ اور کسی دوسرے خدا کا نام مت لو۔ اور نہ ہی تمہارے منہ سے ایسی بات نکلنی چاہیے۔

استثناء 5-(16)= عزت کرو اپنے باپ کی۔ اور اپنی ماں کی۔ جیسا کہ خدا ابدالآباد تمہارے خدا نے فرمایا ہے۔ تاکہ تمہاری زندگی لمبی ہو۔ اور اللہ نے جو زمین تمہیں دی ہے۔ اس پر تمہارے دن اچھے گذریں۔ (17)= قتل نہ کرو۔ نہ ہی زنا کرو۔ نہ ہی چوری کرو۔ نہ ہی اپنے کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دو۔ (18)= نہ ہی اپنے کسی آدمی کی بیوی کا طمع کرو۔ نہ ہی یہ خواہش کرو کہ کاش جو اس آدمی کا مکان ہے اور زمین ہے اور اس کے نوکر چاکر ہیں۔ اور نوکرانیاں ہیں۔ اور بھیڑ بکریاں ہیں۔ اور گدھے ہیں۔ اور دوسری چیزیں۔ یہ سب میری ہوتیں۔

24-(7)=اگر کوئی آدمی بنی اسرائیل کے آدمی کو چوری کر لے۔ اور اسے بیچ ڈالے۔ تو چور کو مار ڈالو۔ اور اس برائی کا قلع قمع کر دو۔ (14)=اور اگر تم نے کسی کو مزدوری پر لگایا ہے۔ جو غریب اور ضرورت مند ہے۔ وہ چاہے تمہارا اپنا مذہبی بھائی ہو۔ یا کوئی اجنبی ہو۔ اس کے ساتھ زیادتی مت کرو۔ (15)=تو اس کے مقررہ دن پر۔ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی مزدوری اس کو دے دو۔ کیونکہ وہ غریب ہے۔ اور اسی پر ہی اس کا آسرا ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ اللہ سے تمہاری بد دعا کرے۔ اور تمہارے سر گناہ چڑھ جائے۔ (16)=بچوں کے کئے کے بدلے ان کے باپوں کو موت کے گھاٹ مت اتارو۔ نہ ہی باپوں کے بدلے ان کے بچوں کو موت کے گھاٹ اتارو۔ وہی شخص موت کے گھاٹ اتارو جس نے قصور کیا ہو۔

احبار۔20-(8)= تمہیں میرے فرمانوں پر پورا پورا عمل کرنا چاہیے۔ میں ہی ابدالآباد خدا ہوں۔ جس نے تمہیں چن لیا ہے۔ (9)=اور ہر کوئی جو بھی اپنے باپ یا اپنی ماں کو برا بھلا کہے۔ اسے یقیناً موت کے گھاٹ اتار دو۔ اس نے جو اپنے باپ یا اپنی ماں کو برا بھلا کہا ہے۔ یہ خون اس کے سر ہے۔ (10)= اور جو آدمی کسی دوسرے آدمی کی بیوی سے زنا کرے۔ یا وہ اپنے دوست کی بیوی سے زنا کرے۔ تو دونوں زنا کار مرد اور عورت کو موت کے گھاٹ اتار دو۔

20-(11)=اور کوئی آدمی اپنے باپ کی بیوی کے ساتھ سوئے۔ تو اس نے اپنے باپ کے حق کا ننگا پن (ستر) دیکھا ہے۔ دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ ان کا خون انہی کے سر ہے۔ (12)=اور اگر کوئی اپنی بہو کے ساتھ سوئے۔ دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ وہ اپنی دماغی ابتری میں ہیں۔ ان کا اپنا خون اپنے ہی سر ہے۔ (13)=اگر کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ سوئے۔ جیسا کہ ایک مرد عورت کے ساتھ سوتا ہے۔ تو دونوں نے نفرت انگیز کام کیا ہے۔ دونوں کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ ان کا خون انہی کے سر ہے۔ (14)=اگر کوئی مرد اپنی بیوی اور بیوی کی ماں۔ دونوں سے ہم بستری کرے۔ تو یہ بڑی برائی ہے۔ اس کے بدلے دونوں میاں بیوی اور بیوی کی ماں کو زندہ جلا دو۔ تاکہ لوگوں میں برائی بالکل ختم ہو جائے۔ (15)=اگر کوئی مرد جانور کے ساتھ بدکاری کرے۔ تو اس کو موت کے گھاٹ اتار دو۔ اور جانور کو ہلاک کر دو۔ (16)=اسی طرح اگر کوئی عورت کسی جانور کے ساتھ بدکاری کرے۔ تو عورت اور جانور دونوں کو ہلاک کر دو۔ ان کا خون انہی کے سر ہے۔ (17)=اور اگر کوئی مرد اپنے باپ کی طرف سے یا۔ اپنی ماں کی طرف سے سوتیلی بہن کے پاس جائے۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے کا ننگا پن دیکھیں۔ تو یہ بہت بری بات ہے۔ اس لئے ان کے لوگوں کے دلوں میں ان کے لئے کوئی مقام نہیں ہونا چاہیے۔ اس شخص نے اپنی بہن کا ننگا پن دیکھا ہے۔ اس لئے اس برائی کا سامنا وہی بھگتے۔

20-(18)=اور اگر کوئی آدمی ایسی عورت کے ساتھ سوئے۔ جسے ماہواری ہو۔ اور اس کا ننگا پن دیکھے۔ کہ اس کا خون بہہ رہا ہے۔ اور اس نے خود بھی دیکھا ہو۔ کہ خون آ رہا ہے۔ تو لوگ ان سے قطع تعلق کر

دیں۔(19)= تمہیں اپنی ماں کی بہن یا اپنے والد کی بہن کو ننگا نہیں کرنا چاہیے۔ جو بھی اپنے نزدیکی رشتہ دار کو ننگا کرے گا۔ وہ اس برائی کی سزا خود بھگتے گا۔(20)= اور اگر کوئی مرد اپنی خالہ یا پھوپھی کے ساتھ سوئے۔ تو اس نے ان کے حق کا تکنیز دیکھا ہے۔ تو یہ دونوں بے اولاد مریں۔ ان کا گناہ ان کے اپنے سر ہی ہے۔

20-(21)= اور اگر کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیوی جب کہ وہ ماہواری سے ہو۔ کے ساتھ سوئے۔ تو اس نے اپنے بھائی کے حق کا تکنیز دیکھا ہے۔ سو وہ بے اولاد رہیں۔(22)= اس لئے تم میرے فرمانوں پر پابند رہو۔ اور میری بصیرت پر بھی یقین رکھو۔ اور ان پر عمل کرو۔ کیونکہ ایسا نہ ہو کہ یہ زمین جہاں میں تمہیں آباد کرنے کے لئے لایا ہوں۔ تمہیں اگل دے۔

20-(23)= اور تمہیں ان قوموں والے کام نہیں کرنا چاہئیں۔ جن کو میں نے تمہارے یہاں آنے سے پہلے نکال باہر کیا ہے۔ کیونکہ انہوں نے یہ سب کام کیے تھے۔ اس لئے میں نے ان سے نفرت کی۔

انصاف کرو

استثناء۔16- (18)= تو اپنے قبیلوں کی سب بستیوں میں جن کو خداوند تیرا خدا تجھ کو دے۔ قاضی اور حاکم مقرر کرنا۔ جو صداقت سے لوگوں کی عدالت کریں۔(19)= تمہیں اپنی مرضی کے مطابق فیصلہ کرنے میں موڑ توڑ نہیں کرنا چاہیے۔ اس معاملے میں کسی کا لحاظ نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی رشوت لینی چاہیے۔ کیونکہ رشوت اچھے بھلے آدمی کو اندھا کر دیتی ہے۔ اور سچے کو جھوٹا بنا دیتی ہے۔(20)= تمہیں انصاف ہی انصاف کی گھت لگانا چاہیے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو علاقہ دیا ہے۔ اس میں رہ سکو۔

10-(17)= کیونکہ تمہارا ابدالآباد خدا۔ خداؤں کا خدا ہے۔ اور حاکموں کا حاکم ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ طاقتور ہے۔ غصہ والا ہے۔ جو نہ ہی کسی کا لحاظ کرتا ہے۔ اور نہ ہی رشوت لیتا ہے۔(18)= وہ یتیموں اور بیواؤں کا انصاف کرتا ہے۔ اور بے سہاروں سے نرمی برتتا ہے اور ان کو روٹی اور کپڑا دیتا ہے۔

24-(17)= تمہیں بے سہارا اجنبی لوگوں کا غلط فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔ نہ یتیموں کا۔ اور نہ ہی بیوہ سے کوئی چیز ضمانت کے طور پر گروی رکھنی چاہیے۔

زبور:

37-(27)= بدی کو چھوڑ دے اور نیکی کر۔ اور ہمیشہ تک آباد رہ۔(28)= کیونکہ خدا انصاف کو پسند کرتا ہے، اور اپنے مقدسوں کو ترک نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہیں۔ پر شریر کی نسل کاٹ دی جائے گی۔(29)= صادق زمین کے وارث ہوں گے، اور اس میں ہمیشہ بسے رہیں گے۔(30)= صادق کے منہ سے دانائی کی بات نکلتی ہے، اور اس کے منہ سے انصاف کی باتیں۔(31)= اس کے خدا کی

شریعت اس کے دل میں ہے۔ وہ اپنی روش میں پھسلے گا نہیں۔ (32)= شریر صادق کی تاک میں رہتا ہے، اور اسے قتل کرنا چاہتا ہے۔ (38)= لیکن خطا کار اکھٹے مر مٹیں گے۔ شریروں کا انجام ہلاکت ہے۔

زچگی

احبار۔12-(1)= اور خداوند موسیٰ سے ہمکلام ہوئے اور کہا۔ (2)= کہ بنی اسرائیل سے کہو۔ اگر ایک عورت حاملہ ہو جائے۔ اور بیٹے کو جنم دے۔ تو وہ سات دن ناپاک رہے گی۔ اور ان دنوں میں زنانہ بیماری اور کمزوری کی بنا پر ناپاک رہے گی۔ (3)= اور آٹھویں دن اس بچے کا ختنہ کرو۔ (4)= تو پھر زچگی سے پاک ہونے کے لئے وہ تین اور تیس (یعنی تینتیس) دن علیحدہ رہے۔ وہ کسی متبرک چیز کو ہاتھ نہ لگائے۔ اور نہ ہی عبادت گاہ میں آئے۔ جب تک کہ اس کے زچگی سے پاک ہونے کے دن پورے نہ ہو جائیں۔ (5)= لیکن وہ اگر بیٹی کو جنم دے۔ تو وہ زنانہ بیماری کی وجہ سے دو ہفتے ناپاک رہے گی۔ تو پھر وہ زچگی سے پاک ہونے کے لئے تین کوڑی اور چھ (یعنی ساٹھ اور چھ) دن علیحدہ رہے۔ (6)= اور جب اس کے بیٹے یا بیٹی کے حساب سے پاک ہونے کے دن پورے ہو جائیں۔ تو وہ متبرک قربانی کے لئے ایک سال عمر کا برہ (بھیڑ کا بچہ) لائے۔ اور ایک جوان کبوتر یا جنگلی فاختہ۔ اپنے راہب کے پاس مقررہ جگہ پر لائے۔ (7)= اور یہ راہب خداوند کو کفارہ کے طور پر نذرانہ پیش کرے۔ اس عورت کے لئے تو وہ زچگی سے پاک ہو جائے گی اور قانون اس عورت کے لئے ہے۔ جس نے لڑکا یا لڑکی جنی ہو۔

12-(8)= اور اگر یہ عورت مالی لحاظ سے اس قابل نہیں کہ بھیڑ کا بچہ لا سکے۔ تو وہ ایسا کرے۔ کہ یا تو دو جنگلی فاختہ لے آئے۔ یا دو جوان کبوتر لے آئے۔ ایک مقدس قربانی کے لئے۔ اور ایک گناہ کی معافی کے لئے۔ اور راہب اس کے لئے کفارہ ادا کرے۔ تو اب وہ پاک ہو جائے گی۔

عورت کا ماہواری پر ہونا

احبار۔15-(19)= اور جب عورت کو ماہواری آئے۔ اور اس کے جسم سے خون بہنا شروع ہو جائے۔ تو اس کو سات دن تک علیحدہ رکھا جائے۔ اور جو بھی اس کو چھوئے گا۔ وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

15-(20)= اور اس دوران وہ جس چیز پر لیٹے۔ وہ ناپاک ہو جائے گی۔ اور جس چیز پر بھی بیٹھے وہ بھی ناپاک ہو جائے گی۔

15-(21)= اور جو بھی اس کے آرام کرنے کی جگہ کو چھوئے گا۔ وہ اپنے کپڑے دھوئے۔ اور پانی سے نہائے۔ اس کے بعد بھی شام تک ناپاک رہے گا۔

15-(22)=اور جو بھی اس کی بیٹھنے کی جگہ کو چھوئے۔ اپنے کپڑے دھوئے۔ اور پانی سے نہائے۔ اس کے بعد بھی شام تک ناپاک رہے گا۔

15-(23)=اور چاہے وہ عورت کے آرام کی جگہ ہو۔ یا کوئی ایسی جگہ جس پر وہ بیٹھتی ہو۔ اگر مرد اس کو چھوئے گا۔ تو وہ شام تک ناپاک رہے گا۔ (24)=اور اگر کوئی مرد۔ عورت کے ماہواری کے دنوں میں اس کے ساتھ لیٹے گا۔ تو وہ بھی اس عورت کی طرح سات دن تک ناپاک رہے گا۔ اور ہر وہ آرام کی جگہ جس پر وہ لیٹے گا۔ ناپاک ہو جائے گی۔ (25)=اور اگر عورت کی ماہواری عام دنوں سے زیادہ تک چلتی رہے۔ تو اس مدت کے لئے بھی یہی قانون ہیں۔ جو عام ماہواری کی مدت کے لئے ہیں۔ (29)=اور آٹھویں دن (جب اس کی ماہواری ختم ہو جائے تو) وہ دو فاختہ لے یا دو جوان کبوتر لے۔ اور راہب کے پاس لے جائے۔ مقررہ جگہ پر۔

15-(30)=اور راہب ان میں سے ایک گناہ کے کفارے کے لئے۔ اور ایک مقدس قربانی کے لئے اللہ تعالیٰ کو نذرانہ پیش کرے۔ اور عورت کی ناپاکی کے کفارے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

نطفہ، منی

احبار۔15-(16)=اگر کسی مرد کا نطفہ/منی خارج ہو جائے۔ تو وہ اپنا پورا جسم پانی سے دھوئے۔ پھر بھی وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

15-(17)=اور ہر وہ کپڑا یا جسم جس پر یہ نطفہ/منی لگ جائے۔ پانی سے دھونے چاہئیں۔ پھر بھی وہ شام تک ناپاک رہے گا۔

15-(18)=اور وہ عورت بھی جس کے ساتھ مرد لیٹے۔ اور اس کی منی خارج ہو۔ اس سلسلے میں بھی مرد اور عورت دونوں کو پانی کے ساتھ نہانا چاہیے۔ اور وہ شام تک ناپاک رہیں۔

بت پرستوں سے شادی منع

خروج۔34-(11)=اور جو میں نے تمہیں فرمان الٰہی دیا ہے۔ اس پر عمل کرو۔ اور پکے رہو۔ دیکھو۔ کہ تمہارے آنے سے پہلے میں نے اموریوں اور کنعانیوں اور حتیوں اور فرزیوں اور حویوں اور یبوسیوں کو نکال باہر کیا۔ (12)=ہوشیار رہنا، اور بچنا۔ ایسا نہ ہو کہ اس جگہ کے باسیوں (بسنے والے) کے ساتھ کوئی معاہدہ کر بیٹھو۔ اور یہ تمہارے لئے ایک پھندا بن جائے۔ (13)=تمہیں ان کی قربان گاہیں اور یادگاریں توڑ دینی چاہئیں۔ اور ان کے درختوں کے جھنڈ کاٹ ڈالنے چاہئیں۔ (14)=تمہیں کسی دوسرے خدا کے آگے سجدہ نہیں کرنا چاہیے۔ کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا۔ غیور خدا ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ تم

اس جگہ کے واسیوں سے کوئی معاہدہ کر بیٹھو۔ اور وہ اپنے معبودوں کے پیچھے بدکاری کرتے پھریں۔ اور ان کے نام پر قربانیاں چڑھاتے رہیں۔ اور وہ تمہیں دعوت دیں۔ اور تم وہ قربانیاں کھاتے پھرو۔ (16)=اور تم اپنے لڑکوں کی شادی ان کی لڑکیوں سے کرڈالو۔ اور وہ اپنے معبودوں کے پیچھے بدکاری کرتی پھریں۔ (17)= تمہیں کوئی معبودی بت نہیں بنانا چاہیے۔

استثناء 7-(1)=اور جب خداوند تمہیں زمین کے اس خطے میں لے آئے۔ جس کو تم پانے والے ہو۔ اور بہت سی قومیں جو تم سے تعداد میں بھی زیادہ ہیں۔ اور طاقت میں بھی زیادہ ہیں۔ جیسے حتی اور جرگاشتی اور امرروتی اور کنعانی اور پریزتی اور حوتی اور جویبزیتی یعنی سات قومیں نکال باہر کردیں۔ (2)= اور تمہارے خدا نے تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی انہیں بھگا دیا ہو۔ اور تم نے انہیں شکست دے دی ہو۔ تمہیں چاہیے کہ ان کو بالکل برباد کردو۔ تمہیں ان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کرنا چاہیے۔ اور نہ ہی مہربان ہونا چاہیے۔ (3)= تمہیں ان کے ساتھ آپس میں شادیاں نہیں کرنی چاہئیں۔ نہ اپنی بیٹی کی شادی ان کے بیٹے کے ساتھ کرو۔ اور نہ ہی ان کی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے کے ساتھ کرو۔

شادی/طلاق

استثناء 24-(1)=جب کوئی مرد کسی عورت سے شادی کر کے اسے بیوی بنالے۔ لیکن بعد میں اگر اس عورت میں کوئی برائی دیکھ لے۔ جس کی وجہ سے اس کے دل میں عورت کی وہ قدر نہ رہے تو اسے چاہیے کہ طلاق نامہ لکھ کر بیوی کے ہاتھ میں دے دے۔ اور اپنے گھر سے نکال دے۔ (2)= اور جب وہ اس کے گھر سے چلی جائے۔ تو اسے کسی دوسرے فرد کی بیوی بننے کی اجازت ہے۔ (3)= اور اگر یہ بعد والا خاوند بھی اسے پسند نہ کرے۔ اور طلاق نامہ لکھ کر اس عورت کے ہاتھ میں دے دے۔ اور گھر سے نکال دے۔ یا۔ اس کا یہ دوسرا خاوند فوت ہو جائے۔ جس نے اسے بیوی بنایا تھا۔ (4)= تو اس کا پہلا خاوند جس نے اسے طلاق دے کر گھر سے نکال دیا تھا۔ اس عورت سے دوبارہ شادی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ یہ بات خداوند کے نزدیک نہایت ہی نفرت والی بات ہے۔ اور تم اس زمین میں جس کا خدا نے تمہیں مالک بنایا ہے۔ گناہ مت پھیلاؤ۔

24-(5)=اور جب کوئی مرد کسی عورت کو بیوی بنالے۔ تو گھر سے دور نہ رہے۔ بلکہ ایک سال تک گھر میں بیوی کے پاس رہے۔ اور اس کو خوش رکھے۔

عصمت فروشی

استثناء 23-(17)=بنی اسرائیل کی کسی عورت کو عصمت فروش/طوائف ہونے کی اجازت نہیں۔ اور نہ

ہی بنی اسرائیل کے کسی مرد کو عصمت فروشی کرنے کی اجازت ہے۔
23-(3)=اور جو کوئی بھی کسی قسم کی بدکاری یعنی حرام سے پیدا ہوا ہو۔ اسے اس کی دس پشتوں تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کے اجتماع میں آنے کی اجازت نہیں۔

سود

استثناء 23-(20)= تمہیں اپنے بھائی کو۔ کوئی چیز سود پر ادھار نہیں دینی چاہیے۔ چاہے رقم پر سود ہو۔ یا رزق پر سود ہو۔ یا کوئی بھی ایسی چیز جو کہ سود پر دی جا سکتی ہو۔ (21)= لیکن غیر ملکی اور اجنبی وغیرہ کو سود پر کوئی بھی چیز دے سکتے ہو۔ لیکن تمہیں اپنے بھائی سے سود نہیں لینا چاہیے۔ تاکہ جو خطہ تمہارے قبضے میں آنے والا ہے۔ وہاں تمہارے ہر کام میں خداوند برکت ڈالے۔

شراب (مے نوشی)

احبار 10-(8)=اور خدا نے ہارون سے کہا۔ کہ (9)= تو یا تیرے بیٹے مے یا شراب پی کر کبھی خیمہ اجتماع کے اندر داخل نہ ہونا۔ تاکہ تم مر نہ جاؤ۔ یہ تمہارے لئے نسل در نسل ہمیشہ تک ایک قانون رہے گا۔ (10)= تاکہ تم مقدس اور عام اشیاء میں، اور پاک اور ناپاک میں تمیز کر سکو۔ (11)=اور بنی اسرائیل کو وہ سب آئین سکھا سکو۔ جو خداوند نے موسیٰ کی معرفت ان کو فرمائے ہیں۔

حلال/حرام

استثناء 14-(3)= تمہیں کوئی گندی چیز نہیں کھانا چاہیے۔ (4)= تمہیں یہ حیوان کھانے کی اجازت ہے۔ جیسے چوپائے ہوئے۔ بھیڑیں ہوئیں۔ بکریاں ہوئیں۔ (5)=بارہ سنگھے اور غزال ہوئے۔ ہرن اور جنگلی بکریاں ہوئیں اور ڈیشان اور جنگلی بیل ہوئے۔ اور سابر یعنی چھوٹی نسل کی بکریاں ہوئیں۔ (6)=اور ہر وہ چوپایہ جس کے ابھرے ہوئے کھر دو حصوں میں علیحدہ علیحدہ بٹ گئے ہوئے ہوں اور جگالی کرتا ہو۔ تم کھا سکتے ہو۔ (7)= لیکن جگالی کرنے والے جانوروں میں سے تمہیں یہ نہیں کھانے چاہئیں۔ جن کے کھر حصوں میں بٹے ہوئے تو ہیں۔ اور ابھرے ہوئے بھی ہیں۔ جیسے اونٹ ہوئے، خرگوش ہوئے، یا خرگوش کی طرح کا دوسرا جانور۔ یہ جگالی تو کرتے ہیں مگر ان کے کھر دو حصوں میں تقسیم نہیں ہیں۔ اس لئے یہ تمہارے لئے حرام ہیں۔ (8)=اور خنزیر (سور) ہوا۔ اس کے کھر کے دو حصے تو ہیں۔ لیکن جگالی نہیں کرتا۔ یہ تمہارے لئے حرام ہے۔ نہ ہی تو تمہیں اس کا گوشت کھانا چاہیے۔ اور نہ ہی اس کے مردار کو چھونا چاہیے۔ (9)= تم پانی کے ان تمام جانوروں کو کھا سکتے ہو۔ جن کے تیرنے کیلئے

اور اپنے آپ کو سنبھلنے کے لئے پر ہوں۔

14-(10)=اور جس کے تیرنے کیلئے اور اپنے آپ کو سنبھلنے کیلئے پر نہ ہوں۔ وہ تم پر حرام ہیں۔(11)= تم تمام حلال پرندے کھا سکتے ہو۔(12)= لیکن تم جو نہیں کھا سکتے وہ ہیں۔ جیسے چیل ہوئی۔ یا۔ باز قسم کے پرندے ہوئے۔ یا بحری عقاب قسم کے ہوئے۔(13)=اور باز اور زغن (چیل کی قسم کا پرندہ) اور گدھ اور اس قسم کے پرندے۔(14)=اور ہر قسم کا کوا۔(15)=اور شتر مرغ۔ اور باز جورات کو شکار کرتا ہے۔ اور ککو۔ اور شاہین وشکرا۔ اور اس قسم کے پرندے۔(16)=اور چھوٹی قسم کا الو۔ اور بڑی قسم کا الو۔ اور ہنس ۔(17)=اور بگلا بھگت۔ اور پانی سے شکار کرنے والی چیل۔ اور کور مورینٹ یعنی ہڑگیلا۔

14-(18)=اور بگلوں کی تمام قسمیں۔ اور لق لق اور ہدہد۔ اور چمگادڑ۔

14-(19)=اور اس ہر قسم کے رینگنے والے جانور۔ تمہارے لئے حرام ہیں اور انہیں کبھی بھی مت کھاؤ۔ (20)= لیکن تمام حلال مرغے مرغیاں کھا سکتے ہو۔(21)= تمہیں مردار نہیں کھانا چاہیے۔ وہ تمہیں اپنے نزدیک والے اجنبیوں کو دینا چاہیے۔ تاکہ وہ کھالیں۔ یا کسی غیر کے آگے بیچ دو۔ کیونکہ تم اللہ کی نظر میں پاک لوگ ہو۔

12-(16)= تمہیں خون نہیں کھانا چاہیے۔ اسے پانی کی طرح زمین پر ڈال دینا چاہیے۔

احبار۔7-(22)=اور خداوند موسیٰ سے ہم کلام ہوئے اور کہا۔(23)=بنی اسرائیل سے کہہ دو۔ تمہیں کسی چیز کی چربی نہیں کھانی چاہیے۔ چاہے کسی چوپائے کی ہو۔ یا بھیڑ کی ہو۔ یا بکری کی ہو۔(24)= اسی طرح سے مردار کی چربی۔ اور ایسے جانور کی چربی جو کسی درندے نے چیرا پھاڑا ہو۔ کسی اور کام میں تو لگا سکتے ہو۔ مگر اس کا کھانا تمہارے لئے ممنوع ہے۔(25)=اور چاہے اگر کوئی آدمی ایسے جانور کی بھی چربی کھائے۔ جو اللہ کے نام پر متبرک قربانی دیا گیا ہو۔ تو ایسے آدمی سے لوگ قطع تعلق کر دیں۔

7-(26)=اور تمہارے لوگوں میں سے کسی کو بھی کسی جانور یا پرندے کا خون نہیں کھانا چاہیے۔(27)= اور جو بھی خون کھائے۔ لوگ اس کے ساتھ تعلق ختم کر دیں۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

11-(1)=پھر خداوند موسیٰ اور ہارون سے ہم کلام ہوئے۔ اور کہا۔(2)= کہ بنی اسرائیل سے کہو۔ کہ روئے زمین پر جتنے جانور ہیں۔ ان میں سے یہ کھا سکتے ہو۔(3)=ایسے جانور جس کے کھر دو حصوں میں پھٹے ہوئے ہوں۔ اور ابھرے ہوئے ہوں۔ اور جگالی کرتے ہوں۔ کھا سکتے ہو۔(4)= مگر تمہیں یہ جانور نہیں کھانے چاہئیں۔ جو جگالی تو کرتے ہیں۔ اور ان کے کھر بھی حصوں میں بٹے ہیں۔ جیسے اونٹ۔ یہ جگالی تو کرتا ہے۔ مگر اس کے کھر دو حصوں میں بٹے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ تمہارے لئے گندی/ حرام چیز ہے۔(5)=اور کوئی ایک خرگوش قسم کا جانور۔ کیونکہ یہ جگالی تو کرتا ہے۔ مگر اس کے پاؤں دو حصوں میں بٹے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ بھی تمہارے لئے حرام ہے۔(6)=اور بڑی قسم کا خرگوش (جنگلی)

یہ جگالی تو کرتا ہے۔ مگر اس کے پیر دو حصوں میں بٹے ہوئے نہیں ہیں۔ یہ بھی تمہارے لئے حرام ہے۔
(7)=اور سور بھی۔ چہ جائیکہ اس کے کھر دو حصوں میں بٹے تو ہیں۔ اور ابھرے ہوئے بھی ہیں۔ لیکن یہ جگالی نہیں کرتا۔ یہ بھی تمہارے لئے حرام ہے۔ (8)=ان کا نہ تو تمہیں گوشت کھانا چاہیے۔ اور نہ ہی ان کے مردہ جسم کو ہاتھ لگانا چاہیے۔ یہ تمہارے لئے حرام ہے۔

11-(9)=تم پانی کے ان تمام جانوروں کو کھا سکتے ہو۔ جن کے تیرنے کے لئے اور اپنے آپ کو تیرنے اور سنبھلنے کیلئے پر ہوں۔ (10)=اور تمام ایسی چیزیں۔ جن کے تیرنے کے لئے اور اپنے آپ کو سنبھلنے کیلئے پر نہیں ہیں۔ اور سمندر میں اور چشموں میں رہتی ہیں اور ایسی ہی تمام چیزیں جو پانی میں پھولتی پھلتی ہیں۔ اور کوئی بھی ایسی ہی چیز جو پانی میں رہتی ہو۔ تمہیں ان سے نفرت کرنی چاہیے۔

11-(11)=یہ تمہارے لئے نفرت انگیز چیز ہے۔ تمہیں ان کا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔ اور تمہیں ان کے مردہ جسموں سے نفرت کرنی چاہیے۔

11-(12)=پانی میں رہنے والی ہر چیز سے تمہیں دور رہنا چاہیے۔ جس کے اپنے آپ کو تیرنے اور سنبھلنے کے لئے پر نہیں ہیں۔ (13)=اور پرندوں میں سے تمہارے لئے یہ حرام ہیں۔ جو تمہیں کھانے نہیں چاہئیں۔ تمہیں ان سے نفرت کرنی چاہیے۔ جیسے چیل ہوئی۔ استخوان خار ہوئی۔ باز ہوئے۔
(14)=اور گدھ اور زغن اور ایسی ہی قسم کے پرندے۔ (15)=اور کوے کی ہر قسم۔

11-(16)=اور شتر مرغ۔ اور باز جو رات کو شکار کرتا ہے۔ اور کنگ۔ اور باز کی ہر قسم۔ (17)=اور چھوٹا الّو۔ ہڑگیلا اور بڑی قسم کا الّو۔ (18)=اور قاز اور بگلا بھگت۔ اور پانی سے شکار کرنے والی چیل۔
(19)=اور بگلوں کی تمام قسمیں۔ اور لیپ ونگ (ہدہد)۔ اور چمگادڑ۔ یہ تمہارے لئے سب حرام ہیں۔

11-(22)=لیکن مکڑی اور اس کی طرح کی۔ اور جھینگر اور اس طرح کے تم کھا سکتے ہو۔ (26)=یہ بات سمجھنے کی ہے۔ کہ ہر وہ حیوان۔ جس کے کھر دو حصوں میں تو چیرے ہوئے ہوں لیکن ابھرے ہوئے نہ ہوں۔ اور نہ ہی وہ جگالی کرتا ہو۔ یہ تم پر حرام ہے۔ اور جو بھی اسے چھوئے وہ پلید ہو جائے گا۔ (29)=اور یہ ایسے جاندار بھی تم پر حرام ہیں۔ جو روئے زمین پر پیداوار زیادہ دیتے ہیں جیسے نیولے ہوئے۔ چوہے ہوئے اور چھپکلی قسم کے ہوئے۔ (30)=اور حرزدون اور گوہ اور چھپکلی اور سانڈا اور گھونگا اور گرگٹ۔ (42)=جو بھی پیٹ کے بل رینگتا ہے۔ اور چاہے اس کے چار پاؤں بھی ہوں۔ (جیسے چھپکلی) اور ایسے بھی جن کے بہت سارے پیر ہوں۔ اور روئے زمین پر پیداوار زیادہ دیتے ہیں۔ یہ تمہیں نہیں کھانے چاہئیں۔ کیونکہ یہ نفرت انگیز چیز ہے۔

11-(46)=یہ قانون ہے۔ حیوانوں کے متعلق۔ اور پرندوں کے متعلق۔ اور ہر اس جاندار کے متعلق جو پانی میں رہتا ہے۔ اور ہر جاندار جو روئے زمین پر کثرت سے پیداوار دیتا ہے۔ (47)=یہ فرق بتا دیا گیا ہے۔ حرام اور حلال میں۔ اور ان جانوروں میں جو کھائے جا سکتے ہیں۔ اور جو کھائے نہیں جا سکتے۔

خروج ۔22-(30)=اور تمہیں میرے لئے پاک صاف رہنا چاہیے۔اور تمہیں ایسے جانور کا گوشت نہیں کھانا چاہیے۔ جسے وحشی جانوروں نے چیر پھاڑ ڈالا ہو۔ تمہیں چاہیے کہ اسے کتوں کے آگے ڈال دیں۔

احبار۔17-(13)=اور بنی اسرائیل میں سے یا ان پردیسیوں میں سے جو ان میں بود و باش کرتے ہیں۔ جو کوئی شکار میں ایسے جانور یا پرندہ کو پکڑے جس کو کھانا ٹھیک ہے۔ تو وہ اس کے خون کو نکال کر اسے مٹی سے ڈھانک دے۔(14)= کیونکہ جسم کی جان جو ہے۔ وہ اس کا خون ہی ہے۔ جو اس کی جان کے ساتھ ایک ہے۔اسی لئے میں نے بنی اسرائیل کو حکم کیا ہے۔ کہ تم کسی جانور کا خون نہ کھانا۔ کیونکہ ہر جانور کی جان اس کا خون ہی ہے۔ جو کوئی اس کو کھائے۔ وہ کاٹ ڈالا جائے۔(15)= اور جو شخص مردار کو یا درندہ کے پھاڑے ہوئے جانور کو کھائے۔ وہ خواہ دیسی ہو۔ یا۔ پردیسی اپنے کپڑے دھوئے۔ اور پانی سے غسل کرے۔ اور شام تک ناپاک رہے۔ تب وہ پاک ہوگا۔(16)= لیکن اگر وہ ان کو نہ دھوئے اور نہ غسل کرے۔ تو اس کا گناہ اسی کے سر لگے گا۔

اسمٰعیل

پیدائش 20-(12)=ابراہام نے اپنی سوتیلی بہن سارہ سے شادی کی تھی۔ ان دونوں کا باپ ایک ہی تھا۔ مگر مائیں سوتیلی تھیں۔

16-(1)=اور حاجرہ ان کی مصری لونڈی تھی۔(3)= سارہ سے اولاد نہ ہونے کی وجہ سے ابراہام نے اپنی بیوی سارہ کی اجازت سے حاجرہ لونڈی کو بیوی بنایا۔(4)= جس سے وہ حاملہ ہوئی۔(6)= تو ساری اور حاجرہ کی آپس میں ان بن ہوگئی۔ جس کی وجہ سے حاجرہ تنگ آ کر گھر سے بھاگ گئی۔(11)= بیابان میں بیرلحی روئی کے مقام پر فرشتہ نے اسے کہا۔ کہ تو حاملہ ہے۔ تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔(9)= اور تو اپنی بی بی سارہ کے پاس لوٹ جا۔ اور وہ واپس لوٹ گئی۔(16)= جب اسمٰعیل پیدا ہوا۔ تو ابراہام کی عمر چھیاسی سال تھی۔

21-(2)=اس کے بعد سارہ بھی حاملہ ہوئی۔ اور ایک لڑکے کو جنم دیا۔(3)= جس کا نام ابراہام نے خدا کے حکم سے اضحاق رکھا۔(10)= جب سارہ کو بیٹا ہوا۔ تو اس کی اور حاجرہ کی دوبارہ آپس میں ان بن ہوگئی۔ تو سارہ نے ابراہام کو کہا۔ کہ اس مصری لونڈی حاجرہ اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کو گھر سے نکال دے۔(11)= چہ جائیکہ ابراہام کو یہ بات پسند نہ آئی۔(14)= مگر پھر بھی حاجرہ کو ایک مشک پانی اور کچھ روٹیاں دے کر گھر سے نکال دیا۔ اور وہ چلی گئی۔ پھر بیرسبع کے بیابان میں ادھر ادھر گھومنے لگی۔(15)= جب مشک کا پانی ختم ہوگیا۔ تو اس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔(16)= تا کہ وہ لڑکے کا پیاس سے مرنا نہ دیکھ سکے۔ اور خود دور جا کر ایک چھوٹی سی پہاڑی پر جا بیٹھی۔ اور چلا چلا کر رونے لگی۔(17)= مگر اس کو فرشتے نے آواز دی۔ اور کہا۔ ڈر مت۔ خدا نے لڑکے کی آواز سن لی ہے۔(18)= اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔(19)= وہ اس

کو اٹھانے گئی۔ تو وہاں پانی کا ایک کنواں دیکھا۔ اس سے مشک بھری اور لڑکے کو پلایا۔ (31)=اسی کنوئیں کا نام ابراہام نے بعد میں بیر سبع رکھا۔ (مسلمان اسے ہی آب زم زم کہتے ہیں)۔ (20)=اسمٰعیل بڑا ہوا۔ اور فاران کے بیابان میں رہنے لگا۔ (21)=اس کی ماں نے ملک مصر سے اس کیلئے بیوی لی۔

پیدائش 16:(1)=اور ابرام کی بیوی ساری کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اس کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا۔ (2)=اور ساری نے ابرام سے کہا۔ کہ دیکھ خداوند نے تو مجھے اولاد سے محروم رکھا ہے۔ سو تو میری لونڈی کے پاس جا۔ شاید اس سے میرا گھر آباد ہو۔ اور ابراہم نے ساری کی بات مانی۔ (3)=اور ابراہم کو ملک کنعان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے۔ جب اس کی بیوی ساری نے اپنی مصری لونڈی اسے دی کہ اس کی بیوی بنے۔ (4)=اور وہ حاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی۔ اور جب اسے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہو گئی تو اپنی بی بی کو حقیر جاننے لگی۔ (5)=تب ساری نے ابراہم سے کہا۔ کہ جو ظلم مجھ پر ہوا وہ تیری گردن پر ہے۔ میں نے اپنی لونڈی تیرے آغوش میں دی اور اب جو اس کو حمل ٹھہرا تو میں اس کی نظروں میں حقیر ہو گئی۔ سو۔ خداوند میرے اور تیرے درمیان انصاف کرے۔ (6)=ابرام نے ساری سے کہا۔ کہ دیکھ! تیری لونڈی تیرے ہاتھ میں ہے۔ جو کچھ بھی تیری نظروں میں ٹھیک ہو۔ اس کے ساتھ کر۔ تب ساری اس کے ساتھ سختی کرنے لگی۔ جس سے تنگ آ کر وہ اس کے پاس سے بھاگ گئی۔ (7)=اور وہ خداوند کے فرشتہ کو بیابان میں پانی کے ایک چشمہ کے پاس ملی۔ یہ وہی چشمہ ہے۔ جو شور کی راہ پر ہے۔ (8)=اور اس نے کہا۔ اے ساری کی لونڈی ہاجرہ تو کہاں سے آئی اور کدھر کو جاتی ہے؟ اس نے کہا۔ میں اپنی بی بی ساری کے پاس سے بھاگ آئی ہوں۔ (9)=خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا۔ کہ تو اپنی بی بی کے پاس لوٹ جا۔ اور اپنے کو اس کے حوالے کر دے۔ (10)=اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا۔ کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا۔ یہاں تک کہ کثرت کے سبب سے اس کا شمار نہ ہو سکے گا۔ (11)=اور خداوند کے فرشتہ نے اس سے کہا۔ کہ تو حاملہ ہے۔ اور تیرے بیٹا ہو گا۔ اس کا نام اسمٰعیل رکھنا۔ اس لئے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا۔ (12)=وہ گورخر (زیبرا) کی طرح آزاد مرد ہو گا۔ اس کا ہاتھ سب کے خلاف اور سب کے ہاتھ اس کے خلاف ہوں گے۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا رہے گا۔

16-(13)=اور حاجرہ نے خداوند کا جس نے اس سے باتیں کیں۔ اتا ایل روئی نام رکھا۔ یعنی اے خدا تو بصیر ہے۔ کیونکہ اس نے کہا۔ کیا میں نے یہاں بھی اپنے دیکھنے والے کو جاتے ہوئے دیکھا۔ (14)=اسی سبب سے اس کوئیں کا نام بیر لحی روئی کہلایا۔ اور وہ قادس اور برد کے درمیان ہے۔ (15)=اور حاجرہ (واپس چلی گئی اور اس) سے ابرام کا ایک بیٹا ہوا۔ اور ابراہم نے اپنے اس بیٹے کا نام جو حاجرہ سے پیدا ہوا۔ اسمٰعیل رکھا۔ (16)=اور جب ابراہم کا حاجرہ سے اسمٰعیل پیدا ہوا۔ تو اس وقت ابرام کی عمر چار کوڑی اور چھ سال تھی۔ (یعنی (20x4 = 80+6=86 تھی)۔

ختنہ

پیدائش:17-(9)= پھر خدا نے ابراہام سے کہا۔ کہ تو میرے عہد کو ماننا۔ اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت اسے مانے۔ (10)= اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ اور جسے تم مانو گے سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔ (11)= اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کیا کرنا۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ (12)= تمہارے ہاں پشت در پشت ہر لڑکے کا ختنہ جب وہ آٹھ روز کا ہو کیا جائے۔ خواہ وہ گھر میں پیدا ہو۔ خواہ اسے کسی پردیسی سے خریدا ہو۔ جو تیری نسل سے نہیں۔ (سب کا ختنہ کیا جائے)

17-(14)= اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہ ہوا ہو۔ اپنے لوگوں میں سے کاٹ ڈالا جائے۔ کیونکہ اس نے میرا عہد توڑا۔ (23)= تب ابراہام نے اپنے بیٹے اسمٰعیل کو اور سب خانہ زادوں اور اپنے زر خریدوں کو یعنی اپنے گھر کے سب مردوں کو لیا۔ اور اسی روز خدا کے حکم کے مطابق ان کا ختنہ کیا۔ (24)= ابراہام ننانوے برس کا تھا جب اس کا ختنہ ہوا۔

17-(25)= اور جب اس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ہوا۔ تو وہ تیرہ برس کا تھا۔ (26)= ابراہام اور اس کے بیٹے اسمٰعیل کا ختنہ ایک ہی دن ہوا۔ (27)= اور اس کے گھر کے سب خانہ زاد مردوں اور ان کے بھی جو پردیسیوں سے خریدے گئے تھے۔ ابراہیم کے ساتھ ہی اس دن ہوا۔

حاجرہ کو اسمٰعیل سمیت گھر سے دوبارہ نکال دیا

پیدائش۔21-(8)= اور وہ لڑکا (اضحاق) بڑا ہوا۔ اور اس کا دودھ چھڑایا گیا۔ اور اضحاق کے دودھ چھڑانے کے دن ابراہام نے بڑی ضیافت کی۔ (9)= اور سارہ نے دیکھا کہ حاجرہ مصری کا بیٹا جو اسے ابراہام سے ہوا تھا۔ ٹھٹھے مارتا تھا۔ (10)= تب اس نے ابراہام سے کہا۔ کہ اس لونڈی کو اور اس کے بیٹے کو نکال دے۔ کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ (11)= لیکن ابراہام کو اس کے بیٹے (اسمٰعیل) کے باعث یہ بات نہایت ہی بری لگی۔ (12)= اور خدا نے ابراہام سے کہا۔ کہ تجھے اس لڑکے اور اپنی لونڈی کے باعث برا نہ لگے۔ سارہ تجھ سے جو کچھ کہتی ہے۔ تو اس کی بات مان۔ کیونکہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔ (13)= اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا۔ اس لئے کہ وہ تیری نسل ہے۔ (14)= تب ابراہام نے صبح سویرے اٹھ کر پانی کی ایک مشک اور روٹی لی۔ اور حاجرہ کو دیں۔ بلکہ اس کے کندھے پر رکھ دیں۔ اور لڑکے کو بھی اس کے حوالے کر کے اسے رخصت کر دیا۔ سو وہ چلی گئی۔ اور بیر سبع کے بیابان میں ادھر ادھر پھرنے لگی۔ (15)= اور جب مشک

کا پانی ختم ہو گیا تو اس نے لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا۔

21-(16)=اور آپ اس کے مقابل ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھی۔ اور کہنے لگی۔ کہ میں اس لڑکے کا مرنا تو نہ دیکھوں۔ سو وہ اس کے مقابل ذرا دور جا بیٹھی۔ اور چلا چلا کر رونے لگی۔ (17)=اور خدا نے اس لڑکے کی آواز سنی۔ اور خدا کے فرشتہ نے آسمان سے حاجرہ کو پکارا۔ اور اس سے کہا۔ اے حاجرہ تجھ کو کیا ہوا؟ ڈر مت۔ کیونکہ خدا نے اس جگہ جہاں لڑکا پڑا ہے۔ اس کی آواز سن لی ہے۔ (18)=اٹھ اور لڑکے کو اٹھا۔ اور اس کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ۔ کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ (19)=پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں۔ تو اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا۔ اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا۔ اور لڑکے کو پلایا۔ (20)=اور خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا۔ اور وہ بڑا ہوا۔ اور بیابان میں رہنے لگا۔ اور تیر انداز بنا۔ (21)= اور وہ فاران کے بیابان میں رہتا تھا۔ اور اس کی ماں نے ملک مصر سے اس کیلئے بیوی لی۔

اضحاق

پیدائش۔17-(15)=اور خدا نے ابراہام سے کہا کہ ساری جو تیری بیوی ہے۔ اس کو ساری نہ پکارنا۔ اس کا نام سارہ ہوگا۔ (16)=اور میں اسے برکت دوں گا اور اس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشوں گا۔ یقیناً میں اسے برکت دوں گا۔ کہ قومیں اس کی نسل سے ہوں گی۔ اور عالم کے بادشاہ اس سے پیدا ہوں گے۔ (17)=تب ابراہیم سرنگوں ہوا۔ اور ہنس کر دل میں کہنے لگا۔ کہ کیا سو برس کے بڈھے سے کوئی بچہ ہوگا۔ اور کیا سارہ کے جو نوے برس کی ہے۔ اولاد ہوگی۔ (18)=اور ابراہام نے خدا سے کہا۔ کہ کاش اسمٰعیل ہی تیرے حضور جیتا رہے۔ (19)=تب خدا نے فرمایا۔ کہ بیشک تیری بیوی سارہ سے تجھ کے بیٹا ہوگا۔ تو اس کا نام اضحاق رکھنا۔ اور میں اس سے اور پھر اس کی اولاد سے اپنا عہد جو ابدی عہد ہے باندھوں گا۔

17-(20)=اور اسمٰعیل کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی۔ دیکھ میں اسے برکت دوں گا۔ اور اسے آبرومند کروں گا۔ اور اسے بہت بڑھاؤں گا۔ اور اس سے بارہ سردار پیدا ہونگے۔ اور میں اسے بڑی قوم بناؤں گا۔

18-(2)=پھر ابراہام کے پاس تین مرد حاضر ہوئے۔ (6)=ابراہام نے سارہ کو روٹی بنانے کو کہا۔ (7)=اور ان کے لئے ایک موٹا تازہ بچھڑا کھانے کے لئے پکوایا۔ (8)=جو انہوں نے کھایا۔ (9)= پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ تیری بیوی سارہ کہاں ہے؟ اس نے کہا۔ وہ ڈیرے میں ہے۔ (10)= تب ان میں سے ایک نے کہا۔ میں پھر تیرے پاس موسم بہار میں آؤں گا۔ اور دیکھ تیری بیوی سارہ کے بیٹا ہوگا۔ اس کے پیچھے ڈیرے کا دروازہ تھا۔ سارہ وہاں سے سن رہی تھی۔ (11)=اور ابراہام اور سارہ ضعیف اور بڑی عمر کے تھے۔ اور سارہ کی وہ حالت نہیں رہی تھی۔ جو عورتوں کی ہوتی ہے۔ (12)=تب

سارہ نے ہنس کر اپنے دل میں کہا۔ کیا اس قدر عمر رسیدہ ہونے پر بھی میرے لئے شادمانی ہو سکتی ہے۔ حالانکہ میرا خاوند بھی ضعیف ہے۔ (13)= پھر خداوند نے ابراہام سے کہا۔ کہ سارہ کیوں یہ کہہ کر ہنسی۔ کہ کیا میرے جو ایسی بڑھیا ہو گئی ہوں واقعی بیٹا ہو گا۔ (14)= کیا خداوند کے نزدیک کوئی بات مشکل ہے؟ موسم بہار میں معین وقت پر میں تیرے پاس پھر آؤں گا۔ اور سارہ کے بیٹا ہو گا۔ (15)= تب سارہ انکار کر گئی۔ کہ میں ہنسی۔ کیونکہ وہ ڈرتی تھی۔ پر اس نے کہا۔ نہیں تو ضرور ہنسی تھی۔

پیدائش۔ 21-(1)= اور خداوند نے جیسا فرمایا تھا۔ ایسے ہی سارہ پر نظر کی۔ اور سارہ کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ جیسا کہا تھا۔ (2)= سو۔ سارہ حاملہ ہوئی۔ اور ابراہام کے لئے اس کے بڑھاپے میں اسی معین وقت پر جس کا ذکر خدا نے اس سے کیا تھا۔ اس کے بیٹا ہوا۔ (3)= اور ابراہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اس سے سارہ سے پیدا ہوا۔ اضحاق رکھا۔ (4)= اور ابراہام نے خدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے اضحاق کا ختنہ اس وقت کیا۔ جب وہ آٹھ دن کا ہوا۔ (5)= اور جب اس کا بیٹا اضحاق پیدا ہوا۔ تو ابراہام کی عمر سو برس تھی۔

16-(16)= اور جب ابراہام سے حاجرہ کے اسمٰعیل پیدا ہوا۔ تب ابراہام چھیاسی برس کا تھا۔ (یعنی اسمٰعیل کی عمر اضحاق سے کوئی تیرہ، چودہ سال بڑی تھی)۔

ابرہام کا اضحاق کو قربان کرنا

(حاجرہ اور اسمٰعیل کو گھر سے نکال دینے کے بعد)

پیدائش۔ 22-(1)= ان باتوں کے بعد یوں ہوا۔ کہ خدا نے ابراہام کو آزمایا۔ اور اسے کہا۔ اے ابراہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔ (2)= تب اس نے کہا۔ کہ تو اپنے بیٹے اضحاق کو جو تیرا اکلوتا ہے اور جسے تو پیار کرتا ہے۔ ساتھ لے کر موریا کے ملک میں جا۔ اور وہاں اسے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر جو میں تجھے بتاؤں گا۔ سوختنی قربانی کے طور پر چڑھا۔ (3)= تب ابراہام صبح سویرے اٹھا۔ اپنے گدھے پر چار جامہ کسا۔ اور اپنے ساتھ دو نوجوانوں اور اپنے بیٹے اضحاق کو لیا۔ اور سوختنی قربانی کے لئے لکڑیاں چیریں۔ اور اٹھ کر اس جگہ کو جو خدا نے اسے بتائی تھی روانہ ہوا۔ (4)= تیسرے دن ابراہام نے نگاہ کی اور اس جگہ کو دور سے دیکھا۔ (5)= اور پھر ابراہام نے اپنے جوانوں سے کہا۔ تم یہاں ہی گدھے کے پاس ٹھہرو۔ اور میں اور یہ لڑکا دونوں ذرا وہاں تک جاتے ہیں۔ اور عبادت کر کے پھر تمہارے پاس لوٹ آئیں گے۔ (6)= اور ابراہام نے سوختنی قربانی کی لکڑیاں لے کر اپنے بیٹے اضحاق پر رکھیں۔ اور آگ اور چھری اپنے ہاتھ میں لیں۔ اور دونوں اکٹھے روانہ ہوئے۔ (7)= تب اضحاق نے اپنے باپ ابراہام سے کہا اے باپ! اس نے جواب میں کہا۔ اے میرے بیٹے میں حاضر ہوں۔ اس نے کہا۔ دیکھو۔ آگ اور لکڑیاں تو ہیں۔ پر سوختنی قربانی کے لئے مینڈھا کہاں ہے؟

22-(8)=ابرہام نے کہا۔اے میرے بیٹے خدا آپ ہی خود سوختنی قربانی کے لئے دنبہ مہیا کرے گا۔سو ۔وہ دونوں آگے چلتے گئے۔(9)=اور اس جگہ پہنچے جو خدا نے بتائی تھی۔وہاں ابرہام نے قربان گاہ بنائی۔اور اس پر لکڑیاں چنیں اور اپنے بیٹے اضحاق کو باندھا۔اور اسے قربان گاہ پر لکڑیوں کے اوپر رکھا۔

22-(10)=اور ابرہام نے ہاتھ بڑھا کر چھری لی۔کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرے۔

22-(11)= تب خداوند کے فرشتے نے اسے آسمان سے پکارا۔اے ابرہام۔اے ابرہام! اس نے کہا میں حاضر ہوں۔(12)=پھر اس نے کہا۔کہ تو اپنا ہاتھ لڑکے پر نہ چلا۔اور نہ اس سے کچھ کر۔کیونکہ میں اب جان گیا کہ تو خدا سے ڈرتا ہے۔اس لئے کہ تو نے اپنے بیٹے کو بھی جو کہ تیرا اکلوتا بیٹا ہے۔میرے لئے قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔(13)=اور ابرہام نے نگاہ کی۔اور اپنے پیچھے ایک مینڈھا دیکھا۔جس کے سینگ جھاڑی میں پھنسے ہوئے تھے۔تب ابرہام نے جا کر مینڈھے کو پکڑا اور اپنے بیٹے کے بدلے سوختنی قربانی کے طور پر پیش کیا۔(14)=اور ابرہام نے اس مقام کا نام یہوواہ یری رکھا۔چنانچہ آج تک یہی کہاوت ہے۔کہ خداوند کے پہاڑ پر مہیا کیا جائے گا۔(15)=اور خداوند کے فرشتہ نے آسمان سے دوبارہ ابرہام کو پکارا۔(16)=اور کہا کہ۔خداوند فرماتا ہے۔کہ چونکہ تو نے یہ کام کیا۔کہ اپنے بیٹے کو بھی جو تیرا اکلوتا بیٹا ہے۔ میرے لئے قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔اس لئے میں نے بھی اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ۔

22-(17)=میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔اور تیری نسل کو بڑھاتے بڑھاتے آسمان کے تاروں اور سمندر کے کنارے کی ریت کی مانند کر دوں گا۔اور تیری اولاد اپنے دشمنوں کے پھاٹک کی مالک ہو گی۔(18)=اور تیری نسل کے وسیلہ سے زمین کی سب قومیں برکت پائیں گی۔کیونکہ تو نے میری بات مانی۔(19)=تب ابرہام اپنے جوانوں کے پاس لوٹ گیا۔اور وہ اٹھے اور اکٹھے بیر سبع کو گئے۔اور ابرہام بیر سبع ہی میں رہا۔(حاجرہ نے اسی جگہ اسمٰعیل کو لٹایا تھا۔جہاں سے پانی نکلا تھا)۔

......☆......

RELIGIOUS ISSUES IN QURAN, BIBLE & TORAH

Raja Mushtaq